التماس دعا و سورئہ فاتحہ

برائے تمام مرحوم مومن و مومنات شیعان اہلبیت بالخصوص

سید صادق حسین ابن سید تصدق حسین	سید عابد حسین ابن سید صادق حسین
سید جرار حسین ابن سید عابد حسین	سید سرفراز حسین ابن سید تفضل حسین
سید امیر حسین ابن سید تفضل حسین	سید بشیر حسین ابن سید غالب حسین
سید رشید حسین ابن سید غالب حسین	سید عترت حسین ابن سید رشید حسین
سید رئیس حسین ابن سید غالب حسین	سید مومنہ بی زوجہ سید عابد حسین
سید آمنہ بی زوجہ سید عابد حسین	سید بانو بی بنت سید فتح حسین
سید اختری بی زوجہ سید عابد حسین	سید پروین بانو بنت سید کمال حیدر
مرزا حمید النسا بنت مرزا صغیر حسین	سید کنیز کبریٰ بنت سید ہاشم حسین
سید کنیز سیدہ بنت رشید حسین	سید کنیز زہرہ بنت سید ہاشم حسین
سید کنیز صغریٰ بنت سید ہاشم حسین	سید تسنیم شیریں بنت سید شبیر حسین
سید نصرت حسین ابن سید رئیس حسین	سید سعید حسین ابن سید غالب حسین
سید نذیر حسین ابن سید غالب حسین	سید محمد اختر ابن سید محمد شبر
سید محمد سبطین ابن سید محمد حسنین	سید مہ لقا بانو سید آل احمد

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by Ziaraat.Com

الحج

مطابق فتاویٰ

آیۃ اللہ العظمیٰ الحاج آقائی السید

ابو القاسم الموسوی الخوئی طاب ثراہ

اور

آیۃ اللہ العظمیٰ الحاج آقائی السید

علی الحسینی السیستانی دام ظلہ العالی

www.Ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by Ziaraat.Com

اسم کتاب: الحج

مطابق فتوی:

: آیۃ اللہ العظمیٰ السید الخوئی طاب ثراہ

و

: آیۃ اللہ العظمیٰ السید السیستانی دام ظلہ العالی

ترتیب:

سید احمد علی عابدی

ناشر : نور اسلام۔ امام باڑہ، فیض آباد (یوپی)

Application by: Anwar Husain
E-Mail: indianshiaorg@gmail.com

Presented by Ziaraat.Com

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

اَللّٰهُمَّ كُنْ لِّوَلِيِّكَ الْحُجَّةِ بْنِ الْحَسَنِ
الْعَسْكَرِىْ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلٰى آبَائِهِ
فِىْ هٰذِهِ السَّاعَةِ وَفِىْ كُلِّ سَاعَةٍ وَلِيًّا وَ
حَافِظًا وَقَائِدًا وَنَاصِرًا وَدَلِيْلًا وَعَيْنًا
حَتّٰى تُسْكِنَهٗ اَرْضَكَ طَوْعًا وَتُمَتِّعَهٗ
فِيْهَا طَوِيْلًا
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ اَعْوَانِهٖ وَاَنْصَارِهٖ

www.Ziaraat.com Saleem Sabir

Presented by Ziaraat.Com

فہرست

Contents

فہرست ۵
مقدمہ ۹
فریضۂ حج ۱۱
استطاعت ۱۲
اقسام حج ۱۳
حج تمتع کے دو جز ہیں ۱۴
واجبات عمرۂ تمتع ۱۴
اعمال حج تمتع ۱۵
نیابت اور اس کے احکام ۱۷
اقسام حج ۲۲
حج قِران واِفراد: ۲۲
حج تمتع: ۲۴
عمرۂ تمتع ۲۵
واجبات حج تمتع ۲۷
شرائط حج تمتع ۲۸
حج اِفراد ۳۱
حج اِفراد اور حج تمتع میں فرق ۳۲
حج قِران ۳۳

میقات ۳۴
۱۔ مسجد شجرہ (ذوالحلیفہ): ۳۵
۲۔ وادی عقیق: ۳۶
۳۔ جحفہ: ۳۶
۴۔ یَلَمْلَم: ۳۶
۵۔ قَرن المنازل: ۳۷
۶۔ مکہ: ۳۷
۷۔ جس کا گھر مکہ سے بہ نسبت میقات کے نزدیک ہو: ۳۷
۸۔ جِعرّانہ: ۳۸
۹۔ محاذاۃ مسجد شجرہ: ۳۸
۱۰۔ ادنیٰ الحل: ۳۹
میقات کے احکام ۴۰
احرام ۴۹
واجبات احرام: ۴۹
احکام تلبیہ ۵۱
لباس احرام کے احکام ۵۵
مستحبات احرام ۵۷
مکروہات احرام ۶۳
احرام کے بعد یہ چیزیں حرام ہو جاتی ہیں......... ۶۴
حرم کے درخت ۷۸

Presented by Ziaraat.Com

کفارہ کہاں دیا جائے؟ ۷۹
آداب مکہ معظمہ ۸۰
طواف ۹۱
شرائط طواف ۹۲
واجبات طواف ۹۹
مطاف ۱۰۳
عدد شوط میں کمی ۱۰۷
عدد شوط میں زیادتی ۱۰۹
شکیات طواف ۱۱۰
نماز طواف ۱۱۵
مستحبات طواف ۱۱۸
سعی ۱۲۶
احکام سعی ۱۲۸
مستحبات سعی ۱۳۲
تقصیر ۱۴۰
عمرۂ مفردہ ۱۴۲
اعمال حج ۱۴۵
وقوف عرفات ۱۴۸
مستحبات وقوف عرفات ۱۵۳
اہم تذکر ۱۶۰

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by Ziaraat.Com

وقوف مزدلفہ ۱۶۲
مستحبات وقوف مزدلفہ ۱۶۵
وقوف عرفات و مشعر ۱۶۸
مِنیٰ کے واجبات ۱۷۱
مستحبات رمی جمرات........................ ۱۷۵
طواف حج، نماز طواف، سعی ۱۸۵
طواف نساء........................ ۱۸۷
مِنیٰ میں شب بسر کرنا ۱۸۹
رمی جمرات........................۱۹۱
مدینہ منورہ ۱۹۵
آداب زیارت ۲۰۱
حضرت رسول خدا کی زیارت ۲۰۵
زیارت حضرت فاطمہ زہرا (سلام اللہ علیہا)........۲۱۱
زیارت ائمہ بقیع (صلوات اللہ علیھم اجمعین) ۲۱۸
زیارت جامعہ ۲۲۳
بارگاہ حضرت ولی عصر علیہ السلام........................ ۲۲۶
زیارت آل یس........................ ۲۳۱
....

Presented by Ziaraat.Com

مقدمہ

خدا کا لاکھ لاکھ شکر اور احسان کتاب "الحج" کافی پسند کی گئی۔ اور متعدد افراد نے اس کتاب کو اس سلسلے کی بہترین کتاب قرار دیا۔ عمرہ اور حج کے ارکان کی ترتیب کے پیش نظر اس کو مرتب کیا گیا ہے۔ واجبات کے ساتھ مستحبات اور دعاؤں کا ذکر کیا گیا ہے جس کیلئے محترم حاجی حضرات کو مطالب کی تلاش میں ورق گردانی نہیں کرنا پڑتی ہے یہ سب خدا کا کرم اور اس کے اہل بیت (علیہم السلام) کا احسان ہے۔

یہ کتاب اس سے پہلے صرف حضرت آیۃ اللہ العظمی الحاج آقائی سید ابو القاسم الموسوی الخوئی طاب ثراہ کے فتوؤں پر مشتمل تھی اب اس میں حضرت آیۃ العظمی الحاج آقائی سید علی الحسینی السیستانی مد ظلہ العالی کے فتوؤں کو شامل کر کے شائع کرنے کی سعادت حاصل کی جا رہی ہے۔ متن حضرت آیۃ اللہ العظمی آقائی خوئی طاب ثراہ کے فتوؤں پر مشتمل ہے اور جہاں فتویٰ مختلف ہے وہاں فٹ نوٹ میں آیۃ اللہ العظمی الحاج سید علی الحسینی السیستانی دام ظلہ العالی کے فتوے ان کی مناسک کے حوالے سے درج کر دئے گئے ہیں۔

پہلے اور دوسرے ایڈیشن کے مقابلہ میں اس ایڈیشن میں کچھ اضافے بھی ہوئے ہیں۔ خدا قبول فرمائے۔

اس مقدس ترین سفر کو گناہوں کی مغفرت، نیکیوں کی توفیقات میں اضافہ کا ذریعہ قرار دے۔

سب سے اہم یہ کہ اس سفر سے ہمارے دلوں کو خدا اور رسول او راہل بیت علیہم السلام کی معرفت سے منور فرمائے۔ تاکہ زندگی کے بقیہ دن بامعرفت عبادت میں بسر ہو سکیں۔

خدایا! ہر سال امام عصر علیہ السلام حج میں تشریف لاتے ہیں تمام حاجیوں کو ان کی دعاؤں میں شامل فرما اور ان کے دیدار سے مشرف فرما۔

خدایا! اس مقدس سفر کا تحفہ ہمارے امام علیہ السلام کا ظہور پر نور مقرر فرما اور ہم سب کو ان کے غلاموں میں شمار فرما۔

یہ نہایت ناانصافی ہوگی اگر حجۃ الاسلام والمسلمین جناب آقائی شیخ محمد حسین الناصری دام ظلہ العالی کا شکریہ ادا نہ کروں جنہوں نے نظر ثانی کی زحمت گوارا فرمائی خدا ان کو حج و زیارت کی بار بار توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین والسلام مرتب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡکَ یَا وَلِیَّ الۡعَصۡرِ اَدۡرِکۡنَا

فریضۂ حج

حج دین مقدس اسلام کا ایک اہم رکن ہے، جو زندگی میں صرف ایک مرتبہ واجب ہوتا ہے اور وہ بھی اس شرط کے ساتھ کہ انسان میں مصارف حج برداشت کرنے کی استطاعت ہو، قرآن مجید اور روایات میں حج کیلئے کافی تاکید کی گئی ہے، جو لوگ استطاعت کے باوجود حج نہیں کرتے یا اس سلسلہ میں تاخیر سے کام لیتے ہیں ان کیلئے قیامت میں دردناک عذاب ہے اور دوجہان کی رسوائی ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ "جو شخص استطاعت کے باوجود حج نہ کرے تو قیامت میں رحمت خداوندی سے مایوس رہے گا اور یہودی یا نصرانی محشور کیا

جائے گا۔“

لہٰذا ہر مسلمان پر واجب ہے کہ استطاعت حاصل ہونے کے

بعد ضرور حج کرے اور حج کے ہنگام میں ان تمام باتوں کا خیال رکھے جنہیں اس مختصر سے رسالے میں بیان کیا جارہا ہے، اس کے علاوہ کہ حج ایک فریضۂ خداوندی ہے، خود ان مناظر کی زیارت عظمت اور جلال الہیٰ کی نشانی ہے اور تعلیمات پیغمبر اسلامؐ کا عروج ہے۔

استطاعت

سفر خرچ ہو، وسائل سفر ہوں، جان ومال کا خطرہ نہ ہو، اعمال حج کا وقت بھی ہو، جب تک سفر حج میں رہے اتنے دنوں تک اہل وعیال کے اخراجات کیلئے روپیہ بھی فراہم رہے، اس سفر سے اس کی معیشت کو کوئی خاص خطرہ نہ ہو اور صحت بھی ساتھ دے سکے جس شخص کیلئے یہ تمام باتیں

فراہم نہیں ہیں وہ صاحب استطاعت نہیں کہلائے گا جس کی بناء پر حج بھی اس پر واجب نہ ہو گا۔

اقسام حج

۱۔ حج تمتع ۲۔ حج قران ۳۔ حج افراد

حج تمتع ان لوگوں پر واجب ہوتا ہے جن کا گھر مکہ مکرمہ سے تقریباً ۹۰ر کلومیٹر یا اس سے زیادہ دور ہے لیکن وہ لوگ جن کے گھر کا فاصلہ مکہ سے ۹۰ر کلومیٹر سے کم ہے ان پر حج قران یا افراد واجب ہے جیسے جدہ میں رہنے والے حضرات بشرطیکہ قیام کا پہلا یا دوسرا سال نہ ہو۔ وہ لوگ جو مکہ میں رہ رہے ہیں اگر وہ حج تمتع کرنا چاہتے ہیں تو وہ عمرۂ تمتع کا احرام باندھنے کیلئے "ادنیٰ الحل" تک جائیں اور وہاں سے احرام باندھیں گرچہ بہتر یہ ہے کہ "جعرانہ" یا "تنعیم" سے احرام باندھیں۔

حج تمتع کے دو جز ہیں

۱۔ عمرۂ تمتع ۲۔ حج تمتع

(حج قران اور افراد میں عمرۂ تمتع نہیں ہے)

جس شخص پر حج تمتع واجب ہے اس کیلئے ضروری ہے کہ وہ حج تمتع بجالانے سے پہلے عمرۂ تمتع بجالائے۔ اگر کوئی شخص کسی عذر کی بنا پر حج سے پہلے عمرۂ تمتع بجانہ لاسکا تو اس شخص کو حجِ افراد بجالانا ہوگا جس کی تفصیل آئندہ ذکر کی جائے گی۔

واجبات عمرۂ تمتع

۱۔ احرام باندھنا ۲۔ طواف خانہ کعبہ

۳۔ نماز طواف ۴۔ صفاو مروَہ کے درمیان سعی کرنا

۵۔ تقصیر (بال یا ناخن کا کاٹنا یا کٹوانا)

عمرۂ تمتع بجالانے کیلئے "میقات" (وہ مخصوص

مقامات جہاں سے احرام باندھا جاتا ہے آئندہ جن کا تذکرہ ہو گا) سے احرام باندھ کر مکہ معظمہ میں داخل ہو اس کے بعد خانہ کعبہ کا سات شوط کے ذریعے طواف کرے، اس کے بعد مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز طواف عمرۂ تمتع بجالائے۔ پھر صفا و مروَہ نامی پہاڑوں کے درمیان سات مرتبہ سعی کرے (یعنی آئے جائے) اور آخر میں تقصیر (یعنی بال یا ناخن کاٹے) اب اس شخص کا عمرہ تمام ہو گیا اور وہ تمام چیزیں جو احرام کے ذریعہ حرام ہو گئی تھیں وہ سب تقصیر کے ذریعہ حلال ہو گئیں صرف مکہ سے باہر جانا جائز نہ ہو گا۔'

اعمال حج تمتع

جیسا کہ ذکر ہو چکا کہ حج کا ایک دوسرا جز حج تمتع بھی ہے جو عمرۂ تمتع بجالانے کے بعد انجام دیا جاتا ہے اور

' البتہ مکہ مکرمہ کے جدید محلوں تک جانے اور وہاں قیام کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے (السیستانی)

حج تمتع بجالانے کیلئے حسب ذیل اعمال انجام دینے ہونگے:

۱۔ احرام

۲۔ میدان عرفات میں ٹھہرنا

۳۔ مشعر الحرام میں ٹھہرنا

۴۔ منیٰ میں قیام اور جمرۂ عقبہ کو پتھر مارنا

۵۔ قربانی

۶۔ سر منڈوانا/ تقصیر

۷۔ طواف خانہ کعبہ

۸۔ نماز طواف

۹۔ صفا و مروَہ کے درمیان سعی کرنا

۱۰۔ طواف نساء

۱۱۔ نماز طواف نساء

۱۲۔ گیارہ اور بارہ ذی الحجہ کی رات کو منیٰ میں رہنا

۱۳۔ تین جمرہ کو پتھر مارنا

آئندہ صفحات میں ان تمام باتوں کی تفصیل ملاحظہ ہو۔

نیابت اور اس کے احکام

نیابت زندہ و مردہ دونوں کی جانب سے ہو سکتی ہے۔ نائب میں ان شرائط کا پایا جانا ضروری ہے۔

۱۔ بلوغ: کسی غیر بالغ کی نیابت صحیح نہیں ہے۔

۲۔ عقل: کسی دیوانے کو نائب نہیں بنایا جا سکتا ہے۔

۳۔ ایمان: شیعہ اثنا عشری ہونا کسی غیر شیعہ کو نائب بنانا صحیح نہیں ہے چاہے وہ اعمال ہمارے مذہب کے مطابق ہی بجا لائے۔

۴۔ نائب کے ذمہ خود اس سال کوئی حج واجب نہ ہو۔

مسئلہ: نائب معین کرنے والا اس وقت حج سے بری الذمہ ہو جائے گا جب نائب سارے اعمال صحیح طور پر بجا لے آئے گا۔ خواہ کسی دوسرے شخص کے بتانے سے ہی

اعمال بجالائے۔ اس سلسلہ میں نائب کا مورد اعتماد ہونا کافی ہے عادل ہونا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ: مرد اور عورت ایک دوسرے کی طرف سے نیابت کر سکتے ہیں۔

مسئلہ: زندہ شخص کی طرف سے واجبی حج میں نیابت اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک وہ خود اعمال حج، بجالانے پر قادر ہے ہاں اگر وہ بالکل مجبور و معذور ہے تو اس صورت میں نائب معین کر سکتا ہے جب کہ مستحبی حج کی نیابت میں ایسی کوئی شرط نہیں ہے میت (مردہ) کی طرف سے ہر حال میں نیابت کی جا سکتی ہے خواہ وہ حج واجب ہو یا مستحب اجرت لے کر کیا جارہا ہو یا ایسے ہی انجام دیا جارہا ہو۔

مسئلہ: صحیح نیابت کیلئے ضروری ہے کہ اس شخص کا تعین کیا جائے جس کی طرف سے نیابت کی جارہی ہے البتہ اس شخص کا نام لے کر معین کرنا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ: ایک سال میں صرف ایک شخص کی طرف

سے نائب بن سکتا ہے ایک ہی سال میں دو آدمیوں کی طرف سے نائب نہیں ہوسکتا ہے۔

مسئلہ: اگر نیابت میں سال معین کر دیا گیا ہے تو بس اسی سال حج کرنا ضروری ہے اس سے پہلے یا اس کے بعد نہیں ہوسکتا لیکن اگر مقدم[۲] یا مؤخر کر دیا تو وہ شخص حج سے بری الذمہ ہو جائے گا جسکی طرف سے نیابت کی جارہی ہے اور اگر یہ تقدیم و تاخیر بغیر کسی اجازت کے ہوئی ہو تو نائب اجرت کا مستحق نہ ہو گا۔

مسئلہ: اگر نائب ایسے اعمال بجالائے جس پر کفارہ واجب ہوتا ہے تو یہ کفارہ نائب کو خود اپنے مال سے ادا کرنا ہو گا۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص حج کیلئے اجیر ہوا ہے تو اسے یہ

---

[۲] اگر معین شدہ سال سے تاخیر کردی تو اجرت پر دینے والے کو معاملہ باطل کرنے کا اختیار ہے۔ گرچہ جس کی طرف سے نیابت ملی ہے وہ بری الذمہ ہوجائے گا۔(السیستانی، مسئلہ نمبر ۱۱۸)

اختیار حاصل نہیں ہے کہ وہ کسی دوسرے کو یہ کام سونپ دے ہاں جس کی طرف سے نیابت کر رہا ہے اور جس نے اجیر کیا ہے اگر وہ اجازت دے دے تو ہو سکتا ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص حج تمتع کیلئے اجیر ہوا اس خیال سے کہ ابھی وقت کافی وسیع ہے مگر بعد میں معلوم ہوا کہ وقت تنگ ہے اور اس نے عمرہ تمتع کو حج افراد میں بدل دیا اور اعمال حج کے بعد عمرہ مفردہ بجالایا تو یہ جس شخص کی طرف سے نیابت کر رہا تھا وہ بری الذمہ ہو جائے گا۔ البتہ اس صورت میں وہ اجرت کا مستحق نہ ہو گا۔ ہاں اگر واجب سے بری الذمہ ہونے کی بات تھی تو اجرت کا مستحق قرار پائے گا۔

مسئلہ: مستحبی حج میں ایک شخص کئی آدمیوں کی نیابت کر سکتا ہے جب کہ حج واجب میں ایسی صورت نہیں ہے مگر ایک صورت میں اور وہ یہ ہے دو یا دو سے زیادہ آدمیوں نے یہ نذر کی ہو کہ ہم ملکر کسی ایک کو حج کیلئے اجیر

کریں گے تو اس صورت میں جو شخص نیابت کے فرائض انجام دے گا وہ ان سب کی طرف سے اجیر اور نائب ہو گا۔

مسئلہ: مستحبی حج میں ایک ہی سال میں ایک شخص کی طرف سے متعدد افراد نیابت کرسکتے ہیں اور اگر ایک شخص پر کئی حج واجب ہیں مثلاً ایک تو یہی حج جسے حجۃ الاسلام کہتے ہیں دوسرا وہ حج جو نذر کی وجہ سے واجب ہوا ہو تو اس صورت میں دو افراد اس ایک شخص کی طرف سے نیابت کرسکتے ہیں، مثلاً ایک فرد حجۃ الاسلام کی بجا آوری میں نیابت کے فرائض انجام دے گا اور دوسرا شخص نذر کی وجہ سے جو حج واجب ہوا ہے اس کی نیابت کرے گا اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ایک حج واجب کیلئے نائب ہو اور دوسرا حج مستحبی کیلئے۔

مسئلہ: طواف خود اپنی جگہ مستحب ہے لہٰذا اس میں زندہ اور مردہ دونوں کی طرف سے نیابت کرسکتا ہے۔

مسئلہ: جب نائب اعمال حج کی بجا آوری سے فارغ

ہوجائے تو وہ اپنی طرف سے عمرۂ مفردہ بجالاسکتا ہے اور دوسروں کی طرف سے بھی اور اسی طرح طواف بھی۔

اقسام حج

۱۔ قِران ۲۔ اِفراد ۳۔ تمتع

حج قِران واِفراد:

یہ دونوں حج ان لوگوں پر واجب ہوتے ہیں جو مکہ سے ۹۰ کلو میٹر یا اس سے کم فاصلے پر رہتے ہوں۔

جو لوگ مکہ سے ۹۰ کلو میٹر یا اس سے کم دوری پر رہتے ہیں وہ حج تمتع واجب کی نیت سے نہیں بجالاسکتے ہیں لیکن مستحب کی نیت سے بجالاسکتے ہیں اور وہ لوگ جو ۹۰ کلو میٹر سے زیادہ دوری پر رہتے ہیں وہ حج قِران اور اِفراد واجب کی نیت سے نہیں انجام دے سکتے، البتہ مستحب کی نیت سے انجام دیا جاسکتا ہے، ہاں بعض صورتوں میں جس کا ذکر آگے

آئے گا جس پر حج تمتع واجب ہے اسے حج اِفراد بجا لانا پڑتا ہے۔

وہ شخص جس کا گھر مکہ سے ۹۰ کلو میٹر سے زیادہ دور ہے اگر وہ ۹۰ کلو میٹر کے اندر قیام پذیر ہو جائے تو اس کی دو صورتیں ہیں:

۱۔ اگر قیام سے پہلے اس پر حج واجب ہو چکا تھا تو اس وقت اسے حج تمتع بجا لانا ہو گا۔[۳]

۲۔ قیام مکہ کے بعد اس پر حج واجب ہوا ہو تو اس صورت میں یہ شخص حج قِران یا اِفراد بجا لا سکتا ہے لیکن مکہ میں قیام کے تین سال گزرنے کے بعد، اور اگر دوران قیام تین سال سے قبل اس پر حج واجب ہو گیا ہو تو اس صورت

---

[۳] قیام کے دو سال گزر کر تیسرے سال داخل ہونے سے پہلے اس کو حج تمتع بجا لانا ہو گا۔ خواہ قیام مکہ سے پہلے اس پر حج واجب ہوا ہو یا قیام کے بعد۔ خواہ قیام وطن کی نیت سے ہو خواہ نہ ہو۔ تین سال سے پہلے اسکو حج تمتع بجا لانا ہو گا۔ (السیستانی مسئلہ نمبر ۱۴۵)

میں اس کو حج تمتع ہی بجالانا ہو گا یہ بھی اس وقت ہے جب مکہ میں قیام وطن کی نیت سے نہ ہو لیکن اگر اس نے مکہ کو وطن قرار دے دیا ہے تو شروع ہی سے اسے حج قِران یا اِفراد بجالانا ہو گا۔

وہ شخص جو ۹۰ ر کلو میٹر کے اندر قیام پذیر ہے لیکن اس پر حج قبل از قیام واجب ہو چکا تھا یا قیام کے بعد اور تین سال سے پہلے واجب ہوا ہو تو اس شخص کو حج تمتع بجالانا ہو گا اور عمرۂ تمتع کا احرام باندھنے کیلئے کسی ایک میقات تک جانا ہو گا۔

حج تمتع:

یہ حج ان افراد پر واجب ہوتا ہے جو مکہ سے ۹۰ ر کلو میٹر سے زیادہ دور رہتے ہیں اس حج کے دو جز ہیں

۱۔ عمرۂ تمتع ۲۔ حج تمتع

اس حج میں عمرۂ تمتع کو حج تمتع سے پہلے بجالانا واجب ہے۔

عمرۂ تمتع

اعمال عمرۂ تمتع:

۱۔ کسی ایک میقات سے احرام باندھنا،(میقات کی تفصیل آئندہ بیان کی جائے گی)

۲۔ خانۂ کعبہ کا طواف کرنا۔

۳۔ نماز طواف

۴۔ صفا و مَروہ کے درمیان سعی کرنا۔

۵۔ تقصیر کرنا، یعنی بال یا ناخن کا تراشنا۔

جب انسان یہ پانچویں چیزیں بجالے آئے گا تو اب وہ احرام سے خارج ہو جائے گا اور وہ تمام چیزیں جو احرام کی وجہ سے اس پر حرام ہوئی تھیں اب وہ سب حلال ہو جائیں گی۔

مسئلہ: جب انسان اعمال عمرہ سے فراغت حاصل کرلے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اعمال حج کی تیاری

میں مشغول ہو جائے۔ اعمال حج کے علاوہ کسی اور چیز کیلئے مکہ سے باہر نکلنا جائز نہیں ہے لیکن اگر کوئی ضرورت ہو اور اعمال حج کیلئے فوت ہو جانے کا بھی ڈر نہ ہو تو اس صورت میں یہ مکہ سے باہر جا سکتا ہے لیکن اس کیلئے شرط یہ ہے کہ پہلے مکہ میں حج کے لئے احرام باندھے [4] پھر اپنے کام سے مکہ سے باہر جائے اور کام ختم کر کے مکہ واپس آئے اور اسی احرام سے اعمال حج بجالائے۔ اگر اتنا وقت نہیں ہے کہ مکہ واپس آئے تو جہاں ہے وہیں سے سیدھا میدان عرفات چلا جائے اور اتنے دن احرام کے احکام کی پابندی کرے۔

مسئلہ: اعمال عمرۂ تمتع بجالانے کے بعد مکہ کے اطراف میں جایا جا سکتا ہے لہٰذا وہ لوگ جن کے رہنے کی

---

[4] اگر وہ کام انجام دے کہ مکہ واپس آ کر حج کیلئے احرام باندھ سکتا ہے تو بغیر احرام باندھے مکہ سے باہر جا سکتا ہے لیکن اگر مکہ آ کر احرام باندھنا ممکن نہ ہو تو حج کا احرام باندھ کر مکہ سے باہر جائے گا۔ پھر دوبارہ مکہ واپس آنا ضروری نہیں ہے بلکہ وہ وہیں سے عرفات جا سکتا ہے۔ (السیستانی مسئلہ ۱۵۱)

جگہ شہر مکہ اور اطراف مکہ میں ہے یہ لوگ بعد عمرہ اور دوران عمرہ اپنے ٹھہرنے کی جگہ آجاسکتے ہیں، حدود مکہ سے باہر نکل جانے کی صورت میں بھی حج باطل نہ ہو گا گنہگار ضرور ہو گا۔

واجبات حج تمتع

۱۔ مکۂ مکرمہ سے احرام باندھے۔

۲۔ نہم ذی الحجہ کو زوال آفتاب سے غروب آفتاب تک میدان عرفات میں قیام کرے۔

۳۔ دہم ذی الحجہ کو صبح صادق[۵] سے لے کر طلوع آفتاب تک مزدلفہ (مشعر) میں قیام کرے۔

۴۔ منیٰ جا کر "جمرۂ عقبہ" کو پتھر مارے۔

۵۔ سر منڈوائے یا تقصیر کرے۔

---

[۵] رات کے ایک حصہ سے لے کر طلوع آفتاب سے کچھ پہلے تک (السیستانی مسئلہ ۱۴۹)

اس کے بعد وہ احرام سے آزاد ہو جائے گا، عورت اور خوشبو کے علاوہ تمام چیزیں اس کیلئے حلال ہو جائیں گی۔

۷۔ خانۂ کعبہ کا طواف کرے۔

۸۔ نماز طواف بجا لائے۔

۹۔ صفا اور مروَہ کے درمیان سعی کرے۔

اس کے بعد عورت بھی حلال ہو جائے گی

۱۲۔ ذی الحجہ کی گیارہویں اور بارہویں شب کو منیٰ میں قیام کرے اور بعض صورتوں میں تیرہویں شب کا قیام بھی ضروری ہے۔۔۔اس کی تفصیل آئندہ آئے گی۔

۱۳۔ گیارہ اور بارہ ذی الحجہ دونوں دن تینوں جمروں کو پتھر مارے اور اگر اتفاقاً تیرہ ذالحجہ کو قیام کرے تو اس دن بھی تینوں جمروں کو پتھر مارے۔

شرائط حج تمتع

۱۔ نیت

حج تمتع بجالانے کی نیت کرے، اگر حج کے دوسرے اقسام (قِران، اِفراد) کی نیت کی یا نیت کو مجمل رکھا تو پھر حج درست نہ ہو گا۔

۲۔ عمرۂ تمتع اور حج تمتع دونوں کو حج کے مہینوں میں بجالائے اور وہ ہیں، شوال، ذی القعدہ اور ذی الحجہ پس اگر کوئی عمرۂ تمتع کو شوال سے پہلے بجالائے تو اس کا عمرۂ تمتع صحیح نہیں ہو گا۔

۳۔ حج اور عمرہ دونوں ایک ہی سال میں بجالائے اگر کوئی شخص ایک سال عمرۂ تمتع بجالائے اور پھر دوسرے سال حج تمتع بجالائے تو اس کا حج صحیح نہیں ہو گا خواہ وہ پورے سال مکہ میں مقیم رہے یا وطن واپس آکر دوبارہ جائے اور خواہ سال بھر تک احرام کی حالت میں رہے یا تقصیر کے ذریعہ احرام سے خارج ہو جائے۔

۴۔ اختیاری حالت میں حج کیلئے خود سے احرام باندھے اور مکہ میں افضل ترین جگہ حجر اسماعیل اور مقام

ابراھیم ہے، ہاں اگر مکہ سے حج کا احرام باندھنا ممکن نہ ہو تو پھر جہاں سے ممکن ہو وہاں سے حج کا احرام باندھے۔

۵۔ حج اور عمرہ دونوں ایک ہی شخص انجام دے،

اگر کوئی شخص کسی میت کی طرف سے یا کسی زندہ کی طرف سے نیابت کرانے کیلئے دو آدمیوں کو اجیر کرے کہ ان میں سے ایک اعمال عمرہ انجام دے اور دوسرا صرف حج کا فریضہ ادا کرے تو یہ حج تمتع صحیح نہیں ہوگا اور بالکل یہی صورت حال ہے اس ایک شخص کی جو کسی ایک کی طرف سے عمرۂ تمتع انجام دے اور کسی دوسرے کی طرف سے حج تمتع انجام دے۔

۶۔ جس شخص پر حج تمتع واجب ہے اس کیلئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ حج قِران یا اِفراد کو اختیار کرے۔

ہاں ایک صورت میں جائز ہے اور وہ یہ ہے کہ:

جب انسان عمرۂ تمتع کی بجا آوری میں مشغول ہو اور وقت اس قدر کم ہو کہ عمرہ تمام کرنے کے بعد اعمال

حج کے چھوٹ جانے کا اندیشہ ہو کہ اعمال عمرہ کے بعد، قبل از غروب آفتاب عرفات نہ پہونچ سکتا ہو تو اس صورت میں یہ شخص عمرہ کی نیت کو حج اِفراد کی نیت میں بدل دے گا اور حج اِفراد بجالائے گا۔ اعمال حج اِفراد تمام کرنے کے بعد پھر عمرۂ مفردہ بجالائے گا۔

۷۔ جس شخص پر حج تمتع واجب ہو اور اسے عمرہ کا احرام باندھنے سے پہلے اس بات کا علم ہو کہ اس کے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ وہ اعمال عمرہ کے بعد اعمال حج بھی بجالاسکے گا ہاں اگر عمرہ نہ بجالائے تو اعمال حج بجالاسکتا ہے تو ایسا شخص حج اِفراد بجالاسکتا ہے بلکہ اس شخص پر واجب ہے کہ وہ انتظار کرے آئندہ سال کا۔

حج اِفراد

جیسا کہ گزرچکا کہ حج اِفراد صرف ان اشخاص پر واجب ہوتا ہے جو مکہ سے ۹۰ کلومیٹر سے کم کے فاصلہ پر

رہتے ہوں ان پر حج اِفراد اور عمرہ مفردہ جداگانہ طور پر واجب ہوتے ہیں چونکہ دونوں جداگانہ ہیں لہٰذا جس چیز کی استطاعت ہو صرف وہی واجب ہوگاہاں اگرحج اور عمرہ دونوں کی استطاعت ہو تو اس صورت میں دونوں واجب ہوں گے اور جس وقت دونوں چیزیں واجب ہوں تو اس صورت میں حج اِفراد کو عمرۂ مفردہ سے پہلے بجالائے گا۔

حج اِفراد اور حج تمتع میں فرق

حج تمتع اور حج اِفراد دونوں کے اعمال ایک جیسے ہیں ہاں چند چیزوں میں ضرور مختلف ہیں۔

۱۔ حج تمتع میں شرط ہے کہ حج اور عمرہ دونوں ایک ساتھ اور ایک ہی سال میں انجام دیئے جائیں جبکہ حج اِفراد میں ایسی کوئی شرط نہیں ہے۔

۲۔ حج تمتع میں قربانی کرنا واجب ہے جب کہ حج اِفراد میں قربانی نہیں ہے۔

۳۔ جو شخص حج تمتع بجا لا رہا ہے اسے یہ اختیار نہیں ہے کہ ”میدان عرفات“ اور ”میدان مزدلفہ“ (مشعر) کے قیام سے پہلے طواف خانہ کعبہ، نماز طواف اور سعی بجا لائے جب کہ جو شخص حج اِفراد بجا لا رہا ہے اسے یہ اختیار ہے۔

۴۔ حج تمتع میں احرام حج مکہ سے باندھا جائے گا اور حج اِفراد میں کسی ایک ”میقات“ سے باندھا جائے گا۔

۵۔ حج تمتع میں واجب ہے کہ عمرہ قبل از حج بجا لایا جائے اور حج اِفراد میں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

۶۔ حج تمتع میں حج کا احرام باندھنے کے بعد مستحبی طواف نہ بجا لانا چاہیئے جبکہ حج اِفراد میں بجا لایا جا سکتا ہے۔

حج قِران

حج قِران کے اعمال بالکل حج اِفراد جیسے ہیں اور

اس میں کوئی فرق نہیں ہے۔ہاں اس حج میں یہ بات ضروری ہے کہ احرام باندھتے وقت قربانی اس کے ہمراہ ہو اور اسی بنا پر حج قِران میں قربانی واجب ہے جس طرح سے حج تمتع اور حج اِفراد میں تلبیہ "لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ" کہنے کے بعد مُحرِم ہو جاتا ہے، اسی طرح سے حج قِران میں قربانی کی گردن میں قلادہ ڈالنے سے یا اس پر کوئی نشان لگانے سے بھی مُحرِم ہو جاتا ہے۔

حج قِران کا احرام باندھنے کے بعد حج تمتع کی طرف پلٹا نہیں جاسکتا ہے۔

میقات

شریعت مقدسہ نے احرام باندھنے کیلئے بعض جگہوں کو مخصوص فرمایا ہے ان میں ہر ایک کو "میقات" کہتے ہیں۔

ا۔ مسجد شجرہ (ذوالحلیفہ):

یہ میقات مدینہ منورہ سے قریب ہے اور ہر وہ شخص جو مدینہ کے راستہ حج کرنے کا ارادہ رکھتا ہو اس کیلئے ضروری ہے کہ وہ "مسجد شجرہ" سے احرام باندھے۔ احرام مسجد کے باہر البتہ مسجد کی سیدھ میں (دونوں طرف) باندھا جاسکتا ہے۔[6] اگرچہ تقاضائے احتیاط یہی ہے کہ خود مسجد میں احرام باندھا جائے۔

جو اشخاص مدینہ سے حج کر رہے ہیں ان کیلئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ مسجد شجرہ کے بجائے "جحفہ" سے احرام باندھیں، ہاں اگر مرض یا کوئی سخت ضرورت در پیش ہو تو اس صورت میں جحفہ سے احرام باندھا جاسکتا ہے جو راہ مکہ میں مسجد شجرہ کے بہت بعد آئے گا۔

---

[6] حائض عورت کے علاوہ کسی اور کے لئے مسجد کے باہر احرام باندھنا جائز نہیں ہے۔ (السیستانی مواقیت الاحرام)

۲۔ وادی عقیق:

وہ اشخاص جو عراق اور نجد یا جو بھی اس وادی سے حج کرنے آرہے ہیں وہ جب اس وادی میں پہونچیں گے تو ان کو یہیں سے احرام باندھنا ہوگا۔

۳۔ جحفہ:

وہ اشخاص جو مصر، شام اور مراکش وغیرہ سے حج کرنے آرہے ہیں وہ جحفہ میں احرام باندھیں گے اور وہ لوگ بھی یہاں سے احرام باندھیں گے جو حج کی غرض سے یہاں سے گزریں گے البتہ اگر پہلے میقات پر احرام باندھ چکے ہیں تو اب جحفہ پہونچ کر دوبارہ احرام باندھنا ضروری نہیں ہے۔

۴۔ یَلَمْلَم:

یہ ایک پہاڑ کا نام ہے یہ یمن کی طرف

سے آنے والوں کا میقات ہے اور وہ تمام اشخاص بھی یہیں سے احرام باندھیں گے جو اس جگہ سے گزریں گے البتہ سمندر سے گزرنا کافی نہیں ہے۔

۵۔قرن المنازل:

یہ ان لوگوں کا میقات ہے جو طائف کی طرف سے آرہے ہیں یہ لوگ قرن المنازل سے احرام باندھیں گے۔

۶۔مکہ:

جو لوگ حج تمتع بجالارہے ہیں وہ اعمال حج بجالانے کیلئے خود مکہ سے احرام باندھیں گے۔

۷۔جس کا گھر مکہ ہے بہ نسبت میقات کے نزدیک ہو:

وہ شخص جس کا گھر مکہ سے بہ نسبت میقات کے زیادہ نزدیک ہے تو اس شخص کیلئے جائز ہے کہ اپنے گھر سے

احرام باندھے اور اسے میقات تک جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

۸۔ جِعرِّانہ:

وہ اہل مکہ جو حج قِران یا اِفراد بجالانا چاہتے ہیں وہ "جعرانہ" سے احرام باندھیں گے اور یہی حکم ہے ان لوگوں کیلئے جو دو سال کے عرصے سے مکہ میں رہ رہے ہیں۔ [۲]

۹۔ محاذاۃ مسجد شجرہ:

"محاذات" یعنی اس کی سیدھ میں، تو وہ اشخاص جو حج کی غرض سے مدینہ میں مقیم تھے لیکن ان کیلئے ایسے حالات پیدا ہوگئے کہ وہ مسجد شجرہ کے علاوہ کسی اور راستے سے مکہ کیلئے روانہ ہوں یہ اشخاص جب مدینہ سے چھ میل کی

---

[۲] آیۃ اللہ العظمیٰ السیستانی مد ظلہ نے "ادنیٰ الحل" کے ضمن میں اس کا تذکرہ فرمایا ہے۔

مسافت طے کرلیں گے تو اس وقت محاذات مسجد شجرہ میں قرار پائیں گے۔ اور یہیں سے انہیں احرام باندھنا ہو گا۔ محاذات مسجد شجرہ کو چھوڑ کر آگے کسی دوسرے میقات سے احرام باندھنا جائز نہیں ہے۔[۸]

۱۰۔ ادنیٰ الحل:

شہر مکہ کے آخری حدود[۹] یہ میقات ان افراد کیلئے ہے جو حج قران اور اِفراد بجالانے کے بعد عمرۂ مفردہ بجالانا چاہتے ہیں بلکہ ہر وہ شخص جو مکہ میں مقیم ہے اور عمرہ مفردہ بجالانا چاہتا ہے۔

---

[۸] مسجد شجرہ کے علاوہ دوسرے میقات کے محاذات سے بھی احرام باندھا جاسکتا ہے۔ محاذات کا مطلب یہ ہے کہ جب انسان کعبہ کی طرف رخ کرکے کھڑا ہو تو میقات اس کے داہنے یا بائیں جانب پڑے اور وہ بھی اس طرح اگر اس منزل سے گزر جائے تو عرف عام میں کہا جائے کہ میقات کے محاذات سے گزر گیا۔ (محاذات احد المواقیت السیستانی)

[۹] جیسے حدیبیہ، جعرانہ، تنعیم۔

یہ لوگ احرام باندھنے کیلئے شہر مکہ سے ان مقامات تک جائیں گے اور پھر وہاں سے احرام باندھیں گے۔

میقات کے احکام

۱۔ میقات سے پہلے احرام باندھنا جائز نہیں ہے اور یہ بھی کافی نہیں ہے کہ احرام باندھے ہوئے میقات سے گزرا جائے بلکہ ضروری ہے کہ میقات پر احرام باندھا جائے البتہ دو صورتیں اس حکم سے خارج ہیں:

اول: میقات سے پہلے احرام باندھنے کی نذر کی ہو تو اس صورت میں اگر میقات سے گزر بھی ہو تو اس صورت میں بھی میقات پہونچنے کے بعد احرام کی تجدید ضروری نہیں ہے۔ اس شخص کیلئے یہ بات جائز ہے کہ وہ ایسے راستے سے بھی مکہ میں داخل ہو سکتا ہے جس میں کوئی میقات نہ ہو۔

اس میں کوئی فرق نہیں ہے کہ حج واجبی ہو یا

مستحبی اور خواہ عمرہ مفردہ ہو۔ البتہ یہ بات ضروری ہے کہ اگر احرام حج کیلئے باندھا جارہا ہے تو حج کے مہینوں (شوال، ذیقعدہ اور ذی الحجہ) میں باندھا جائے۔

جس شخص نے میقات سے پہلے احرام باندھنے کی نذر کی تھی اور قبل میقات احرام نہ باندھا بلکہ میقات پر احرام باندھا تو اس شخص کا احرام باطل نہیں ہوگا البتہ اگر جان بوجھ کر نذر کی مخالفت کی ہے تو نذر کی مخالفت کا کفارہ دینا ہوگا۔[1]

دوم: جو شخص رجب میں عمرۂ مفردہ بجالانا چاہتا ہو، اگر میقات تک پہونچنے کا انتظار کرتا ہے تو ماہ رجب ختم

---

[1] اس بنا پر وہ لوگ جو ہوائی جہاز سے حج کو جاتے ہیں اور جدہ اترتے ہیں (چونکہ جدہ میقات نہیں اور نہ کسی میقات کی محاذات میں ہے) اگر ان کیلئے میقات تک جاکے احرام باندھنا ممکن نہ ہو تو وہ نذر کرکے پہلے ہی احرام باندھ سکتے ہیں نذر اس طرح کرسکتے ہیں مثلاً اگر مجھے حج کی توفیق مل گئی یا میرے سارے کام مکمل ہو گئے تو میں خدا کیلئے نذر کرتا ہوں کہ مثلاً اپنے گھر سے احرام باندھوں گا۔ (السیستانی احکام المواقیت)

ہوا جاتا ہے تو یہ شخص میقات سے پہلے احرام باندھ سکتا ہے تاکہ وہ ثواب حاصل ہوجائے جو رجب میں عمرۂ مفردہ بجالانے کا ہے۔ خواہ بقیہ اعمال ماہ شعبان ہی میں کیوں نہ انجام پائیں۔ خواہ عمرۂ مفردہ واجب ہو یا مستحب۔

۲۔ جس طرح سے عام حالات میں قبل میقات احرام نہیں باندھا جاسکتا ہے اسی طرح سے میقات سے گزرنے کے بعد بھی احرام نہیں باندھا جاسکتا بلکہ ضروری ہے کہ میقات سے گزرتے وقت احرام میں ہو۔ اگرچہ آگے کوئی میقات ہی کیوں نہ ہو۔ جو شخص میقات سے بغیر احرام باندھے گزر گیا ہے اس پر واجب کہ میقات تک واپس آئے اور احرام باندھے۔

۳۔ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر میقات پر احرام نہ باندھے اور بغیر احرام باندھے میقات سے گزر جائے تو اس کی چار صورتیں ہیں:"

"تو اس کی دو صورتیں ہیں:

Presented by Ziaraat.Com
فہرست

(الف) میقات تک واپس آنا ممکن ہو تو اس صورت میں میقات تک آنا اور میقات سے احرام باندھنا واجب ہے۔

(ب) وہ شخص حرم (مکہ) میں ہو اور میقات تک واپس آنا ممکن نہ ہو لیکن حرم کے باہر تک جاسکتا ہو تو اس صورت میں یہ شخص حرم سے باہر آکر احرام باندھے گا۔

(ج) حرم میں ہو لیکن نہ میقات تک جانا ممکن ہے اور نہ حرم سے باہر ہی جانا امکان میں ہے تو اس صورت میں یہ شخص جس جگہ پر ہے وہیں سے احرام باندھے گا۔

(د) حرم سے باہر ہو لیکن میقات تک جانا بھی

ایک: میقات تک جانا ممکن ہو تو اس صورت میں میقات تک واپس جانا واجب ہے خواہ وہ حرم سے واپس آئے یا حرم کے باہر سے۔

دو: میقات تک واپس جانا ممکن نہیں ہے خواہ حرم کے اندر ہو یا خارج حرم ہو حدود حرم سے باہر جانا ممکن ہو یا ممکن نہ ہو اس صورت میں اس کا حج باطل ہے۔ وہ آئندہ سال حج بجالائے گا اگر اس وقت تک مستطیع رہا۔ میقات کے علاوہ کہیں اور سے احرام باندھنے سے حج صحیح نہ ہو گا۔ (السیستانی مسئلہ ۱۶۸)

ممکن نہ ہو تو اس صورت میں بھی یہ شخص جس جگہ پر ہے وہیں سے احرام باندھے گا۔

اگر مذکورہ بالا صورتوں پر عمل نہ کیا اور عمرہ بجالے آیا تو اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کا حج باطل ہو جائے گا۔

اگرچہ احتیاط کا تقاضہ یہی ہے کہ آخری تین صورتوں میں اگر ممکن ہو تو دوبارہ حج بجالائے۔

۴۔ اگر کوئی شخص بھولے سے یا مسائل سے ناواقفیت کی بنا پر یا میقات کا علم نہ ہونے کی بنا پر میقات سے گزر جائے اور احرام نہ باندھے تو گذشتہ مسئلے کی طرح اس کی بھی چار صورتیں ہیں:

(الف) میقات تک واپس آنا ممکن ہو تو اس صورت میں میقات تک واپس آکر احرام باندھے گا۔

(ب) حرم (مکہ) میں ہو اور میقات تک واپسی ممکن نہ ہو لیکن حرم کے باہر تک جاسکتا ہو تو اس صورت

میں یہ شخص حرم سے باہر جائے گا اور پھر وہاں سے احرام باندھے گا۔ اس صورت میں بہتر ہے کہ حرم سے جتنی دور جاسکتا ہو جائے اور پھر وہاں سے احرام باندھے۔

(ج) یہ شخص حرم میں ہو لیکن حرم سے باہر جانا امکان سے باہر ہو تو اس صورت میں جس جگہ پر ہے وہیں پر احرام باندھے گا۔

(د) حرم سے باہر ہو لیکن میقات تک واپس جانا ممکن نہ ہو تو جہاں پر ہے وہیں احرام باندھے گا۔[۱۲]

۵۔ بالکل یہی تمام صورتیں اس حاجیہ عورت کیلئے بھی ہیں جس نے مسائل سے عدم واقفیت کی بنا پر میقات سے احرام نہیں باندھا اور بغیر احرام باندھے میقات سے گزر گئی۔

۶۔ جس شخص کا عمرہ باطل ہو گیا ہو تو اس پر

---

[۱۲] احتیاط کا تقاضہ یہ ہے جتنی دور جاسکتا ہو جائے اور پھر وہاں سے احرام باندھے۔ (السیستانی مسئلہ ۱۶۹)

واجب ہے کہ عمرہ پھر سے بجالائے اور اگر کسی وجہ سے دوبارہ بجالانا ممکن نہ ہو تو اسکا حج بھی باطل ہو جائے گا اور دوسرے سال حج کا بجالانا واجب ہو گا۔

۷۔ جو اشخاص دوردراز مقامات سے حج کرنے آتے ہیں ان کیلئے ضروری ہے کہ وہ ابتدائی ۵ میقات میں سے کسی ایک پر احرام باندھیں۔ اگر یہ میقات ان لوگوں کے راستے میں پڑتے ہیں تب تو کوئی بات نہیں، کیونکہ جب وہاں سے گزریں گے تو میقات پر احرام باندھ لیں گے لیکن اگر کوئی ایک میقات بھی راستہ میں نہ پڑتا ہو (جیسا کہ اکثر لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے) کیونکہ بہت سے حج کرنے والے سب سے پہلے جدہ میں وارد ہوتے ہیں اور جدہ کسی بھی لحاظ سے میقات نہیں ہے کیونکہ خود تو وہ مستقل میقات ہے نہیں اور نہ کسی ایک میقات کے محاذات (سیدھ) میں پڑتا ہے جس کی بنا پر جدہ سے احرام نہیں باندھا جاسکتا تو اس صورت میں حج کرنے والوں کیلئے ضروری ہے کہ وہ کسی

Presented by Ziaraat.Com

ایک میقات تک جائیں اور وہاں احرام باندھیں یا پھر میقات کے علاوہ کسی دوسری جگہ سے احرام باندھنے کی نذر کرلیں تو اس صورت میں جو جگہ نذر میں معین کی ہے وہیں احرام باندھا جائے گا۔[۱۳] اگر کسی میقات تک جانا ممکن نہ ہو۔ اور نذر کے ذریعہ میقات سے پہلے بھی احرام نہ باندھا ہو تو یہ شخص نذر کر کے جدہ سے احرام باندھ سکتا ہے لیکن حرم

---

[۱۳] اس کی تین صورتیں ہیں:

الف۔ نذر کرکے اپنے شہر سے احرام باندھ کر آئے یا پلین میں میقات کے برابر سے گزرنے سے پہلے۔

ب۔ جدہ سے کسی میقات یا محاذات میقات تک چلا جائے جیسے "رابغ" تک چلا جائے۔ اور وہاں سے احرام باندھے۔

ج۔ نذر کرکے خود جدہ سے احرام باندھے لیکن اگر حرم اور جدہ کے درمیان کوئی جگہ ایسی ہو جو کسی میقات (جحفہ) کے محاذات میں ہو تو اس صورت میں نذر کرکے بھی جدہ سے احرام نہیں باندھ سکتا ہے۔ ہاں اگر کسی میقات تک جانے کی نیت سے آیا تھا لیکن اب وہاں جانا ممکن نہ ہو تو اس صورت میں جدہ سے احرام باندھ سکتا ہے۔ اور حرم میں داخل ہونے سے پہلے احرام کی تجدید ضروری نہیں ہے۔ (السیستانی مسئلہ ۱۷۳)

میں داخل ہونے سے پہلے خارج حرم احرام کی تجدید ضروری ہے۔

۸۔ یہ بات گزر چکی ہے کہ جو شخص حج تمتع بجالا رہا ہے وہ حج کا احرام خود مکہ سے باندھے گا اور اگر جان بوجھ کر کسی دوسری جگہ سے احرام باندھے گا تو اس کا احرام صحیح نہ ہوگا اگرچہ وہ مکہ میں احرام کی حالت میں کیوں نہ داخل ہو، بلکہ اس کیلئے ضروری ہے کہ مکہ میں آکر نئے سرے سے احرام باندھے، ورنہ اس کا حج صحیح نہ ہوگا۔

۹۔ جو شخص حج تمتع بجالا رہا ہے اگر وہ مکہ سے احرام باندھنا بھول جائے تو اگر ممکن ہو تو مکہ واپس آکر احرام باندھے ورنہ جہاں ہے وہیں سے احرام باندھے۔ خواہ میدان عرفات ہی میں کیوں نہ ہو اور بالکل یہی صورت اس شخص کی ہے جو اس مسئلہ سے واقف نہیں ہے۔

۱۰۔ اگر کوئی شخص احرام باندھنا ہی بھول جائے یا

اسے احرام کے بارے میں کوئی علم نہ ہو اور بغیر احرام باندھے اعمال حج بجالے آئے تو اس شخص کا حج صحیح ہے۔

احرام

واجبات احرام:

۱۔ نیت ۲۔ تلبیہ ۳۔ لباس احرام

۱۔ نیت

نیت میں تین باتوں کا خیال رکھنا بے حد ضروری ہے۔

۱۔ قصد قربت: تمام عبادتوں کی طرح احرام میں بھی قصد قربت شرط لازم ہے۔

۲۔ اتصال: نیت احرام باندھنے سے بالکل متصل ہو احرام اور نیت کے درمیان فاصلہ نہ ہونا چاہیے[۱۴] واضح

---

[۱۴] اور یہ نیت میقات پر ہونا چاہئے (السیستانی۔ کیفیۃ الاحرام)

رہے کہ احرام نیت کا نام ہے۔ لباس احرام مرد کیلئے الگ ایک فریضہ ہے۔

۳۔ تعین:۔ یہ معین کرنا ضروری ہے کہ احرام احرام حج ہے یا احرام عمرہ، حج حج تمتع ہے یا قِران و اِفراد، حج خود اپنا ہے یا کسی دوسرے کی طرف سے انجام دیا جارہا ہے، یہ حج، حج واجبی ہے یا نذر وغیرہ کی بنا پر واجب ہوا ہے، حج واجبی ہے یا مستحبی، نیت احرام میں تعین بہت ضروری ہے ۔ اگر ممکن کئے بغیر احرام باندھ لیا تو یہ احرام صحیح نہ ہو گا۔

مسئلہ: نیت میں تلفظ شرط نہیں ہے بلکہ اس کا ذہن میں معین ہونا ہی کافی ہے۔

مسئلہ: احرام کے صحیح ہونے میں یہ شرط نہیں ہے کہ قبل از احرام یہ عزم بھی کرے کہ بعد احرام ان چیزوں کو بجا نہیں لائے گا حالت احرام میں جن کی اجازت شرع نے نہیں دی ہے۔

۲۔ تلبیہ:۔

جس طرح سے نماز میں نیت کے ساتھ ساتھ تکبیرۃ الاحرام ضروری ہے اسی طرح احرام باندھتے وقت "تلبیہ" کہنا ضروری ہے۔ احرام باندھتے وقت یہ الفاظ زبان پر جاری ہوں۔

"لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ"

اگر اس کے بعد یہ جملے بھی اضافہ کر دے تو بہتر ہے، "اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ" صرف ایک مرتبہ تلبیہ کہنے سے احرام منعقد ہو جائے گا۔ گرچہ بار بار کہنا مستحب ہے۔

احکام تلبیہ

۱۔ تکبیرۃ الاحرام کی طرح تلبیہ کا سیکھنا اور صحیح طور سے ادا کرنا واجب ہے اگر چہ اس سلسلہ میں دوسرے

سے مدد کیوں نہ لینی پڑے کہ وہ پڑھتا جائے اور یہ اسے دہراتا جائے اگر بالکل صحیح طور سے ادا نہیں کرپارہا ہے تو جس قدر ممکن ہو اتنا ہی ادا کرے بلکہ اس صورت میں بہتر یہ ہے کہ جس قدر ممکن ہو اس قدر ان الفاظ کا تلفظ کرے اور بعد میں تلبیہ کا ترجمہ زبان پر جاری کرے اور کسی کو اپنا نائب قرار دے کہ وہ اس کی طرف سے تلبیہ جاری کرے۔

۲۔ جو شخص گونگا ہے وہ تلبیہ کے وقت ہاتھ سے اشارہ کرے گا اور زبان کو حرکت دے گا گرچہ بہتر یہ ہے کہ اس کے ساتھ ساتھ وہ کسی دوسرے کو تلبیہ کہنے کیلئے اپنا نائب بھی مقرر کرے۔[۱۵]

۳۔ احرام حج تمتع کا ہو یا عمرہ کا اور خواہ حج اِفراد یا

---

[۱۵] اگر مکمل گونگا نہیں ہے تو جس قدر ہوسکتا ہے اتنا ادا کرے اور اگر کچھ بھی ادا نہیں کرسکتا ہو تو زبان اور ہونٹوں کو حرکت دے دل میں ارادہ کرے اور ہاتھوں سے اشارہ کرے۔

اور اگر شروع ہی سے گونگا بہرا ہے تو زبان اور ہونٹوں کو اس طرح حرکت دے گویا تلبیہ کہہ رہا ہے اور ساتھ ساتھ ہاتھ سے اشارہ بھی کرے۔ (السیستانی مسئلہ ۱۸۰)

عمرۂ مفردہ یہ تمام کے تمام احرام تلبیہ کے ہی ذریعہ منعقد ہوں گے البتہ حجِ قِران میں احرام تلبیہ سے بھی منعقد ہو جاتا ہے اور قربانی کی گردن میں قلادہ یا قربانی کے بدن پر نشانات لگانے سے بھی احرام منعقد ہو جاتا ہے۔

۴۔ احرام کیلئے طہارت شرط نہیں ہے اسی بنا پر جس پر غسل جنابت واجب ہے وہ احرام باندھ سکتا ہے اور اسی طرح حائضہ عورت بھی احرام باندھ سکتی ہے۔

۵۔ بغیر تلبیہ کہے احرام منعقد نہیں ہو گا اور اس پر وہ چیزیں بھی حرام نہ ہوں گی جو احرام کی بنا پر حرام ہو جاتی ہیں۔ البتہ صرف ایک مرتبہ تلبیہ کہنے سے احرام منعقد ہو جائے گا اگرچہ اس کی تکرار مستحب ہے۔

۶۔ جس شخص نے عمرۂ تمتع کیلئے احرام باندھا ہے اس کیلئے بہتر اور مطابق احتیاط یہ ہے کہ اس وقت تلبیہ کہنا ترک کر دے جب پرانے مکہ کے مکانات دکھائی دینے لگیں اور جو شخص عمرۂ مفردہ بجا لا رہا ہے اس وقت تلبیہ کہنا

چھوڑ دے جب مکہ میں داخل ہو لیکن اگر عمرۂ مفردہ کے احرام کیلئے مکہ سے باہر گیا تھا تو اس وقت تلبیہ کہنا چھوڑ دے جب خانہ کعبہ دکھائی دینے لگے۔

۹ ذی الحجہ (یوم عرفہ) زوال کے وقت ہر ایک کو تلبیہ کہنا ترک کر دینا چاہیے خواہ وہ کوئی حج بجا لا رہا ہو۔

۷۔ احرام کے کپڑے پہننے کے بعد اور میقات سے نکلنے سے پہلے اگر یہ شک پیدا ہو کہ تلبیہ کہی یا نہیں تو اس صورت میں تلبیہ پھر سے کہے اور اگر تلبیہ کہنے کے بعد شک اس بات میں ہو کو تلبیہ صحیح کہی یا غلط تو اس شک پر کوئی توجہ نہیں دی جائے گی۔

۳۔ لباس احرام

مرد کیلئے ضروری ہے کہ اپنے سلے ہوئے تمام کپڑے اتار کر احرام کے لباس پہنے، احرام کیلئے دو عدد لباس ہیں۔ ایک کو لنگی کے طور پر استعمال کرے گا اور دوسرے کو کندھے کے اوپر ڈال لے گا۔

لباس احرام کے احکام

۱۔ لنگی ایسی ہونی چاہئے جو ناف سے لے کر گھٹنے تک ہو اور چادر ایسی ہونی چاہئے کہ دونوں شانے چھپ جائیں۔ یہ دونوں کپڑے نیت اور تلبیہ سے پہلے پہننے چاہیے اگر کپڑے بعد میں پہنے تو بعد میں پھر نیت اور تلبیہ کہنا چاہئے۔[۱۶]

۲۔ اگر کسی شخص نے بھولے سے قمیص ہی میں احرام کی نیت کرلی اور تلبیہ بھی کہہ لیا تو اس کا احرام صحیح ہے البتہ قمیص کو اتارنا ہوگا اور جان بوجھ کر قمیص میں احرام باندھا ہے تب بھی احرام صحیح ہے، البتہ قمیص کو اس طرح اتارے کہ سر کے اوپر سے نہ گزرے۔

۳۔ ٹھنڈک وغیرہ سے بچنے کیلئے دو کپڑوں سے زیادہ بھی استعمال کرسکتا ہے۔

---

[۱۶] بعد میں تلبیہ کہنا احتیاط کا تقاضا ہے (السیستانی مدظلہ مسئلہ ۱۸۹)

۴۔ لباس احرام میں وہی کچھ شرطیں ہیں جو کچھ ایک نماز گزار کے لئے ضروری ہیں۔ یہ کپڑے خالص ریشم کے نہ ہوں اور نہ اس جانور کے بال سے بنے ہوں جس کا گوشت نہیں کھایا جاتا ہے اور ضروری ہے یہ دونوں کپڑے پاک ہوں۔

۵۔ عورتیں اپنے روز مرہ کے لباس میں احرام باندھ سکتی ہیں بشرطیکہ ان میں گذشتہ شرائط موجود ہوں عام حالات میں عورتیں ریشمی لباس پہن سکتی ہیں لیکن احرام کی حالت میں ریشمی لباس پہننا جائز نہیں ہے[۱۷] وہ اپنے معمولی کپڑوں ہی کو لباس احرام قرار دے سکتی ہیں۔

۶۔ احرام کے کپڑے اگر نجس ہوجائیں تو ان کا پاک کرنا ضروری ہے۔ احرام کے کپڑے بدلے بھی جاسکتے ہیں بشرطیکہ ان میں شرائط موجود ہوں۔

---

[۱۷] خالص ریشمی کپڑوں میں احرام نہ باندھنا احتیاط کا تقاضا ہے۔ (السیستانی مدظلہ مسئلہ ۱۹۶)

Presented by Ziaraat.Com

مستحبات احرام

احرام باندھتے وقت یہ باتیں مستحب ہیں۔

۱۔ احرام سے قبل بدن کا پاک صاف کرنا، ناخن لینا مونچھ بنوانا وغیرہ

۲۔ پہلی ذیقعدہ سے داڑھی اور سر کے بال چھوڑ دینا۔

۳۔ احرام سے پہلے میقات پر غسل کرنا اور اگر میقات پر پانی میسر نہ ہو تو میقات سے پہلے بھی غسل کیا جاسکتا ہے۔ حائضہ عورتیں بھی یہ غسل کر سکتی ہیں۔

۴۔ غسل کے وقت یہ دعا پڑھنا مستحب ہے۔

بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ لِیْ نُوراً وَطَهُوراً وَحِرْزاً وَاَمْناً مِنْ كُلِّ خَوْفٍ وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَسُقْمٍ اَللّٰھُمَّ طَهِّرْنِیْ وَطَهِّرْ

قَلْبِیْ وَ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَاَجْرِ عَلٰی لِسَانِیْ مَحَبَّتَكَ وَ مِدْحَتَكَ وَالثَّنَاءَ عَلَیْكَ فَاِنَّهٗ لَاقُوَّةَلِیْ اِلَّا بِكَ وَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّ قِوَامَ دِیْنِیْ اَلتَّسْلِیْمُ لَكَ وَالِاتِّبَاعُ لِسُنَّةِ نَبِیِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِ وَآلِهٖ۔

۵۔ احرام کے کپڑے پہنتے وقت یہ دعا پڑھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ رَزَقَنِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاُؤَدِّیْ فِیْهِ فَرْضِیْ وَاَعْبُدُ فِیْهِ رَبِّیْ وَاَنْتَهِیْ فِیْهِ اِلٰی مَا اَمَرَنِیْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ قَصَدْتُهٗ فَبَلَّغَنِیْ وَاَرَدْتُهٗ فَاَعَانَنِیْ وَقَبِلَنِیْ وَلَمْ یَقْطَعْ بِیْ وَ وَجْهَهٗ اَرَدْتُ فَسَلَّمَنِیْ فَهُوَ حِصْنِیْ وَ كَهْفِیْ وَ حِرْزِیْ وَظَهْرِیْ وَمَلَاذِیْ

وَلَجَائِيْ وَمَنْجَايَ وَذُخْرِيْ وَعُدَّتِيْ فِيْ شِدَّتِيْ وَرَخَائِيْ۔

۶۔ احرام کے دونوں کپڑے سوتی ہوں۔

۷۔ احرام نماز ظہر کے بعد باندھا جائے ورنہ کسی اور واجبی نماز کے بعد اور اگر کسی واجبی نماز کا وقت نہ ہو تو دو رکعت مستحبی نماز پڑھے اور اس کے بعد احرام باندھے، ویسے ۶/ر رکعت نماز پڑھنا زیادہ بہتر ہے اور ان دو رکعتوں میں پہلی میں سورۂ حمد کے بعد قل ھو اللہ احد اور دوسری رکعت میں حمد کے بعد سورہ قل یا ایہا الکافرون پڑھے خدا کی حمد اور محمد آل محمد علیہم السلام پر درود پڑھنے کے بعد یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَجْعَلَنِیْ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لَكَ وَ آمَنَ بِوَعْدِكَ وَاتَّبَعَ اَمْرَكَ فَاِنِّیْ عَبْدُكَ وَ فِیْ قَبْضَتِكَ لَا اَوْفٰی اَلَّا

مَاوَفَيْتَ وَ لَا آخُذُ اِلَّا مَا اَعْطَيْتَ وَقَدْ

ذَكَرْتَ الْحَجَّ فَاَسْئَالُكَ اَنْ تَعْزِمَ لِیْ عَلَيْهِ

عَلیٰ كِتَابِكَ وَسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ

وَآلِهٖ وَ تَقَوِّيَنِیْ عَلیٰ مَاضَعُفْتُ وَتُسَلِّمَ لِیْ

مَنَاسِكِیْ فِیْ يُسْرٍ مِنْكَ وَ عَافِيَةٍ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ

وَفْدِكَ الَّذِیْ ارْتَضَيْتَ وَسَمَّيْتَ وَ كَتَبْتَ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ خَرَجْتُ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيْدَةٍ وَاَنْفَقْتُ

مَالِیْ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ اَللّٰهُمَّ فَتَمِّمْ لِیْ حَجَّتِیْ

وَ عُمْرَتِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِيْدُ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلیٰ

الْحَجِّ عَلیٰ كِتَابِكَ وَ سُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ

عَلَيْهِ وَ آلِهٖ فَاِنْ عَرَضَ لِیْ عَارِضٌ يَحْبِسُنِیْ

فَخَلِّنِیْ حَيْثُ حَبَسْتَنِیْ بِقَدَرِكَ الَّذِیْ قَدَّرْتَ

عَلَى اَللّٰهُمَّ اِنْ لَمْ تَكُنْ حَجَّةً فَعُمْرَةً اَحْرَمَ لَكَ شَعْرِيْ وَ بَشَرِيْ وَ لَحْمِيْ وَ دَمِيْ وَ عِظَامِيْ وَ مُخِّيْ وَ عَصَبِيْ مِنَ النِّسَاءِ وَالثِّيَابِ وَ الطِّيْبِ اَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ وَجْهَكَ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ۔

جس وقت احرام کی نیت کرے مستحب ہے کہ زبان سے بھی اس کا تلفظ کرے اور یہ دعا پڑھے۔

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ذَالْمَعَارِجِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ دَاعِيًا اِلٰى دَارِ السَّلَامِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ غَفَّارَ الذُّنُوْبِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ اَهْلَ التَّلْبِيَةِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ ذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ تُبْدِيْ وَ الْمَعَادُ اِلَيْكَ لَبَّيْكَ تَسْتَغْنِيْ

Presented by Ziaraat.Com

وَيُفْتَقَرُ اِلَيْكَ لَبَّيْكَ مَرْغُوبًا وَمَرْهُوبًا اِلَيْكَ

لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ اِلٰهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ ذَالنَّعْمَاءِ

وَالْفَضْلِ الْحَسَنِ الْجَمِيْلِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ

كَشَّافَ الْكُرَبِ الْعِظَامِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ

عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدَيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ يَا كَرِيْمُ

لَبَّيْكَ۔

اس کے بعد یہ دعا پڑھے۔

لَبَّيْكَ اَتَقَرَّبُ اِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ وَآلِ

مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ لَبَّيْكَ

لَبَّيْكَ بِحِجَّةٍ وَعُمْرَةٍ (مَعاً) لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ هٰذِهٖ

عُمْرَةٌ مُتْعَةٌ اِلَى الْحَجِّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ تَلْبِيَةٌ

تَمَامُهَا وَبَلَاغُهَا عَلَيْكَ لبيك۔

۸۔ نیت کے ساتھ ساتھ "تلبیہ" کہے۔

۹۔ مردوں کو چاہئے کہ باآواز بلند "تلبیہ" کہیں۔

۱۰۔ احرام کے وقت بار بار تلبیہ کہے۔ سونے کے بعد اٹھتے وقت ، ہر نماز کے بعد صبح کے وقت۔ حائضہ عورتیں اور مجنب بھی بار بار تلبیہ کہہ سکتے ہیں۔

مکروہات احرام

احرام میں یہ باتیں مکروہ ہیں:

۱۔ کسی سیاہ کپڑے میں احرام باندھا جائے۔ بلکہ سفید بہتر ہے۔

۲۔ سبز بستر پر سونا یا سبز تکیہ لگانا۔

۳۔ گندے کپڑے میں احرام باندھا جائے اور اگر احرام کے بعد کپڑا میلا ہو گیا ہے تو جب تک احرام کی حالت میں ہے کپڑے دھونا مکروہ ہے۔ البتہ تبدیل کیا جاسکتا ہے۔

۴۔ چک دار کپڑے میں احرام باندھنا۔ یا جن کپڑوں پر تصویر ہو۔

۵۔ احرام سے پہلے مہندی لگانا اگر اس کا اثر احرام تک باقی رہے۔

۶۔ اگر کوئی پکارے تو اس کی آواز پر لبیک کہنا۔

احرام کے بعد یہ چیزیں حرام ہو جاتی ہیں

جب احرام مکمل ہو گیا تو اب یہ تمام چیزیں اس پر حرام ہو جاتی ہیں۔

ا۔ خشکی کے جانوروں کا شکار:

اور وہ جانور جو حرم میں ہیں ان کا شکار کسی بھی حالت میں جائز نہیں ہے جس طرح سے شکار کرنا حرام ہے اسی طرح شکاری کی مدد کرنا بھی حرام ہے خواہ وہ شکاری حالت احرام میں نہ بھی ہو۔ حالت احرام میں شکار شدہ جانور کا

Presented by Ziaraat.Com

گوشت کھانا بھی جائز نہیں ہے۔

حالت احرام میں پانی کے جانوروں کا شکار جائز ہے،اسی طرح پالتو جانور بھی ذبح کئے جاسکتے ہیں جیسے مرغی، گائے اور بکری وغیرہ۔

۲۔ ہمبستری:

احرام کے بعد زوجہ سے ہم بستری حرام ہے اور جب تک عمرہ تمتع مکمل نہیں ہوا ہے۔ عمرۂ مفردہ اور حج میں جب تک طواف نساء اور نماز نساء بجا نہیں لاتا اس وقت تک زوجہ اس پر حرام رہے گی۔

اگر کسی شخص نے مشعر (مزدلفہ) کے قیام سے پہلے ہمبستری کی تو اس کا حج باطل ہوجائے گا یہ حج مکمل کرنا ہوگا اور پھر آئندہ سال حج بجالانا ہوگا خواہ یہ حج مستحب ہی کیوں نہ رہا ہو اور کفارہ بھی ادا کرنا واجب ہوگا اور اگر زوجہ اس کام پر راضی رہی ہو تو اس کا بھی حکم یہی ہے۔ اور زوجہ راضی نہ تھی بلکہ اس کو مجبور کیا گیا تو مرد پر دو کفارہ واجب

Presented by Ziaraat.Com

ہوں گے اوراس کا کفارہ ایک اونٹ ذبح کرنا ہے اور اگر اس کا امکان نہ ہو تو پھر ایک بکری۔

اگر یہ صورت قیام مشعر کے بعد اور طواف نساء سے پہلے پیش آئی ہو تو اس صورت میں حج باطل نہیں ہو گا البتہ مذکورہ کفارہ ضرور دینا ہو گا۔

۳۔ بوسہ دینا، ۴۔ مس کرنا، ۵۔ عورت کی طرف دیکھنااور چھیڑ چھاڑ کرنا:

اگر کسی اجنبی عورت کو غلط نگاہ سے دیکھے جسے کے نتیجے میں جنب ہو جائے تو اس کو ایک اونٹ بطور کفارہ ذبح کرنا واجب ہو گا اور جو بالکل فقیر ہے اسے کفارہ کے طور پر ایک بکری ذبح کرنا ہو گی۔ اپنی زوجہ کے ساتھ بھی مذکورہ افعال جائز نہیں ورنہ مذکورہ کفارہ دینا ہو گا۔

۶۔ استمناء:

ایسی حرکت کرنا جس کی بنا پر جنب ہو جائے اگر قیام مشعر (مزدلفہ) سے قبل یہ صورت پیش آئے تو اس کا

Presented by Ziaraat.Com

حج باطل ہو جائے گا اور اس شخص پر واجب ہے کہ وہ اس حج کو تمام کرے اور آئندہ سال پھر حج بجالائے۔

اگر کوئی عمرہ مفردہ بجالارہا ہے اور سعی سے پہلے یہ صورت پیش آگئی تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔

ان دونوں صورتوں میں کفارہ بھی واجب ہو گا اور کفارہ ہمبستری کا کفارہ ہے۔

۷۔ عقد:

احرام کی حالت میں نکاح کرنا اور نکاح پڑھنا دونوں حرام ہے، جس کا نکاح پڑھا جارہا ہے خواہ وہ حالت احرام میں ہو یا حالت احرام میں نہ ہو حالت احرام میں محفل عقد میں شرکت کرنا بھی جائز نہیں ہے۔

۸۔ خوشبو:

احرام باندھنے کے بعد خوشبو کا استعمال حرام ہے، بلکہ احرام کی حالت میں چیزوں کا سونگھنا بھی حرام ہے اور

کسی بوئے بد سے بچنے کیلئے ناک کا بند کرنا بھی حرام ہے۔ہاں خانہ کعبہ کی خاص خوشبو سونگھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۹۔سلے ہوئے کپڑے پہننا:

احرام کے بعد مرد سلے ہوئے کپڑے نہیں پہن سکتا ہے مگر ''ہمیان'' (وہ بلٹ نما چیز جس میں روپے پیسے رکھے جاتے ہیں) کو کمر میں باندھ سکتا ہے۔اسی طرح وہ شخص جس کی آنتیں اترتی ہیں وہ اپنی مخصوص بلٹ استعمال کرسکتا ہے اس کے علاوہ لباس احرام میں گرہ بھی نہ لگائے اگر کوئی شخص عمداً سلے ہوئے کپڑے پہنے گا تو اسے کفارہ کے طور پر ایک بکری ذبح کرنا ہوگی۔

البتہ سوتے وقت لحاف وغیرہ سے بدن چھپایا جاسکتا ہے لیکن سر کا کھلا رہنا ضروری ہے۔

عورتیں سلا ہوا لباس پہن سکتی ہیں البتہ دستانے نہیں پہن سکتی ہیں۔

۱۰۔ سرمہ:

اگر کوئی زینت کیلئے کالا سرمہ استعمال کرے تو یہ قطعاً حرام ہے بلکہ ایک بکری بھی بطور کفارہ ذبح کرنا ہوگی۔

اگر کوئی دوسرے رنگ کا سرمہ زینت کیلئے استعمال کرے یا کالا سرمہ بغیر زینت کی غرض سے استعمال کرے تو اس کو کفارہ ایک بکری دینا ہوگی۔[۱۸]

ہاں اگر دوسرے رنگ کا سرمہ بغیر زینت کی غرض کے استعمال کرے تو اس کو کفارہ نہیں دینا ہوگا۔

۱۱۔ آئینہ دیکھنا:

حالت احرام میں زینت کیلئے آئینہ دیکھنا حرام ہے[۱۹] لیکن ڈرائیور پیچھے آنے والی گاڑیوں کو کار وغیرہ کے

---

[۱۸] سرمہ لگانے پر کفارہ واجب نہیں ہے گرچہ کفارہ ادا کرنا احتیاط کا تقاضا ہے۔(السیستانی مد ظلہ مسئلہ ۲۴۶)

[۱۹] ان چمکدار چیزوں میں بھی دیکھنا جس میں صورت نظر آتی ہو آئینہ دیکھنا جیسا ہے۔(السیستانی مد ظلہ مسئلہ ۲۴۷)

آئینہ میں دیکھ سکتا ہے، جو لوگ چشمہ لگانے کے عادی ہیں وہ چشمہ لگا سکتے ہیں بشرطیکہ زینت کیلئے نہ ہو۔ اگر ایسے ہی آئینہ پر نظر پڑ گئی تو اس وقت تلبیہ کہنا مستحب ہے۔

۱۲۔ جوتا اور جوراب پہننا:

حالت احرام میں مرد کیلئے جوتا اور جوراب وغیرہ کا پہننا حرام ہے۔ احتیاط کا تقاضہ یہ ہے کہ ہر اس چیز کے پہننے سے اجتناب کرے جس سے پورا پیر چھپ جاتا ہو، ایسی چیز پہنے جس سے پیر کھلا ہو عورتوں کیلئے یہ حکم نہیں ہے۔ اور اس کا کفارہ ایک بکری ہے۔[۲۰]

۱۳۔ جھوٹ بولنا اور ناسزا کہنا:

جھوٹ بولنا اور ناسزا کہنا تو ہر صورت میں حرام ہے مگر ایام حج میں اس حرمت میں شدت پیدا ہو جاتی ہے،

---

[۲۰] البتہ بیٹھے رہنے کی صورت میں پیر پر چادر ڈالنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (السیستانی مدظلہ مسئلہ ۴۲۸)

اسی طرح اپنی بڑائی جتانا اگر اس کام سے کسی کی توہین مقصود ہو تو یہ کام حرام ہے۔[21]

۱۴۔ جدال:

"لا واللہ" اور "بلی واللہ" کے الفاظ کے ذریعہ قسم کھانا حرام ہے گرچہ قسم سچی ہی کیوں نہ اور بہتر یہ ہے کہ احرام میں قسم کھائے ہی نہیں۔[22] اور اگر جھوٹی قسم کھائی تو سبھی ہی جھوٹی قسم پر ایک بکری کفارہ دینا ہوگی۔ دوسری مرتبہ قسم کھانے پر دوسری مرتبہ بکری کفارہ میں دینا ہوگی۔ اور تیسری مرتبہ قسم کھانے پر ایک گائے کفارہ میں دینا ہوگی۔

۱۵۔ جوں، چیلر وغیرہ:

---

[21] اس کا کفارہ استغفار کرنا ہے۔ (السیستانی مد ظلہ مسئلہ ۲۴۹)

[22] مطلقاً خدا کی قسم کھانا حرام ہے خواہ لا واللہ، بلی واللہ کے ذریعہ ہو یا کسی اور لفظ کے ذریعہ، عربی میں ہو یا کسی دوسری زبان میں۔ (السیستانی مد ظلہ مسئلہ ۲۵۰)

وہ جاندار چیزیں جو جسم میں پائی جاتی ہیں جیسے جوں، چیلر وغیرہ ان کا قتل کرنا، مارنا حرام ہے اور ان کو جسم کے کسی ایسے حصہ میں منتقل نہیں کیا جا سکتا جہاں انکے تلف ہو جانے کا اندیشہ ہو۔

اگر ان جانوروں کو قتل کر دیا ہے تو ایک مٹھی بھر طعام (گیہوں) بطور کفارہ صدقہ دے۔

۱۶۔ زینت

انگوٹھی کو زینت کی نیت سے پہننا حرام ہے، ہاں استحباب کی نیت سے پہننے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

حالت احرام میں زینت کرنا بالکل حرام ہے اور جس نے حالت احرام میں زینت کی اس کو ایک بکری کفارہ دینا ہوگی۔[۲۳]

عورت کیلئے حالت احرام میں زینت کی غرض سے

[۲۳] کوئی کفارہ نہیں ہے۔ (السیستانی مد ظلہ مسئلہ ۲۵۶)

Presented by Ziaraat.Com
فہرست

زیور پہننا حرام ہے۔

۱۷۔ تیل لگانا:

احرام کی حالت میں تیل وغیرہ لگانا حرام ہے خواہ اس تیل میں خوشبو بھی نہ ہو۔ ہاں علاج کیلئے استعمال کیا جاسکتا ہے اگر جان بوجھ کر تیل لگالیا تو ایک بکری بطور کفارہ دینا ہوگی۔

۱۸۔ بال کٹوانا:

جسم پر جو بال ہیں حالت احرام میں ان کا کٹوانا، کاٹنا حرام ہے بلکہ دوسرے کا بال بھی کاٹنا حرام ہے خواہ وہ دوسرا شخص احرام نہ باندھے ہو وضو یا غسل کرتے وقت جو بال غیر اختیاری طور سے گرجاتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۱۹۔ سر ڈھکنا:

مرد کیلئے سر ڈھکنا حرام ہے بلکہ کسی چیز کا سر پر

اٹھانا بھی حرام ہے البتہ اگر سر میں درد ہو رہا ہے تو اس صورت میں سر میں پٹی باندھی جا سکتی ہے۔

مسئلہ: حالت احرام میں غسل ارتماسی نہیں کیا جاسکتا بلکہ اپنے سر کو کسی ایسی چیز میں ڈبو بھی نہیں سکتا جس میں اس کا سر ڈوب جائے اور اس حکم میں مرد و عورت برابر کے شریک ہیں۔

۲۰۔ چہرہ کا چھپانا:

حالت احرام میں عورت اپنا چہرہ نہیں چھپا سکتی ہے بلکہ چہرہ کے کسی حصے کا بھی چھپانا جائز نہیں ہے ہاں سوتے وقت چہرہ پر کچھ ڈال سکتی ہے اور اسی طرح نماز کیلئے چہرہ کا بعض حصہ اسلئے چھپا سکتی ہے تا کہ اسے یہ یقین ہو جائے کہ اس کا سر پورا چھپا ہوا ہے۔

مسئلہ: نامحرم سے پردہ کرنے کیلئے چہرہ پر کوئی ایسی چیز ڈال سکتی ہے جو صورت کو مس نہ کر رہی ہو مثلاً ہاتھ وغیرہ کے ذریعہ۔ اس چیز کو اپنے چہرے سے چھونے نہ

دے۔[۲۴]

۲۱۔ سایہ میں چلنا:

احرام کی حالت میں مرد سایہ میں نہیں چل سکتا ہے خواہ یہ سایہ کسی بھی چیز کا ہو اسی بنا پر حالت احرام میں بند گاڑیوں میں سفر نہیں کیا جاسکتا ہے اور یہی حکم پیدل چلنے والے کیلئے بھی ہے تقاضائے احتیاط تو یہ ہے کہ دیوار وغیرہ کے سایہ میں بھی راستہ طے نہ کرے ہاں سورج کی گرمی سے بچنے کیلئے ہاتھ سر پر رکھ سکتا ہے۔

مسئلہ: سایہ میں چلنے سے مراد یہ ہے کہ مرد سایہ میں اس لئے چل رہا ہو کہ سردی گرمی، بارش اور دھوپ وغیرہ سے محفوظ رہ سکے اور اگر سایہ ایسا ہے جو کسی چیز کا حل نہیں ہے بلکہ اس کا وجود و عدم دونوں مساوی ہیں تو ایسے سایہ میں

---

[۲۴] اس صورت میں پردہ کو چہرہ سے دور رکھنا واجب نہیں ہے گرچہ احتیاط کا تقاضا یہی ہے۔ (السیستانی مدظلہ مسئلہ ۲۶۶)

Presented by Ziaraat.Com

چلا جاسکتا ہے۔[25]

مسئلہ: مکہ پہونچنے کے بعد چھت وغیرہ کے نیچے چل سکتا ہے، حالت احرام میں اس گھر میں آنے جانے میں بھی کوئی اعتراض نہیں ہے جس میں وہ رہ رہا ہے بلکہ اگر وہ راستے میں کسی کام سے رکا ہے تو اس صورت میں بھی سایہ سے اجتناب ضروری نہیں ہے یہی حال عرفات و منیٰ کے میدان کا ہے کہ وہ بھی منزل ہیں سفر نہیں ہیں۔

مسئلہ: عورتیں اور بچے سایہ میں چل سکتے ہیں بلکہ سردی اور گرمی وغیرہ کے خوف سے مرد بھی سایہ کا استعمال کر سکتا ہے اگر چہ کفارہ دینا ہوگا۔

اگر کوئی مرد سایہ میں چلا تو اس کو ایک بکری بطور کفارہ دینا ہوگی اور اگر یہ کام مسلسل ہوتا رہا تو ہر روز کے بدلے ایک بکری کفارہ دینا ہوگی۔ اختیاری اور اضطراری

---

[25] رات میں بند گاڑیوں میں سفر کیا جاسکتا ہے بشرطیکہ بارش نہ ہو رہی ہو۔ (السیستانی مد ظلہ مسئلہ ۲۷۰)

دونوں حالت میں کفارہ واجب ہے۔

۲۲۔ بدن سے خون نکالنا:

احرام کی حالت میں بدن سے خون نکالنا حرام ہے خواہ یہ خون مسواک وغیرہ کے ذریعہ کیوں نہ نکلے اور اس کا بھی کفارہ ایک بکری ہے۔[۲۶]

۲۳۔ ناخن کاٹنا:

حالت احرام میں ناخن کاٹنا جائز نہیں ہے ہاں اگر ناخن کا بعض حصہ جدا ہو گیا ہو اور بقیہ حصہ تکلیف دہ ثابت ہو رہا ہو تو وہ بقیہ حصہ کاٹا جا سکتا ہے۔

مسئلہ: ہر ایک ناخن کا کفارہ ایک مد گندم (تین پاؤ) ہے اور اگر ایک ہی نشست میں ہاتھ اور پیر کے سارے ناخن کاٹ ڈالے تو اس کا کفارہ ایک بکری ہے اور اگر ایک

---

[۲۶] مسواک سے خون نکل آئے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ (السیستانی مد ظلہ اخراج الدم)

نشست میں ہاتھ کے ناخن اور دوسری نشست میں پیر کے ناخن کاٹے تو اس کو دو بکریاں کفارہ دینا ہوں گی۔[۲۷]

۲۴۔ اسلحہ بار کرنا:

حالت احرام میں اسلحہ بار کرنا حرام ہے۔ اسلحہ ہمراہ رکھنے میں کوئی اعتراض نہیں ہے، البتہ ضرورت کے تحت اسلحہ بار کیا جاسکتا ہے، ورنہ اس کا کفارہ ایک بکری ہے۔

حرم کے درخت

یہاں تک تو ان چیزوں کا بیان تھا جو صرف ان اشخاص پر حرام ہیں جو حالت احرام میں ہیں، مگر دو چیزیں ایسی ہیں جو ہر اس شخص کیلئے حرام ہیں جو کہ حرم میں ہے۔

۱۔ حرم (مکہ) میں شکار کرنا سب کیلئے حرام ہے

---

[۲۷] صرف ایک بکری کفارہ میں دینا ہو گی۔ (السیستانی مد ظلہ ۲۷۴)

خواہ وہ احرام کی حالت میں ہو یا احرام کی حالت میں نہ ہو۔

۲۔ ہر اس چیز کا کاٹنا وغیرہ جو حرم میں اگی ہوئی ہے جیسے درخت وغیرہ۔[۲۸]

کفارہ کہاں دیا جائے؟

الف:۔ اگر احرام عمرہ[۲۹] میں شکار کیا ہے تو مکہ میں ذبح کرنا ہو گا اور اگر احرام حج میں شکار کیا ہے اور اسکی بنا پر کفارہ واجب ہوا ہے تو یہ کفارہ منیٰ میں ادا کیا جائے گا اور وہاں ذبح ہو گا۔

ب:۔ اگر کفارہ شکار کے علاوہ کسی اور بنا پر واجب

---

[۲۸] حرم مکہ کے حدود: شمال تنعیم تک، شمال مغرب حدیبیہ، شمال مشرق ثنتہ جبل، مشرق عرفہ کی طرف، جنوب یا مشرق جعرانہ، جنوب مغرب اضاءۃ لبن (السیستانی مد ظلہ، حدود الحرم)

[۲۹] اگر عمرہ مفردہ میں شکار کیا ہے تو مکہ میں اور اگر عمرہ تمتع میں شکار کیا ہے تو منیٰ میں۔ (السیستانی مد ظلہ مسئلہ ۲۸۳)

ہوا ہے تو اس صورت میں اس کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ وطن واپس آنے پر کفارہ ادا کرے۔

آداب مکہ معظمہ

جس وقت حاجی حضرات مکہ معظمہ کے نزدیک پہونچیں، مکہ جو امن و امان کی جگہ ہے مکہ جہاں سرکار رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی علیہ السلام کی ولادت ہوئی ہے اور نور اسلام کی پہلی کرن سے پھوٹی ہے، تو حاجیوں کو چاہئے کہ اپنی تمام توجہ اس مقدس شہر کی طرف مرکوز کردیں اور سراپا خضوع وخشوع، عجز وانکساری کے عالم میں اس مقدس شہر کی طرف بڑھیں۔ داخل ہونے سے قبل یہ باتیں مستحب ہیں:

۱۔ غسل کرنا۔

۲۔ داخل ہوتے وقت جوتوں کو اتار لینا چاہئے۔

۳۔ داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اَنَّكَ قُلْتَ فِيْ كِتَابِكَ وَقَوْلُكَ
الْحَقُّ وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوكَ رِجَالًا
وَعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ مِمَّنْ اَجَابَ
دَعْوَتَكَ وَقَدْ جِئْتُ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيْدَةٍ وَفَجٍّ
عَمِيْقٍ سَامِعًا لِنِدَائِكَ وَ مُسْتَجِيْبًا لَكَ
مُطِيْعًا لِاَمْرِكَ وَكُلُّ ذَالِكَ بِفَضْلِكَ عَلَيَّ
وَاِحْسَانِكَ اِلَيَّ فَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى مَا وَفَّقْتَنِيْ
لَهُ اَبْتَغِيْ بِذَالِكَ الزُّلْفَةَ عِنْدَكَ وَالْقُرْبَةَ
اِلَيْكَ وَالْمَنْزِلَةَ لَدَيْكَ وَالْمَغْفِرَةَ لِذُنُوْبِيْ
وَالتَّوْبَةَ عَلَيَّ مِنْهَا بِمَنِّكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَحَرِّمْ بَدَنِيْ عَلَى النَّارِ وَآمِنِّيْ

مِنۡ عَذَابِكَ وَعِقَابِكَ بِرَحۡمَتِكَ يَا اَرۡحَمَ الرَّاحِمِينَ۔

جب مسجد الحرام میں داخل ہونا چاہے تو مستحب ہے کہ "باب السلام" سے داخل ہو اور بہت ہی اطمینان و سکون کے عالم میں آہستہ آہستہ قدم بڑھاتا ہوا آگے بڑھے اور اس وقت یہ دعا پڑھے جو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيۡكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحۡمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ بِسۡمِ اللهِ وَ بِاللهِ وَمَاشَاءَ اللهُ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَنۡبِيَاءِ اللهِ وَرُسُلِهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى رَسُوۡلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَآلِهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى اِبۡرَاهِيۡمَ خَلِيۡلِ اللهِ وَ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعَالَمِيۡنَ۔

جناب ابو بصیر نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ مسجد الحرام کے دروازے پر کھڑے ہو کر یہ دعا پڑھے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ بِسْمِ اللهِ وَ بِاللهِ وَمَاشَاءَ اللهُ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَنْبِيَاءِ اللهِ وَرُسُلِهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

اس کے بعد مسجد الحرام میں اس طرح داخل ہو کہ رخ خانہ کعبہ کی طرف ہو اور دونوں ہاتھ آسمان کی طرف بلند ہوں اور یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَمِنَ اللهِ وَاِلَى اللهِ وَمَا

شَاءَ اللّٰهُ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَآلِهٖ وَخَيْرُ الْاَسْمَاءِ لِلّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ
عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَ
كَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَنْبِيَاءِ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ الرَّحْمٰنِ
اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ
الصَّالِحِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَ
بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا وَآلَ
مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَ بَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى
اِبْرَاهِيْمَ وَآلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ
وَرسُوْلِكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلیٰ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِكَ
وَ عَلیٰ اَنْبِيَائِكَ وَرُسُلِكَ وَسَلِّمْ عَلَيْهِمْ وَ
سَلَامٌ عَلىٰ الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ
وَاسْتَعْمِلْنِيْ فِيْ طَاعَتِكَ وَمَرْضَاتِكَ
وَاحْفَظْنِيْ بِحِفْظِ الْاِيْمَانِ اَبَداً مَا اَبْقَيْتَنِيْ
جَلَّ ثَنَاءُ وَجْهِكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَنِيْ مِنْ
وَفْدِهٖ وَزُوَّارِهٖ وَجَعَلَنِيْ مِمَّنْ يَعْمُرُ مَسَاجِدَهٗ وَ
جَعَلَنِيْ مِمَّنْ يُنَاجِيْهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ
وَزَائِرُكَ فِيْ بَيْتِكَ وَ عَلیٰ كُلِّ مَاتِيٍّ حَقٌّ لِمَنْ
آتَاهُ وَزَارَهٗ وَاَنْتَ خَيْرُ مَاتِيٍّ وَاَكْرَمُ مَزُوْرٍ

فَاسْئَلُكَ يَا اللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَ بِاَنَّكَ وَاحِدٌ اَحَدٌ صَمَدٌ لَمْ تَلِدْ وَلَمْ تُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَكَ كُفُوًا اَحَدٌ وَاِنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ يَا جَوَادُ يَا كَرِيْمُ يَا مَاجِدُ يَا جَبَّارُ يَا كَرِيْمُ اَسْئَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ تُحْفَتَكَ اِيَّايَ بِزِيَارَتِيْ اِيَّاكَ اَوَّلَ شَيْءٍ تُعْطِيْنِيْ فَكَاكَ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ۔

تین مرتبہ کہے: اَللّٰهُمَّ فُكَّ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ۔

پھر یہ پڑھے:

وَاَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ رِّزْقِكَ الْحَلَالِ

الطَّيِّبِ وَادْرَءْ عَنِّي شَرَّ شَيَاطِيْنِ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ وَشَرَّ فَسَقَةِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ۔

مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ کہے:

بِسْمِ اللهِ وَبِاللّٰهِ وَ عَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ۔

ہاتھوں کو کعبہ کی طرف بلند کرکے یہ کہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا وَ فِيْ اَوَّلِ مَنَاسِكِيْ اَنْ تَقْبَلَ تَوْبَتِيْ وَاَنْ تَجَاوَزَ عَنْ خَطِيْئَتِيْ وَاَنْ تَضَعَ عَنِّيْ وِزْرِيْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بَلَّغَنِيْ بَيْتَهُ الْحَرَامَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُشْهِدُكَ اَنَّ هٰذَا بَيْتُكَ الْحَرَامُ الَّذِيْ جَعَلْتَهُ مَثَابَةً لِلنَّاسِ وَاَمْنًا مُبَارَكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِيْنَ

اَللّٰهُمَّ الْعَبْدُ عَبْدُكَ وَالْبَلَدُ بَلَدُكَ وَالْبَيْتُ بَيْتُكَ جِئْتُ اَطْلُبُ وَرَحْمَتَكَ وَ اَؤُمُّ طَاعَتَكَ مُطِيْعًا لِاَمْرِكَ رَاضِيًا بِقَدَرِكَ اَسْئَلُكَ مَسْئَلَةَ الْفَقِيْرِ اِلَيْكَ الْخَائِفِ لِعُقُوبَتِكَ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاسْتَعْمِلْنِيْ بِطَاعَتِكَ وَمَرْضَاتِكَ۔

کعبہ کو مخاطب کرکے کہے کہ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَظَّمَكِ وَ شَرَّفَكِ وَ كَرَّمَكِ وَجَعَلَكِ مَثَابَةً لِلنَّاسِ وَ اَمْناً مُبَارَكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِيْنَ۔

جس وقت حجر اسود پر نظر پڑے اس کی طرف رخ کرکے پڑھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَانَا لِهٰذَا وَ مَا كُنَّا

Presented by Ziaraat.Com

لِنَهْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللهُ سُبْحَانَ اللهِ وَ
الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَکْبَرُ اَللهُ اَکْبَرُ
مِنْ خَلْقِهٖ وَاللهُ اَکْبَرُ مِمَّا اَخْشٰی وَاَحْذَرُ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ
الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَیُمِیْتُ وَ یُحْیِیْ وَهُوَ حَیٌّ لَا
یَمُوْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَ هُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلٰی
مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ کَاَفْضَلِ مَا صَلَّیْتَ وَبَارَکْتَ
وَتَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَ آلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ
حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ وَ سَلَامٌ عَلٰی جَمِیْعِ النَّبِیِّیْنَ
وَالْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اُؤْمِنُ بِوَعْدِكَ وَاُصَدِّقُ رُسُلَكَ وَاَتَّبِعُ

كِتَابِكَ۔

آہستہ آہستہ آگے بڑھے۔ برابر صلوات بھیجتا رہے ہاتھوں کو حجر اسود پر رکھ کر اور اگر اس پر قادر نہ ہو تو حجر اسود کی طرف اشارہ کرکے کہے:

اَللّٰھُمَّ اَمَانَتِیْ اَدَّیْتُھَا وَ مِیْثَاقِیْ تَعَاھَدْتُہٗ لِتَشْھَدَ لِیْ بِالْمُوَافَاۃِ اَللّٰھُمَّ تَصْدِیْقًا بِکِتَابِکَ وَعَلٰی سُنَّۃِ نَبِیِّکَ صَلَوَاتُکَ عَلَیْہِ وَآلِہٖ اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ آمَنْتُ بِاللہِ وَ کَفَرْتُ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰی وَعِبَادَۃِ الشَّیْطَانِ وَعِبَادَۃِ کُلِّ نِدٍّ یُدْعٰی مِنْ دُوْنِ اللہِ۔

اگر یہ پوری دعا نہ پڑھ سکتا ہو تو بعض کو پڑھے اور

یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ بَسَطْتُ يَدِىْ وَفِيْمَا عِنْدَكَ عَظُمَتْ رَغْبَتِىْ فَاَقْبَلْ سُبْحَتِىْ وَاغْفِرْلِىْ وَارْحَمْنِىْ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَمَوَاقِفِ الْخِزْيِ فِى الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔

طواف

طواف عمرۂ تمتع کا دوسرا واجبی عمل ہے جس کے ترک کردینے سے عمرہ یا حج باطل ہوجاتا ہے۔ خواہ جان بوجھ کر ترک کیا ہو یا بھولے سے، طواف کا وقت اس وقت تک ہے جب انسان طواف بجالانے کے بعد عرفات پہونچ سکتا ہو۔ اور اگر طواف بجانہ لاسکا تو اس کا یہ عمرہ باطل ہوجائے گا اور ساتھ ہی ساتھ عمرہ کا احرام بھی۔

اس صورت میں حج تمتع کو حج اِفراد سے بدلنا ہو گا اور ہر صورت میں سال آئندہ اس حج کی قضا بجالانا واجب اور ضروری ہے۔[30]

شرائط طواف

ا۔ نیت:

طواف بجالانے کی نیت کرے، نیت کے خالص ہونے پر خاص توجہ دے۔ طواف صرف اور صرف خدا کیلئے ہو۔ پورے وجود میں عبدیت اور انکساری کا احساس ہو۔ اور یہ بھی معین کرے کہ یہ طواف طواف عمرہ تمتع ہے یا عمرۂ مفردہ ہے یا طواف حج۔ طواف واجب ہے یا طواف مستحب،، اپنی طرف سے ہے یا دوسروں کی طرف سے، مثلاً

---

[30] اس صورت میں نیت کو حج اِفراد سے بدلنا بھی کافی نہ ہو گا۔ اگرچہ حج اِفراد سے بدلنا تقاضائے احتیاط ہے اور احتیاط کا تقاضایہ ہے کہ طواف، سعی، خلق یا تقصیر حج اِفراد اور عمرہ مفردہ کی عام نیت سے بجالائے۔ (السیستانی مد ظلہ الطواف)

Presented by Ziaraat.Com
فہرست

”میں طواف عمرہ بجالاتا ہوں اپنے لئے واجب قربۃً الی اللہ“۔

۲۔ طہارت از حدث:

حدث یعنی وہ چیزیں جن سے طہارت کیلئے وضو یا غسل ضروری ہے۔ نماز کی طرح طواف میں بھی طہارت شرط لازم ہے اگر کوئی شخص بغیر طہارت کے طواف بجالائے تو اس کا یہ طواف صحیح نہ ہوگا۔

الف: اگر طواف شروع کرنے سے پہلے یا اثنائے طواف یہ شک پیدا ہو کہ طہارت سے ہوں یا نہیں تو اگر اس شک سے پہلے طہارت پر تھا تو اپنے آپ کو باطہارت سمجھے گا ورنہ پھر سے طہارت کرنا ہوگی۔

ب: اگر طواف بجالانے کے بعد یہ شک پیدا ہو کہ وہ طواف کرتے وقت باطہارت تھا یا نہیں تو اس شک کی کوئی پروا نہیں کرے گا البتہ نماز طواف کیلئے دوبارہ طہارت

کرنا ہو گی۔

ج: اگر اثنائے طواف طہارت ختم ہوجائے تو اسکی تین صورتیں ہیں۔

ا۔ نصف طواف[۱۳۱] میں طہارت ختم ہوجائے تو یہ طواف باطل ہوجائے گا، دوبارہ بعد طہارت پھر سے طواف بجا لانا ہو گا۔

۲۔ چوتھے چکر کے بعد غیر اختیاری طور پر طہارت ختم ہوجائے تو اس صورت میں وہ طواف وہیں روک دے گا اور طہارت کے بعد باقیماندہ طواف بجا لاکر طواف پورا کرے گا۔

۳۔ نصف طواف کے بعد مگر چوتھے طواف کے ختم ہونے سے پہلے طہارت ختم ہوجائے یا چوتھے چکر کے بعد اختیاراً حدث صادر ہوجائے تو ان دونوں صورتوں میں طواف وہیں پر روک دے گا اور طہارت کے بعد بقیہ طواف

---

[۱۳۱] چوتھا چکر مکمل ہونے سے پہلے (السیستانی مد ظلہ مسئلہ ۲۸۵)

بجالائے گا۔ اس کے علاوہ ایک مکمل طواف بھی کرنا ہو گا۔

مسئلہ: اگر وضو کرنا ممکن نہ ہو تو تیمم کرکے طواف بجالائے گا اور اگر تیمم بھی ممکن نہ ہو اور مایوس ہو چکا ہو تو اس صورت میں وہ کسی دوسرے کو طواف کیلئے اپنا نائب مقرر کرے گا۔ اور خود بھی بغیر طہارت کے طواف بجالائے گا۔

مسئلہ: عورتیں اپنے مخصوص ایام گزرنے کے بعد غسل کریں گی اور پھر طواف بجالائیں گی اور اگر غسل ممکن نہ ہو تو تیمم کرکے طواف انجام دیں گی۔ احتیاط کے مطابق اس صورت میں طواف کیلئے کسی دوسرے کو نائب مقرر کریں اور اگر تیمم بھی ممکن نہ ہو تو اس صورت میں نائب مقرر کرنا ہو گا۔

مسئلہ: اگر عمرہ تمتع کے درمیان عورت کے مخصوص ایام شروع ہو جائیں تو اگر اس قدر وقت ہو کہ ایام گزرنے کے بعد اعمال عمرہ بجالا سکتی ہے تو اتنے دنوں

صبر کرے گی اور بعد طہارت تمام اعمال بجا لائے گی اور اگر وقت میں اتنی وسعت نہ ہو تو اس کی دو صورتیں ہیں۔

الف:۔ عمرہ کا احرام باندھنے سے پہلے ہی ایام شروع ہو جائیں تو اس صورت میں اس کا حج تمتع، حج اِفراد میں بدل جائے گا اور حج کے بعد عمرۂ مفردہ بجا لائے گی۔

ب: احرام عمرہ کے بعد ایام شروع ہوئے ہوں تو اس صورت میں اس کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ حج تمتع کو حج اِفراد میں بدل دے۔ یا پھر غیر از طواف و نماز طواف تمام اعمال عمرہ بجا لائے سعی انجام دینے کے بعد تقصیر کرے اور حج کیلئے احرام باندھ لے اور اعمال منیٰ کے بعد واپس آئے تو اگر ایام ختم ہو چکے ہوں تو غسل کر کے پہلے طواف عمرہ کی قضا بجا لائے پھر طواف حج بجا لائے اور اگر یہ یقین ہو کہ حج کے بعد بھی ایام باقی رہیں گے تو طواف عمرہ کیلئے کسی کو نائب قرار دے اور جب وہ طواف بجا لا چکے تو پھر یہ سعی انجام دے اور تقصیر کرے۔

مسئلہ: طواف کے بعد اور نماز طواف سے پہلے ایام شروع ہوجائیں تو طواف صحیح ہے، غسل کے بعد نماز طواف بجالائے گی یہ اس وقت ہے جب وقت میں وسعت ہو لیکن اگر وقت میں اتنی وسعت نہ ہو تو سعی بجالا کر تقصیر کرے گی اور حج کیلئے احرام باندھے گی اور منیٰ کی واپسی پر پہلے نماز طواف کی قضا بجالائے گی اور اس کے بعد طواف حج بجالائے گی۔

مسئلہ: احرام عمرہ کے بعد مکہ پہونچی اور اس وقت اعمال عمرہ کیلئے وقت کافی تھا مگر اس نے جان کر تاخیر کی یہاں تک کہ ایام شروع ہوگئے تو اس صورت میں حج تمتع کو حج اِفراد میں تبدیل کرے گی۔ اور اس کے علاوہ سال آئندہ پھر دوبارہ حج بجالانا ہوگا۔[۳۲]

---

[۳۲] حج اِفراد سے بدلنا کافی نہ ہوگا۔ گرچہ احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ حج اِفراد کو بارگاہ خدا میں قبولیت (رجاء) کی نیت سے انجام دے اور زیادہ احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ

مسئلہ: طواف مستحبی میں طہارت شرط نہیں ہے بغیر طہارت کے بھی طواف صحیح ہے مگر نماز طواف کیلئے طہارت ضروری ہے۔

۳۔ طہارت از خبث:

طواف کیلئے تیسری شرط یہ ہے کہ انسان کا بدن اور لباس نجس نہ ہو۔ اگر بدن یا لباس نجس ہے تو اس صورت میں طواف صحیح نہ ہو گا۔

مسئلہ: طواف اور نماز طواف کے بعد یہ معلوم ہوا کہ اس کا بدن یا لباس نجس ہے تو اس کا طواف اور نماز طواف صحیح ہے۔

۴۔ ختنہ:

مرد اور ممیز بچے کیلئے یہ ضروری ہے کہ وہ ختنہ شدہ

طواف، نماز طواف، سعی، تقصیر یہ سب حج اِفراد اور عمرہ مفردہ کی عام نیت سے انجام دے۔ (السیستانی مد ظلہ، الطواف)

ہو ورنہ اس کا طواف صحیح نہیں ہو گا۔

۵۔ ستر عورتین:

طواف کی حالت میں شرمگاہ کا چھپانا ضروری ہے اور جس چیز سے ستر عورتین ہو وہ پاک ہو نماز گزار کے لباس کی جملہ شرائط کا ہونا ضروری ہے۔

واجبات طواف

طواف میں حسب ذیل چیزیں واجب ہیں:

ا۔ ہر شوط (چکر) کی حجر اسود سے ابتداء ہو۔

۲۔ حجر اسود پر ختم ہو۔

۳۔ ہر حال میں کعبہ اس کی بائیں طرف ہو۔

۴۔ حجر اسماعیل کو بھی طواف میں شامل کرے، اس کے گرد طواف کرے۔ اسکو بھی طواف میں شامل کرے اور اس کے اندر طواف نہ کرے۔

۵۔ خانہ کعبہ کے گرد ایک پشتہ ہے جسے ''شاذرواں'' کہتے ہیں اس کو بھی طواف میں شامل کرلے۔ اس کے اوپر سے طواف نہ کرے۔

۶۔ خانہ کعبہ کے سات چکر لگائے ہر ایک چکر کو ''شوط'' کہتے ہیں سات سے زیادتی یا کمی دونوں ہی طواف کو باطل کردیتی ہے اور یہ سات چکر مسلسل اور پے در پے ہوں۔[۳۳]

ان واجبات کی تفصیلات یہ ہیں:

۱۔ ابتداء

طواف کی ابتداء ''حجر اسود'' سے ہونا چاہئے۔

طواف شروع کرتے وقت حجر اسود کے سامنے کھڑا ہو کر نیت کرے اور پھر طواف اس طرح شروع کرے کہ حجر

---

[۳۳] اپنے ارادہ اور اختیار سے طواف کرے۔ اگر بھیڑ کی بنا پر بالکل اختیار سلب ہوجائے تو طواف صحیح نہیں ہے۔ اس کی بھرپائی ضروری ہے۔ (السیستانی مدظلہ واجبات الطواف)

اسود کے سامنے سے گزرے۔

۲۔ انتہاء:

ہر شوط (چکر) کی انتہا حجر اسود پر ہونا چاہئے اور آخری شوط میں حجر اسود سے ذرا سا آگے نکل آئے تا کہ اس بات کا یقین ہو جائے کہ اس نے حجر اسود پر طواف ختم کیا ہے۔

۳۔ کعبہ کو بائیں طرف قرار دے:

اس طرح طواف کرے کہ ہر وقت کعبہ اس کے بائیں طرف ہو اور جس وقت بھی کوئی لکیر اس کے بائیں طرف سے کھینچی جائے تو کعبہ سے ملے اس سے باہر نہ نکلے۔

اگر اژدہام کی بنا پر سمت کو برقرار نہ رکھ سکے اور اس کا رخ کعبہ کی طرف ہو جائے یا پشت ہو جائے تو چونکہ اس نے عمداً یہ کام نہیں کیا ہے لہٰذا اس کا طواف باطل نہ ہو گا یہ تھوڑی دیر کا وقفہ جس میں یہ سمت کو برقرار نہ رکھ سکا،

طواف میں شمار نہ ہو گا۔[۳۴]

۴۔ حجر اسماعیل:

طواف کرتے وقت "حجر اسماعیل" کو طواف میں شامل کرے اگر اس نے حجر اسماعیل کو طواف سے خارج کر دیا تو اسکا طواف باطل ہو جائے گا یعنی حجر اسماعیل کے اندر سے نہ گزرے۔

۵۔ شاذروان:

اس پشتہ کو کہتے ہیں جو خانہ کعبہ کی دیواروں کے چاروں طرف ہے، طواف کرتے وقت اس پشتہ سے ہٹ کر طواف کرنا چاہیئے۔

۶۔ سات شوط:

[۳۴] بہت زیادہ عقلی باریکی کی ضرورت نہیں ہے بس اتنا ہو کہ عرف عام میں کہا جائے کہ خانہ کعبہ اس کی بائیں طرف ہے خاص کر خانہ کعبہ اور حجر اسماعیل کی دیوار کے درمیانی فاصلہ کے موقع پر عرف عام کی رعایت کافی ہے۔(السیستانی مدظلہ،واجبات الطواف)

طواف میں شرط ہے کہ خانہ کعبہ کا سات مرتبہ چکر لگائے اس طرح سے کہ درمیان میں کوئی فاصلہ نہ ہونے پائے طواف نہ سات چکر سے زیادہ ہونا چاہئے نہ سات چکر سے کم، اگر کسی نے جان بوجھ کر زیادتی یا کمی کر دی تو اسکا طواف باطل ہو جائے گا۔

مسئلہ: طواف خانۂ کعبہ اور مقام ابراہیم کے درمیان ہونا چاہئے اور دونوں کے درمیان ساڑھے چھبیس ہاتھ کا فاصلہ ہے لیکن جس طرف حجر اسماعیل ہے اس طرح فاصلہ گھٹ کر ساڑھے چھ ہاتھ رہ جاتا ہے کوشش یہی کرنا چاہیے کہ اسی فاصلہ میں ہو لیکن مجبوری کی حالت میں ذرا باہر نکلا جاسکتا ہے لیکن امکانی صورت میں اس حد سے باہر نکلنا خلاف احتیاط ہے۔

مطاف

مطاف ان حدود کو کہتے ہیں جن میں طواف کرنا

چاہئے لیکن اگر کوئی شخص ان حدود کی رعایت نہ کرے تو کیا صورت ہوگی اس کو ذیل میں بیان کیا جاتا ہے۔

مسئلہ: اگر طواف کی حالت میں مطاف سے نکل جائے اور کعبہ میں داخل ہوجائے تو اس کا طواف باطل ہوجائے گا لیکن جو طواف کر رہا ہے اس کو پورا کرنا ہوگا اور پھر دوبارہ ایک اور طواف بجالانا ہوگا۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص طواف کرتے ہوئے حجر اسماعیل میں داخل ہوجائے تو اس کی وہ شوط باطل ہوجائے گی اور طواف تمام کرنے کے بعد ایک اور طواف بجالانا ہوگا حجر اسماعیل کی دیواروں پر چلنے کا بھی یہی حکم ہے اور بہتر یہ ہے کہ طواف کے دوران حجر اسماعیل کی دیواروں پر ہاتھ نہ رکھے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص طواف کرتے ہوئے مطاف سے باہر کی طرف بغیر کسی عذر کے نکل جائے اور ابھی اس کا نصف طواف بھی مکمل نہ ہوا ہو اور جس کی بنا پر وہ سلسلہ باقی نہ

رہ سکے تو اس کا طواف باطل ہو جائے گا اور اس کو پھر سے طواف بجا لانا ہو گا۔

لیکن اگر نصف طواف مکمل ہو گیا ہو، یا ذرا سا باہر نکلنے سے سلسلۂ طواف نہ ٹوٹا ہو تو اس صورت میں اس کو یہ طواف مکمل کرنا ہو گا اور بعد میں ایک اور طواف بجا لانا ہو گا۔[۳۵]

مسئلہ: اگر طواف کے دوران حدث صادر ہو جائے تو جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے طواف وہیں روک دے گا اور طہارت بجا لائے گا یا اسی طرح اگر اس کا بدن یا لباس نجس ہو جائے۔ اگر دوران طواف پاک لباس تبدیل کر سکتا ہے تو لباس تبدیل کر کے طواف مکمل کرے گا۔ مگر اس شرط کے ساتھ کہ طواف کا تسلسل نہ ٹوٹنے پائے۔ اور اگر یہ ممکن نہ ہو اور یہ صورت چوتھے چکر کے مکمل ہونے کے بعد پیش آئی ہو تو طواف وہیں روک کر باہر نکل آئے گا اور پاک

[۳۵] یہ مسئلہ آیۃ اللہ السیستانی مد ظلہ کی مناسک میں بظاہر نہیں ہے۔

لباس پہن کر بقیہ طواف مکمل کرے گا۔ اور اگر چوتھے چکر کے مکمل ہونے سے پہلے یہ صورت پیش آئی تو نجاست دور کرنے کے بعد ایک مکمل طواف عام نیت تکمیل طواف سابق اور جدید طواف کی نیت سے انجام دے گا۔[۳۶]

اور اگر اثنائے طواف عورت کے ایام شروع ہو جائیں تو اس پر واجب ہے کہ طواف وہیں روک دے اور فوراً مسجد الحرام سے باہر نکل جائے۔

شرائط طواف کے بیان میں ان تمام صورتوں کی تفصیل گذر چکی ہے۔

مسئلہ: اگر دوران طواف کوئی ایسا عذر پیش آجائے جس کی بنا پر وہ طواف کو برقرار نہ رکھ سکتا ہو مثلاً سر میں شدید درد شروع ہو گیا ہو تو اگر یہ صورت چوتھی شوط کے تمام ہونے کے پہلے پیش آئی ہو تو اس کا یہ طواف باطل ہو جائے

---

[۳۶] طواف مکمل کرے گا اور نجاست دور کرنے کے بعد ایک مکمل طواف انجام دے گا۔ (السیستانی مد ظلہ مسئلہ ۳۰۰)

 Presented by Ziaraat.Com

گا اس کو بعد میں دوبارہ طواف بجا لانا ہو گا۔

لیکن اگر یہ صورت چوتھی شوط کے بعد پیش آئی ہو تو احتیاط اس میں ہے کہ کسی کو بقیہ طواف کیلئے نائب قرار دے[۳۷] اور جب عذر دور ہو جائے تو اس وقت خود پہلے بقیہ طواف بجالائے اور بعد میں ایک مستقل طواف بجالائے۔

مسئلہ: دوران طواف آرام کرنے کیلئے اتنی دیر بیٹھ سکتا ہے جس سے سلسلۂ طواف نہ ٹوٹنے پائے لیکن اگر اتنی دیر بیٹھے کہ سلسلۂ طواف ٹوٹ جائے تو اس کو پھر سے طواف بجالانا ہو گا۔

عدد شوط میں کمی

مسئلہ: اگر کوئی شخص جان بوجھ کر طواف میں کمی

---

[۳۷] نائب مقرر کرنے کی ضرورت نہیں ہے عذر تمام ہونے کے بعد بقیہ طواف مکمل کرے گا۔ (السیستانی مدظلہ مسئلہ ۳۱۰)

کرے سات کے بجائے چھ شوط (چکر) بجالائے تو اس کا طواف باطل ہو جائے گا۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص بھولے سے عدد طواف میں کمی کر دے تو اگر سلسلہ ٹوٹنے سے پہلے یاد آجائے تو طواف کو مکمل کرلے گا اور اگر سلسلہ ٹوٹنے کے بعد اور مطاف سے نکلنے کے بعد یاد آئے تو اگر صرف ایک شوط بھولا تھا تو بعد میں وہ ایک شوط بجالائے گا اور اس کا طواف صحیح ہوگا اور اگر خود بجانہ لاسکتا ہو مثلاً وطن واپس آنے کے بعد یاد آیا ہو یا اس وقت یاد آیا ہو جب طواف کا پورا کرنا ممکن نہ ہو تو اس صورت میں کسی شخص کو اپنا نائب قرار دے گا جو اس کی طرف سے وہ ایک شوط بجالائے گا۔

اگر ایک سے زیادہ اور چار سے کم شوط بھول جائے تو اسے خود بقیہ طواف بجالانا ہوگا۔

اور اگر چار یا چار سے زیادہ ہو تو اس کو پہلے بقیہ شوط مکمل کرنا ہوگا پھر ایک عدد اور طواف بجالانا ہوگا۔

عدد شوط میں زیادتی

عدد شوط میں زیادتی کی چند صورتیں ہیں:

۱۔ طواف کرنے والا اس زیادتی کو طواف کی نیت سے بجا نہ لائے تو اس صورت میں طواف صحیح ہے۔

۲۔ شروع ہی سے یا دوران طواف یہ نیت ہو کہ وہ سات سے زیادہ شوط، طواف کا جز سمجھ کر بجالائے گا۔ تو اس صورت میں اس کا طواف باطل ہے اس کو دوبارہ طواف بجالانا ہو گا۔

۳۔ طواف مکمل کرنے کے بعد زیادتی کو اسی طواف کی نیت سے بجالائے تو اس صورت میں بھی اسکا طواف باطل ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص بھولے سے طواف میں زیادتی کر بیٹھے تو اگر یہ زیادتی ایک شوط سے کم ہو تو طواف

وہیں ختم کر دے گا[۳۸] اور اس کا طواف صحیح ہو گا، لیکن اگر زیادتی ایک شوط یا اس سے زیادہ ہو تو دوسرا طواف صرف قربت کی نیت سے مکمل کرے گا۔

شکیات طواف

مسئلہ: طواف مکمل کرنے اور مطاف وغیرہ سے نکلنے کے بعد اگر عدد طواف میں شک کرے تو یہ شک قابل توجہ نہیں ہے اور اس کا طواف صحیح ہے۔

مسئلہ: سات شوط بجالانے کا یقین ہو مگر شک

---

[۳۸] اگر رکن عراقی سے گزرنے کے بعد (حجر اسود کے بعد خانہ کعبہ کا جو کونا ہے اس کو رکن عراقی کہتے ہیں۔ جہاں سے ایک ذرا سے فاصلہ کے بعد حجر اسماعیل شروع ہوتا ہے) یاد آئے تو قربت کی نیت سے طواف مکمل کرے گا اور بعد میں دو دو رکعت نماز طواف بجالائے گا اور اس میں بہتر یہ ہے کہ طواف واجب کی نماز فوراً انجام دے اور دوسرے طواف کی نماز سعی کے بعد انجام دے اگر رکن عراقی سے گزرنے سے پہلے یاد آجائے تب بھی یہی کرنا ہو گا۔ (السیستانی مدظلہ مسئلہ ۳۱۴)

صرف اس بات میں ہو کہ آخری شوط کہیں آٹھویں تو نہیں تھی تو یہ شک بھی قابل توجہ نہیں ہے اور اس کا طواف صحیح ہے۔

لیکن اگر یہی شک آخری شوط مکمل ہونے سے پہلے ہو تو اس صورت میں طواف باطل ہے، یہ طواف قربت کی نیت سے مکمل کرنا ہو گا اور ایک طواف اور بجا لانا ہو گا۔

مسئلہ: اگر عدد طواف میں چھ سات کے درمیان یا پانچ اور چھ کے درمیان شک ہو یا اس کے قبل کے شوط کے درمیان شک ہو تو ان تمام صورتوں میں اس کا طواف باطل ہے۔

مسئلہ: اگر کسی شخص کو چھ اور سات کے درمیان شک ہو اور اس شخص نے اس شوط کو چھٹی شوط قرار دیتے ہوئے طواف مکمل کیا اور اسکو مسائل کا علم نہ تھا تو اس کو طواف پھر سے بجا لانا ہو گا۔

لیکن اگر یہ بات اس وقت یاد آئی ہو اور مسئلہ کا علم

اس وقت ہوا ہو جب طواف بجالانے کا کوئی امکان نہ ہو تو اس صورت میں اس کا یہ طواف صحیح ہو گا۔

مسئلہ: اگر دو آدمیوں نے ایک ساتھ طواف شروع کیا تو انسان اپنے ساتھی کے اعداد و شمار پر بھروسہ کر سکتا ہے بشرطیکہ اس کے ساتھی کو اپنے اعداد و شمار پر یقین ہو۔

مسئلہ: اگر مستحبی طواف کے اعداد و شمار میں شک ہو تو عدد کم کو بنیاد قرار دیتے ہوئے طواف کو جاری رکھے گا۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص جان بوجھ کر یا بھولے سے عمرۂ تمتع میں طواف کو ترک کر دے اور "وقوف عرفات" سے قبل بجا نہ لا سکتا ہو تو اس کا عمرہ باطل ہو جائے گا اور اس شخص کو آئندہ سال پھر حج بجالانا ہو گا۔[۳۹] پھر اس صورت

---

[۳۹] حج اِفراد سے بدلنا بھی کافی نہ ہو گا۔ اگرچہ حج اِفراد سے بدلنا احتیاط کا تقاضا ہے وہ حج افراد قبولیت کی امید (رجاء) سے انجام دے گا بلکہ بہتر تو یہ ہے کہ وہ طواف نماز سعی اور تقصیر حج افراد اور عمرہ مفردہ کی عام نیت سے انجام دے۔ (السیستانی

میں یہ شخص اپنے حج تمتع کو حج اِفراد سے بدل دے گا اور حج کو قربت کی نیت سے تمام کرے گا یعنی اعمال حج کیلئے حج تمتع یا حج اِفراد کی نیت نہیں کرے گا۔

اور اگر حج تمتع میں جان بوجھ کر طواف کو ترک کر دے گا اور پھر بجا لانے کا موقع نہ ہو تو اس کا آئندہ سال پھر سے حج بجا لانا ہو گا اور اگر اس بنا پر طواف نہ کیا ہو کہ اسے مسئلہ کا علم ہی نہیں تھا تو اسے آئندہ سال حج تو بجا لانا ہی ہو گا بلکہ اس کے ساتھ ساتھ ایک قربانی بھی بطور کفارہ دینا ہو گی۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص طواف کرنا بھول گیا ہو تو جب اس کو یاد آئے بجا لائے۔[40] اور اگر وقت گزرنے کے

مد ظلہ۔ الطواف)

اور اس صورت میں اس کو ایک اونٹ بھی بطور کفارہ دینا ہو گا۔ (السیستانی مد ظلہ مسئلہ ۳۲۱)

[40] طواف و نماز طواف کے بعد سعی بھی بجا لائے۔ (السیستانی مد ظلہ مسئلہ ۳۲۱)

بعد یاد آئے تو اسکی قضا بجالائے گا اور اس صورت میں طواف اور نماز طواف کے بعد پھر سے سعی کا بجالانا بہتر ہے۔

اور اگر اس وقت یاد آیا ہو جب طواف کرنا ممکن نہ ہو مثلاً گھر پہونچنے کے بعد یاد آیا ہو تو اس صورت میں اس پر واجب ہے کہ کسی شخص کو اپنا نائب مقرر کرے جو اس کی طرف سے طواف بجالائے اور احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ یہ شخص نائب طواف کے بعد سعی بھی بجالائے۔

مسئلہ: وہ تمام چیزیں جو طواف پر موقوف ہیں وہ بغیر طواف بجالائے حلال نہیں ہوں گی۔ گرچہ طواف بھولے سے چھوٹا کیوں نہ ہو۔ ان چیزوں کے حلال ہونے کیلئے ضروری ہے۔ خواہ طواف خود بجالائے یا ضرورت کے تحت اس کا نائب طواف بجالائے۔

نماز طواف

نماز طواف واجبات عمرۂ تمتع میں سے تیسرا واجبی عمل ہے اور یہ دو رکعت نماز ہے جو طواف کے بعد بجا لائی جاتی ہے یہ دو رکعت نماز نماز صبح کی طرح بجالائی جائے گی مگر نماز طواف میں یہ اختیار ہے کہ خواہ اسے زور سے پڑھے اور خواہ دھیرے سے۔ واجب ہے کہ جس قدر ممکن ہو یہ نماز مقام ابراہیم کے نزدیک بجالائی جائے، بلکہ احتیاط کا تقاضہ تو یہ ہے کہ یہ نماز مقام ابراہیم کے پیچھے بجالائی جائے اور اگر یہ صورت ممکن نہ ہو تو پھر جس قدر ممکن ہو اتنے نزدیک بجالائے۔[41] یہ تمام باتیں تو طواف واجب کی نماز

[41] اگر مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھنا ممکن نہ ہو تو اس کے کسی ایک جانب جس قدر قریب ممکن ہو نماز پڑھے اور ایک دوسری نماز طواف مقام ابراہیم کے پیچھے دور جا کر ادا کرے اور اگر اس طرح دونوں نمازیں ادا کرنا ممکن نہ ہو تو مسجد الحرام میں کسی جگہ مقام ابراہیم سے قریب ترین جگہ کا لحاظ کرتے ہوئے نماز طواف بجالائے۔

کیلئے شرط ہیں لیکن مستحبی طواف کی نماز مسجد الحرام میں کسی جگہ بھی بجا لا سکتا ہے۔

مسئلہ: جو شخص جان بوجھ کر نماز طواف بجا نہ لائے اس کا حج باطل ہو جائے گا۔

مسئلہ: طواف کے بعد فوراً نماز طواف بجا لائے، طواف اور نماز طواف میں کوئی فاصلہ نہ ہونا چاہیئے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص نماز طواف بھول جائے اور سعی کرنے کے بعد اسے نماز طواف یاد آئے تو نماز طواف کو بجا لائے گا اور سعی کا دوبارہ بجا لانا واجب نہیں ہے گرچہ سعی کا دوبارہ بجا لانا احتیاط ہے۔

اور اگر نماز طواف دورانِ سعی یاد آجائے تو سعی کو وہیں چھوڑ دے گا۔ پہلے مقام ابراہیم پر جا کر (جیسا گذشتہ

اور اگر بعد میں مقام ابراہیم کے پیچھے نماز ادا کرنا ممکن ہو جائے تو پھر نماز ادا کرے مگر یہ کہ سعی کا وقت بہت تنگ ہو جائے۔ (السیستانی مدظلہ مسئلہ صلاۃ الطواف)

مسئلہ میں گذر چکا ہے) نماز بجالائے گا پھر واپس آکر سعی کو جہاں سے چھوڑا تھا پورا کرے گا۔

اور اگر مکہ سے نکلنے کے بعد نماز طواف کا خیال آئے تو واجب ہے کہ وہ مکہ واپس آئے اور مقام ابراہیم پر نماز بجالائے اور اگر مکہ واپس آنا ممکن نہ ہو تو پھر جس جگہ ممکن ہو نماز طواف بجالائے گا۔ بالکل یہی صورت اس شخص کی بھی ہے جس نے مسئلہ سے عدم واقفیت کی بنا پر نماز طواف ترک کردی تھی۔

مسئلہ: اگر نماز گذار کی قرأت صحیح نہ ہو تو اگر اس کی تصحیح ممکن نہیں ہے تو جس طرح سے ممکن ہو نماز بجالائے گا اور اگر قرأت کی تصحیح ممکن ہو تو اس پر واجب ہے کہ وہ پہلے قرأت کی تصحیح کرے اس کے بعد نماز بجالائے اور اگر اس نے اس تصحیح میں سہل انگاری سے کام لیا یہاں تک کہ وقت بالکل تنگ ہو گیا تو جس طرح ممکن ہو نماز طواف بجالائے گا۔ یا پھر نماز جماعت کے ساتھ

بجا لائے گا اور اس نماز کے لئے دوسرے کو نائب بھی قرار دے سکتا ہے۔[42]

مستحبات طواف

مستحب ہے کہ طواف کرتے وقت یہ دعا پڑھے جو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہوئی ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ یُمْشٰی بِهٖ عَلٰی ظُلَلِ الْمَآءِ کَمَا یُمْشٰی بِهٖ عَلٰی جُدَدِ الْاَرْضِ وَاَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ تَھْتَزُّ لَهُ

---

[42] اگر صرف سورہ الحمد صحیح طور سے پڑھ سکتا ہے تو دوسرا سورہ ساقط ہے اور اگر سورہ الحمد بھی صحیح طور سے نہیں پڑھ سکتا تو جس قدر ممکن ہو اتنا سورہ الحمد پڑھے اور بقیہ قرآن سے جو صحیح طور سے پڑھ سکتا ہو وہ پڑھے۔ اور اگر اس پر بھی قادر نہیں ہے تو تسبیح پڑھے۔

اس صورت میں احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ نماز جماعت سے یہ نماز پڑھے اور کسی کو نائب بھی قرار دے۔ (السیستانی مدظلہ مسئلہ ۲۳۱)

اَقْدَامُ مَلَائِكَتِكَ وَاَسْئَلُكَ بِاِسْمِكَ الَّذِىْ دَعَاكَ بِهٖ مُوْسٰى مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ فَاسْتَجَبْتَ لَهٗ وَاَلْقَيْتَ عَلَيْهِ مَحَبَّةً مِنْكَ وَاَسْئَلُكَ بِاِسْمِكَ الَّذِىْ غَفَرْتَ بِهٖ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ وَاَتْمَمْتَ عَلَيْهِ نِعْمَتَكَ اَنْ(تَفْعَلَ بِىْ كَذَا وَ كَذَا)

اس جگہ اپنی حاجت طلب کرے اور یہ دعا پڑھتا رہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اِلَيْكَ فَقِيْرٌ وَ اِنِّىْ خَائِفٌ مُسْتَجِيْرٌ فَلَا تُغَيِّرْ جِسْمِىْ وَلَا تُبَدِّلْ اِسْمِىْ

ہر شوط کے بعد صلوات بھیجے اور اس دعا کو پڑھے۔

سَائِلُكَ فَقِيْرُكَ مِسْكِيْنُكَ بِبَابِكَ

Presented by Ziaraat.Com

فَتَصَدَّقْ عَلَيْهِ بِالْجَنَّةِ اَللّٰهُمَّ الْبَيْتُ بَيْتُكَ

وَالْحَرَمُ حَرَمُكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَهٰذَا مَقَامُ

الْعَائِذِبِكَ الْمُسْتَجِيْرِبِكَ مِنَ النَّارِ

فَاَعْتِقْنِيْ وَوَالِدَيَّ وَاَهْلِيْ وَ وُلْدِيْ وَاِخْوَانِيَ

الْمُؤْمِنِيْنَ مِنَ النَّارِ يَاجَوَادُ يَا كَرِيْمُ۔

جس وقت حجر اسماعیل علیہ السلام کے پاس

پہونچے تو یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْنِيْ الْجَنَّةَ وَاَجِرْنِيْ مِنَ

النَّارِ بِرَحْمَتِكَ وَعَافِنِيْ مِنَ السُّقْمِ وَاَوْسِعْ

عَلَيَّ مِنَ الرِّزْقِ الْحَلَالِ وَادْرَءْ عَنِّيْ شَرَّ فَسَقَةِ

الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَشَرَّ فَسَقَةِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ۔

حجر اسود سے گزرتے وقت یہ دعا پڑھے۔

يَا ذَالْمَنِّ وَالطَّوْلِ يَا ذَالْجُوْدِ وَالْكَرَمِ

اِنَّ عَمَلِیْ ضَعِیْفٌ فَضَاعِفْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

رکن یمانی پر پہونچ کر یہ دعا پڑھے۔

یَا اَللّٰہُ یَا وَلِیَّ الْعَافِیَةِ وَخَالِقَ الْعَافِیَةِ وَرَازِقَ الْعَافِیَةِ وَ الْمُنْعِمَ بِالْعَافِیَةِ وَالْمُتَفَضِّلَ بِالْعَافِیَةِ عَلَیَّ وَ عَلٰی جَمِیْعِ خَلْقِكَ یَا رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ وَ رَحِیْمَهُمَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَارْزُقْنَا الْعَافِیَةَ وَتَمَامَ الْعَافِیَةِ وَشُكْرَ الْعَافِیَةِ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

کعبہ کی طرف رخ کر کے یہ دعا پڑھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ شَرَّفَكِ وَعَظَّمَكِ

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بَعَثَ مُحَمَّدًا نَبِیًّا وَجَعَلَ

عَلِيًّا اِمَامًا اَللّٰهُمَّ اهْدِلَهُ خِيَارَ خَلْقِكَ وَ جَنِّبْهُ شِرَارَ خَلْقِكَ۔

حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان یہ دعا پڑھے۔

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

ساتویں شوط میں جب رکن یمانی کے قریب پہونچے تو اپنے ہاتھ اور شکم کو کعبہ سے مس کرے[۴۳] اپنے گناہوں کا اقرار کرے اور استغفار کرے اور یہ دعا پڑھے جسے امام جعفر صادق علیہ السلام پڑھا کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ الْبَيْتُ بَيْتُكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَهٰذَا

---

[۴۳] موجودہ حالات میں طواف کرنے والوں کی کثرت کو مد نظر رکھتے ہوئے۔ بہتر یہ ہے کہ طواف مکمل کرنے کے بعد خود کو خانہ کعبہ سے مس کرے۔ ورنہ اس بھیڑ میں وہیں سے طواف شروع کرنا جہاں سے چھوڑا تھا بہت مشکل کام ہے لہذا یہ کام طواف مکمل کرنے کے بعد انجام دے۔ (مرتب)

مَقَامُ الْعَائِذِبِكَ مِنَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ مِنْ قِبَلِكَ الرَّوْحُ وَالْفَرَجُ وَالْعَافِيَةُ اَللّٰهُمَّ اِنَّ عَمَلِيْ ضَعِيْفٌ فَضَاعِفْهُ لِيْ وَاغْفِرْلِيْ مَا اطَّلَعْتَ عَلَيْهِ مِنِّيْ وَخَفِيَ عَلٰى خَلْقِكَ اَسْتَجِيْرُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ۔ اور کہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّ عِنْدِیْ اَفْوَاجًا مِنْ ذُنُوْبٍ وَاَفْوَاجًا مِنْ خَطَايَا وَعِنْدَكَ اَفْوَاجٌ مِنْ رَحْمَةٍ وَ اَفْوَاجٌ مِنْ مَغْفِرَةٍ يَا مَنِ اسْتَجَابَ لِاَبْغَضِ خَلْقِهِ اِذْ قَالَ اَنْظُرْنِيْ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ اِسْتَجِبْ لِيْ۔

خوب اپنی حاجتوں کو طلب کرے اور گناہوں کا اقرار کر کرکے استغفار کرے۔ انشاء اللہ اس کے گناہ بخشے جائیں گے۔

حجر اسود پر پہونچ کر یہ دعا پڑھے۔

 Presented by Ziaraat.Com

اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ فِيْمَا آتَيْتَنِيْ

نماز طواف کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ وَلَا تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنِّيْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بِمَحَامِدِهٖ كُلِّهَا عَلٰى نَعْمَائِهٖ كُلِّهَا حَتّٰى يَنْتَهِيَ الْحَمْدُ اِلٰى مَا يُحِبُّ وَيَرْضٰى اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ تَقَبَّلْ مِنِّيْ وَطَهِّرْ قَلْبِيْ وَزَكِّ عَمَلِيْ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِطَاعَتِيْ اِيَّاكَ وَطَاعَتِيْ رَسُوْلَكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنِيْ اَنْ اَتَعَدّٰى حُدُوْدَكَ وَاجْعَلْنِيْ مِمَّنْ يُحِبُّكَ وَيُحِبُّ رَسُوْلَكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَمَلٰئِكَتِكَ

وَعِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ۔

سجدہ میں جا کر یہ دعا پڑھے:

سَجَدَلَكَ وَجْهِيْ تَعَبُّدًاوَرِقًّا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ حَقًّا حَقًّا اَلْاَوَّلُ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَالْآخِرُ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ وَهَا اَنَا ذَا بَيْنَ يَدَيْكَ نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ فَاغْفِرْلِيْ اَنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذَّنْبَ الْعَظِيْمَ غَيْرُكَ فَاغْفِرْلِيْ فَاِنِّيْ مُقِرٌّ بِذُنُوْبِيْ عَلٰى نَفْسِيْ وَلَا يَدْفَعُ الذَّنْبَ الْعَظِيْمَ غَيْرُكَ۔

نمازطواف مکمل کرنے کے بعد زمزم کا پانی پیئے۔ پھر سعی کیلئے صفا کی طرف جائے پانی پیتے وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا ،وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَسُقْمٍ۔

سر پر اور پیٹھ پر اور پیٹ پر پانی ڈالنا مستحب ہے۔

سعی

عمرۂ تمتع کے اعمال میں یہ چوتھا واجب ہے جو رکن کی حیثیت رکھتا ہے اگر کوئی شخص جان بوجھ کر سعی کو ترک کردے تو اس کا حج باطل ہوجائے گا۔ سعی میں قصد قربت شرط ہے البتہ طہارت وغیرہ شرط نہیں ہے، گرچہ طہارت کی حالت میں بجالانا زیادہ بہتر ہے۔

نیت یہ ہوگی:۔ ''سعی بجالاتا ہوں واجب قربةً الی اللہ'' نیت میں یہ بھی معین کرے کہ یہ سعی عمرہ کی سعی ہے یا حج کیلئے سعی ہے۔ مثلاً یوں کہے: سعی کرتا ہوں صفا و مروہ کے درمیان عمرۂ تمتع/حج تمتع کیلئے واجب قربةً الی اللہ۔

مسئلہ: سعی طواف اور نماز طواف کے بعد بجالائی

جائے گی اور جو شخص عمداً سعی کو طواف یا نماز طواف سے پہلے کرے گا اس کو طواف یا نماز طواف کے بعد دوبارہ سعی بجالانا ہوگی۔

مسئلہ: سعی "صفا" سے شروع کرے گا اور پھر مَروَہ تک جائے گا یہ ایک شوط ہوگا۔ پھر مَروَہ سے شروع کرے گا اور صفا پر ختم کرے گا یہ دوسرا شوط ہوگا۔ اسی طرح سے بجالاتا رہے گا یہاں تک کہ ساتواں شوط مَروَہ پر ختم ہوجائے گا۔ اس طرح سعی مکمل ہوجائے گی۔

مسئلہ: اگر کسی شخص نے صفا کے بجائے مَروَہ سے سعی کی ابتداء کی تو اس کی یہ ابتداء درست نہ ہوگی بلکہ اس کو صفا سے شروع کرنا ہوگا۔

مسئلہ: جس وقت مَروَہ کی طرف جارہا ہو تو واجب ہے کہ مَروَہ کو نگاہوں کے سامنے رکھے اور جب صفا کی طرف واپس آرہا ہو تو صفا پر نگاہیں ہوں۔ اگر کسی نے مَروَہ کے طرف جاتے وقت مَروَہ کی جانب پشت کردی یا واپسی میں

صفا کی جانب پشت کر دی تو اس کی سعی درست نہ ہو گی ہاں داہنے بائیں دیکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ: سعی کے درمیان بیٹھ کر آرام کیا جا سکتا ہے گرچہ بیٹھ کر آرام نہ کرنا ہی مطابق احتیاط ہے۔

احکام سعی

یہ بات گزر چکی ہے کہ سعی ارکان حج میں سے ایک رکن ہے اگر کوئی شخص عمداً سعی کو ترک کر دے اور اس کے پاس اتنا وقت نہ ہو کہ وہ وقوف عرفات سے پہلے اس کو بجا لا سکتا ہو تو اس کا حج باطل ہو جائے گا اور آئندہ سال پھر سے حج بجا لانا ہو گا اور اس صورت میں احرام تمتع کو حج اِفراد میں تبدیل کر دے گا اور اس کو صرف قربت کی نیت سے بجا لائے گا۔[۴۴]

---

[۴۴] ص ۸۳ پر آیۃ اللہ العظمی السیستانی مد ظلہ کا فتوی گزر چکا ہے رجوع فرمائیں۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص سعی کرنا بھول جائے تو جس وقت یاد آئے اس وقت بجا لائے گرچہ اعمال حج بجا لانے کے بعد ہی کیوں نہ یاد آئے اور اگر خود سعی نہ بجا لاسکتا ہو یا بجالانے میں کافی مشقت برداشت کرنا پڑے، تو ان صورتوں میں وہ کسی کو سعی کیلئے نائب مقرر کرسکتا ہے۔

مسئلہ: طواف اور نماز طواف بجا لانے کے بعد سعی میں زیادہ تاخیر نہ کرنا چاہئے بلکہ جس قدر ممکن ہو فوراً بجالائے۔ ہاں ضرورت کے تحت رات تک تاخیر کرسکتا ہے، لیکن دوسرے دن تک تاخیر جائز نہیں ہے۔

مسئلہ: اگر عدد سعی میں زیادتی ہوجائے تو اس کا وہی حکم ہے جو عدد طواف میں زیادتی کے سلسلہ میں بیان کیا جاچکا ہے ہاں اگر اس سلسلہ میں وہ مسائل سے ناواقف ہو تو زیادتی سے سعی باطل نہیں ہوگی۔

مسئلہ: اگر عدد سعی میں جان بوجھ کر کمی کردے اور وقوف عرفات سے قبل اس کا بجالانا ممکن نہ ہو تو اس کا حج

باطل ہو جائے گا۔[45] اور اسے آئندہ سال پھر سے حج بجا لانا ہو گا۔ اور اس صورت میں بہتر یہ ہے کہ حج تمتع کو حج اِفراد میں تبدیل کر دے اور بقیہ اعمال حج اور اعمال عمرہ مفردہ کو صرف قربت کی نیت سے بجا لائے۔

مسئلہ: اگر عدد سعی میں بھولے سے کمی ہو جائے تو اگر یہ کمی چوتھی شوط[46] کے بعد ہوئی ہے تو اس پر واجب ہے کہ جس وقت بھی یاد آئے اس بقیہ عدد کو پورا کرے اگر چہ اعمال حج بجا لانے کے بعد ہی کیوں نہ یاد آئے۔ اور اگر

---

[45] ص ۶۳ پر اس کی تفصیل گزر چکی ہے۔ طواف ترک کرنے پر جو صورت ہو گی وہی یہاں ہو گی۔

[46] چار شوط کے مکمل ہونے کی شرط نہیں ہے چاہے ایک شوط کم ہو یا سے زیادہ جب بھی یاد آئے اس کا پورا کرنا ضروری ہے بلکہ بہتر یہ ہے کہ گزشتہ سعی کو مکمل کر کے ایک اور سعی بھی بجا لائے۔

اور اگر خود ادا کرنا ممکن نہ ہو تو نائب مقرر کرے وہ نائب بھی پہلے گزشتہ سعی کو مکمل کرے اور بعد میں ایک مکمل سعی اور بجا لائے۔ (السیستانی مد ظلہ مسئلہ ۳۴۶)

فہرست

بقیہ عدد کا پورا کرنا اس کے امکان میں نہ ہو یا کافی سخت ہو تو اس صورت میں یہ شخص ایک نائب مقرر کرے گا جو اس کی طرف سے ایک کامل سعی بجالائے گا اور یہ نائب سعی کرتے وقت نیت کرے گا ”میں سعی بجالارہا ہوں اس شخص کی طرف سے جو اس کے ذمہ ہے“۔

اگر یہ کمی چوتھی شوط سے پہلے واقع ہوئی ہو تو اس صورت میں وہ ایک کامل سعی بجالائے گا اور مجبوری کی صورت میں کسی شخص کو نائب قرار دیگا۔

مسئلہ: جس شخص کے عدد سعی میں بھولے سے کمی رہ گئی ہو مگر اس نے اپنے ناخن کاٹ لئے ہوں اور یا اپنی زوجہ سے ہمبستری کی ہو اس یقین کی بنا پر کہ وہ سعی کو بجالاچکا ہے اور اب اس سے فارغ ہو چکا ہے اور بعد میں سعی کے ناتمام رہ جانے کا علم ہوا ہو تو اس صورت میں ایک گائے بطور کفارہ دینا ہوگی۔ اور سعی کو بھی گذشتہ مسائل کی روشنی میں تمام کرنا ہو گا۔

مسئلہ: اگر تقصیر کرنے کے بعد عدد سعی میں شک پیدا ہو جائے تو اس شک کی طرف کوئی توجہ نہ کی جائے گی۔

مسئلہ: جس وقت مَروَہ پر ہو اور اس وقت یہ شک ہو کہ ساتواں شوط تھا یا نواں شوط تو شک کی طرف توجہ نہ کی جائے گی اور سعی صحیح ہو گی۔ ہاں اگر یہی شک اثنائے راہ میں ہو تو اس کی یہ سعی باطل ہو گی اور اسے دوبارہ پھر سے سعی بجالانا ہو گی۔

مسئلہ: سعی کے شوط میں شک کا وہی حکم ہے جو طواف کے شوط میں شک کا ہے۔ اگر اس کی گنتی میں شک ہو جائے تو سعی باطل ہے۔

مستحبات سعی

جب سعی کرنا چاہے تو مستحب ہے کہ اس دروازے سے نکلے جو حجر اسود کے مقابل میں ہے سعی کرنے سے پہلے تھوڑا سا "آب زمزم" پیئے اور تھوڑا اپنے

اوپر بھی چھڑکے اور اس وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً مِنْ کُلِّ دَاءٍ وَسُقْمٍ۔

بہت سکون اور اطمینان کے ساتھ قدم اٹھائے نعمات خداوندی کو یاد کرے حمد و ثنائے الٰہی بجا لائے سات مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ سات مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور سات مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہُ لَا شَرِیْكَ لَہُ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَیُمِیْتُ وَیُحْیِیْ وَھُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ پڑھے -

پھر محمد و آل محمد پر صلوات بھیجے اور تین مرتبہ یہ دعا پڑھے:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ عَلٰی مَا ھَدٰینَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا اَوْلَانَا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الْحَیِّ الْقَیُّوْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الْحَیِّ الدَّائِمِ۔ اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ

اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ لَانَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْن۔

تین مرتبہ یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْيَقِيْنَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ۔

تین مرتبہ یہ کہے:

اَللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ پھر سو مرتبہ اللهُ اَكْبَرُ سو مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سو مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ کہے اور پھر یہ دعا پڑھے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَ غَلَبَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ فَلَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَحْدَهٗ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْ

اَلْمَوْتِ وَفِیْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ ظُلْمَةِ الْقَبْرِ وَوَحْشَتِہٖ اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ فِیْ ظِلِّ عَرْشِكَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّكَ

بار بار یہ دعا پڑھے، اپنے دین کو اہل و عیال کو خدا کے سپرد کرے اور یہ دعا پڑھے۔

اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ اَلرَّحْمٰنَ اَلرَّحِیْمَ الَّذِیْ لَا تَضِیْعُ وَدَائِعُہٗ دِیْنِیْ وَنَفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ وَوُلْدِیْ اَللّٰھُمَّ اسْتَعْمِلْنِیْ عَلٰی كِتَابِكَ وَسُنَّةِ نَبِیِّكَ وَتَوَفَّنِیْ عَلٰی مِلَّتِہٖ وَاَعِذْنِیْ مِنَ الْفِتْنَةِ۔ تین مرتبہ کہے (اَللّٰہُ اَكْبَرُ) پھر گذشتہ دعا کو دو مرتبہ پڑھے اور ایک بار اَللّٰہُ اَكْبَرُ کہے۔

اگر ساری دعائیں نہ پڑھ سکتا ہو تو جس قدر ممکن ہو اس قدر دعا پڑھے۔ یہ دعا پڑھنا بھی مستحب ہے حضرت علی علیہ السلام کو صفا پر خانۂ کعبہ کی طرف رخ کر کے ہاتھوں کو

بلند کر کے یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ كُلَّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ قَطُّ فَاِنْ عُدْتُ فَعُدْ عَلَیَّ بِالْمَغْفِرَةِ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ اَللّٰهُمَّ افْعَلْ بِیْ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ فَاِنَّكَ اِنْ تَفْعَلْ بِیْ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ تَرْحَمْنِیْ وَاِنْ تُعَذِّبْنِیْ فَاَنْتَ غَنِیٌّ عَنْ عَذَابِیْ وَاَنَا مُحْتَاجٌ اِلٰی رَحْمَتِكَ فَیَامَنْ اَنَا مُحْتَاجٌ اِلٰی رَحْمَتِهٖ اِرْحَمْنِیْ وَلَا تَفْعَلْ بِیْ مَا اَنَا اَهْلُهٗ فَاِنَّكَ اِنْ تَفْعَلْ بِیْ مَا اَنَا اَهْلُهٗ تُعَذِّبْنِیْ وَلَمْ تَظْلِمْنِیْ اَصْبَحْتُ اَتَّقِیْ عَدْلَكَ وَلَا اَخَافُ جَوْرَكَ فَیَامَنْ هُوَ عَدْلٌ لَا یَجُوْرُ اِرْحَمْنِیْ۔

اور کہے کہ:

یَامَنْ لَا یَخِیْبُ سَائِلُهٗ وَلَا یَنْفَدُ نَائِلُهٗ

صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاَعِذْنِيْ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ۔

جو شخص اپنے مال میں زیادتی کا خواہاں ہو اس کو چاہئے کہ دیر تک صفا پر قیام کرے اور کعبہ کی طرف رخ کرکے یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَتِهٖ وَغُرْبَتِهٖ وَ وَحْشَتِهٖ وَظُلْمَتِهٖ وَ ضِيْقِهٖ وَضَنْكِهٖ اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِيْ فِيْ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّكَ يَا رَبِّ الْعَفْوِ يَا مَنْ اَمَرَ بِالْعَفْوِ يَا مَنْ هُوَ اَوْلٰى بِالْعَفْوِ يَا مَنْ يُثِيْبُ عَلَى الْعَفْوِ اَلْعَفْوَ اَلْعَفْوَ اَلْعَفْوَ يَا جَوَادُ يَا كَرِيْمُ يَا كَرِيْمُ يَا قَرِيْبُ يَا بَعِيْدُ اُرْدُدْ عَلَيَّ نِعْمَتَكَ وَاسْتَعْمِلْنِيْ بِطَاعَتِكَ وَمَرْضَاتِكَ۔

مستحب ہے کہ پیادہ سعی کرے، صفا سے ”منارہ اول“ تک معمول کے طور پر چلے اور منارہ اول سے منارہ دوم تک ہرولہ کرے یعنی اس شخص کی طرح چلے جسے جلدی ہو، تیز تیز قدم بڑھائے (آجکل منارہ اول اور منارہ دوم کی نشاندہی کیلئے سبز روشنی لگادی گئی ہے)

عورتوں کیلئے ہرولہ مستحب نہیں ہے۔

جس وقت منارہ اول پر پہونچے یہ دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اَھْلِ بَیْتِہٖ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ وَاھْدِنِیْ لِلَّتِیْ ھِیَ اَقْوَمُ اَللّٰھُمَّ اِنَّ عَمَلِیْ ضَعِیْفٌ فَضَاعِفْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْ مِنِّیْ اَللّٰھُمَّ لَکَ سَعْیِیْ وَبِکَ حَوْلِیْ وَقُوَّتِیْ وَتَقَبَّلْ مِنِّیْ عَمَلِیْ یَا

مَنۡ یَقۡبَلُ عَمَلَ الۡمُتَّقِیۡنَ۔

تیزی سے قدم بڑھائے اور جب منارہ دوم پر پہونچے یہ دعا پڑھے۔

یَاذَاالۡمَنِّ وَالۡفَضۡلِ وَالۡکَرَمِ وَالنَّعۡمَاءِ وَالۡجُوۡدِ اِغۡفِرۡلِیۡ ذُنُوۡبِیۡ اِنَّہٗ لَا یَغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ اِلَّا اَنۡتَ۔

جب مَروَہ پر پہونچے تو وہی دعا پڑھے جو صفا پر پڑھی تھی، اس کے بعد یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ یَا مَنۡ اَمَرَ بِالۡعَفۡوِ یَا مَنۡ یُحِبُّ الۡعَفۡوَ یَا مَنۡ یُعۡطِیۡ عَلَی الۡعَفۡوِ یَا مَنۡ یَعۡفُوۡ عَلَی الۡعَفۡوِ یَارَبِّ الۡعَفۡوَ الۡعَفۡوَ الۡعَفۡوَ الۡعَفۡوَ۔

باچشم گریاں سعی کرے زیادہ سے زیادہ دعائیں کرے اور سعی کرتے وقت یہ دعا پڑھتا رہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ حُسْنَ الظَّنَّ بِكَ عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَ صِدْقَ النِّیَّةِ فِی التَّوَکُّلِ عَلَیْكَ۔

تقصیر

تقصیر واجبات عمرۂ تمتع کا پانچواں واجبی عمل ہے۔ تقصیر کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنے ناخن (ہاتھ پیر) یا سر یا داڑھی کے بال میں سے کچھ حصہ قربت کی نیت سے قطع کرے اور اگر بغیر نیت کے ناخن وغیرہ کاٹے تو اسے تقصیر نہیں کہا جاتا۔

مسئلہ: عمرہ تمتع میں تقصیر کے بعد وہ تمام چیزیں حلال ہو جاتی ہیں جو احرام کی بنا پر حرام ہو گئی تھیں۔ ہاں عمرہ تمتع میں سر منڈانا جائز نہیں ہے بلکہ حرام ہے اور اگر سر منڈوالیا تو ایک بکری بطور کفارہ دینا ہوگی۔

مسئلہ: سعی بجالانے سے پہلے تقصیر کرنا حرام ہے اگر جان بوجھ کر تقصیر کی تو کفارہ دینا ہو گا۔

مسئلہ: سعی بجالانے کے بعد ضروری نہیں ہے کہ فوراً ہی تقصیر کی جائے بلکہ جہاں چاہے تقصیر کر سکتا ہے۔

مسئلہ: اگر جان بوجھ کر تقصیر نہ کرے اور حج کیلئے احرام باندھ لے تو اس کا عمرہ باطل ہو جائے گا اور حج تمتع حج اِفراد میں بدل جائے گا اور اعمال حج کے بعد عمرۂ مفردہ بجالانا ہو گا۔ اور بنا بر احتیاط آئندہ سال پھر سے حج بجالانا ہو گا۔

مسئلہ: اگر تقصیر کرنا بھول جائے اور حج کیلئے احرام باندھ لے تو اس کا عمرہ صحیح ہے اور اس بھول کے بدلے ایک بکری بطور کفارہ دینا ہو گی۔

مسئلہ: عمرۂ تمتع میں طواف نساء واجب نہیں ہے ہاں قربت کی نیت سے بجالانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

عمرۂ مفردہ

مسئلہ: حج کی طرح عمرہ کبھی واجب ہوتا ہے اور کسی مستحب، کبھی مفردہ ہوتا ہے اور کبھی تمتع، وہ عمرہ جو حج تمتع کے ساتھ انجام دیا جائے اسے عمرہ تمتع کہتے ہیں اور جو اس کے علاوہ بجا لایا جائے اسے عمرۂ مفردہ کہتے ہیں۔

مسئلہ: وہ اشخاص جن پر حج تمتع واجب ہوتا ہے ان پر عمرۂ مفردہ واجب نہیں ہے لیکن اگر صرف عمرہ کی استطاعت ہے تو اس صورت میں عمرۂ مفردہ بجا لانا مطابق احتیاط ہے لہٰذا وہ شخص جو دوسرے کی طرف سے حج کر رہا ہے۔ اعمال حج سے فراغت حاصل کرنے کے بعد اگر عمرۂ مفردہ بجا لانے پر قادر ہے تو عمرہ بجا لانا ہی مطابق احتیاط ہے۔

مسئلہ: عمرۂ مفردہ نذر وغیرہ کی وجہ سے بھی واجب ہو جاتا ہے۔

مسئلہ: عمرۂ تمتع اور عمرۂ مفردہ تمام اعمال میں شریک ہیں علاوہ چند امور کے:

۱۔ عمرۂ مفردہ میں طواف نساء واجب ہے جبکہ عمرۂ تمتع میں واجب نہیں ہے۔

۲۔ عمرۂ تمتع صرف ماہ شوال، ذیقعدہ اور ذی الحجہ میں ہوسکتا ہے اور عمرہ مفردہ ہر وقت بجالایا جاسکتا ہے لیکن اس کیلئے سب سے با فضیلت مہینہ ماہ رجب ہے اور پھر اس کے بعد ماہ مبارک رمضان۔

۳۔ عمرۂ تمتع میں احرام سے آزاد ہونے کیلئے صرف تقصیر کی جاسکتی ہے لیکن عمرہ مفردہ میں حلق اور تقصیر دونوں جائز ہے۔

۴۔ عمرۂ تمتع اور حج تمتع کیلئے شرط ہے کہ دونوں ایک ہی سال میں واقع ہوں عمرۂ مفردہ میں یہ شرط نہیں ہے۔ لہٰذا جس شخص پر حج اِفراد واجب ہے وہ دوسرے سال بھی عمرۂ مفردہ بجالاسکتا ہے۔

مسئلہ: وہ تمام جگہیں جہاں سے عمرۂ تمتع کیلئے احرام باندھا جاسکتا ہے وہاں سے عمرۂ مفردہ کیلئے بھی احرام باندھا جاسکتا ہے لیکن جو شخص مکۂ معظمہ میں ہے اگر وہ عمرۂ مفردہ کرنا چاہے تو اس کیلئے میقات تک جانا ضروری نہیں ہے بلکہ وہ حرم کی حدود سے نکل کر احرام باندھ سکتا ہے۔

مسئلہ: وہ شخص جو مکۂ معظمہ میں داخل ہونا چاہتا ہے اس پر عمرہ مفردہ واجب ہے لہٰذا وہ بغیر احرام باندھے مکہ میں داخل نہیں ہو سکتا لیکن اس حکم سے وہ لوگ خارج ہیں جن کا برابر آنا جانا لگا رہتا ہے جیسے کہ ڈرائیور وغیرہ اس طرح وہ شخص بھی اس حکم سے خارج ہے جو اعمال حج یا عمرۂ مفردہ بجالانے کے بعد مکہ سے باہر آگیا ہے اور ایک مہینہ گزرنے سے پہلے دوبارہ پھر مکہ واپس آرہا ہے۔

مسئلہ: جس شخص نے ماہ حج میں عمرۂ مفردہ انجام دیا ہو اور وہ حج کے وقت تک مکہ میں رہے اور حج کرنے کا ارادہ کرے تو اس شخص کو یہ اختیار ہے کہ وہ عمرۂ مفردہ کو

عمرۂ تمتع قرار دیدے خواہ وہ حج واجب انجام دینا چاہ رہا ہو یا مستحبی حج کا ارادہ رکھتا ہو۔

اعمال حج

احرام:

یہ بات پہلے ہی گزر چکی ہے کہ واجبات حج میں تیرہ (۱۳) چیزیں ہیں۔

۱۔ احرام: احرام کیلئے سب سے افضل دن ۸/ ذی الحجہ ہے ہاں اس سے تین دن قبل بھی احرام باندھا جاسکتا ہے خاص کر ضعیف اور مریض افراد یہ لوگ پہلے ہی احرام باندھ کر مکہ سے عرفات کیلئے نکل سکتے ہیں۔

مسئلہ: جس طرح تقصیر بجالانے سے پہلے حج کا احرام نہیں باندھا جاسکتا ہے اسی طرح اعمال حج تمام کرنے سے قبل عمرۂ مفردہ کیلئے احرام نہیں باندھا جاسکتا ہے ہاں اگر

صرف طواف نساء باقی رہ گیا ہو تو باندھا جا سکتا ہے۔[47]

مسئلہ: وہ تمام باتیں جو عمرۂ تمتع کے احرام کیلئے شرط تھیں وہی تمام باتیں احرام حج کیلئے بھی ضروری ہیں، ہاں اختلاف صرف نیت میں ہے۔ اس وقت جب احرام باندھے گا تو حج کے احرام کی نیت کرے گا۔ مثلاً میں احرام باندھتا ہوں حج تمتع کیلئے واجب یا سنت قربۃً الی اللہ۔

مسئلہ: ہر شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ مکہ میں کسی بھی جگہ سے حج کیلئے احرام باندھے لیکن مستحب ہے کہ یہ احرام مسجد الحرام میں باندھا جائے اور وہاں بھی مقام ابراہیم کے پاس حجر اسماعیل کے پاس احرام باندھے۔

مسئلہ: جو شخص جان بوجھ کر احرام نہ باندھے تو اس پر واجب ہے کہ وہ مکہ آکر احرام باندھے اور اگر اتنا وقت نہ ہو کہ وہ احرام باندھ کر اپنے کو عرفات پہونچا سکتا ہو تو اس

---

[47] بطور احتیاط اس صورت میں بھی احرام نہیں باندھ سکتا ہے۔ (السیستانی مدظلہ مسئلہ ۳۵۸)

کا حج باطل ہو جائے گا اور اس کو پھر سے آئندہ سال حج بجا لانا ہو گا۔[۴۸]

مسئلہ: جو شخص احرام باندھنا بھول جائے اور بغیر احرام باندھے مکے سے نکل جائے اور بعد میں اسے احرام کا خیال آئے تو اس پر واجب ہے کہ وہ مکہ واپس آ کر احرام باندھے خواہ اسے عرفات ہی سے کیوں نہ واپس آنا پڑے۔

ہاں اگر وقت میں اتنی وسعت نہ ہو کہ وہ مکہ آنے کے بعد عرفات پہونچ سکتا ہو یا اور کوئی وجہ ہو تو ایسی صورت میں وہ جہاں ہے وہیں احرام باندھے گا۔

یہی صورت اس وقت بھی ہو گی جب قیام عرفات کے بعد اسے احرام کا خیال آئے اور اگر احرام کا خیال اس وقت آئے جب سارے اعمال حج بجا لا چکا ہو تو اس صورت میں اس کا حج صحیح ہو گا۔

---

[۴۸] آئندہ سال حج کرنے کا تذکرہ آیۃ اللہ العظمی السیستانی مد ظلہ کی مناسک میں نہیں ہے۔ مسئلہ ۳۶۳۔

مسئلہ: احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ وہ شخص جو حج تمتع بجا لارہا ہے وہ احرام حج کے بعد کوئی طواف بجانہ لائے اور اگر احرام حج کے بعد طواف کرلیا ہے تو احتیاط اس میں ہے کہ وہ طواف کے بعد پھر "تلبیہ" کہے۔

وقوف عرفات

میدان عرفات میں ٹھہرنے کے احکام اور مسائل:

میدان عرفات میں ٹھہرنا حج تمتع کا دوسرا واجب ہے اس وقوف کے لئے نیت کرنا ضروری ہے اور نیت میں خلوص یعنی صرف خدا کی خوشنودی کی خاطر وقوف کرنا ضروری ہے۔

نیت اس طرح کرسکتا ہے۔ میدان عرفات میں قیام کرتا ہوں حج تمتع کیلئے زوال آفتاب سے غروب آفتاب تک واجب/سنت/نیابت قربۃً الی اللہ۔

وقوف عرفات کا مطلب یہ ہے کہ وقت مخصوص میں میدان عرفات میں رہا جائے جس صورت میں ہو۔ عرفات کی حدود معروف و مشہور ہیں۔

مسئلہ: میدان عرفات میں جو پہاڑ ہے جس کو ''جبل الرحمہ'' کہتے ہیں وہ بھی عرفات کی حدود میں شامل ہے لیکن اس کے اوپر قیام کرنا مکروہ ہے۔ البتہ پہاڑ کے دامن کے بائیں طرف ٹھہرنا مستحب ہے۔

مسئلہ: ضروری ہے کہ وقوف عرفات اختیاری صورت میں ہو، اگر کوئی شخص ساری مدت وقوف سوتا رہے یا بے ہوش پڑا رہے تو یہ اس کا وقوف نہیں تسلیم کیا جائے گا۔

مسئلہ میدان عرفات میں ۹/ ذی الحجہ (جسے یوم عرفہ کہتے ہیں) کو ٹھہرا جائے گا۔ اول زوال آفتاب سے لے کر غروب آفتاب تک عرفات میں ٹھہرنا واجب اور ضروری ہے۔ اس پورے وقت میں قیام کرنا گرچہ واجب ہے اور

اس کا ترک موجب گناہ ہے لیکن یہ پوری مدت رکن نہیں ہے اس بنا پر اگر کوئی شخص تمام وقت عرفات میں نہ رہ سکے تو ایسا نہیں ہے کہ اس کا حج باطل ہو جائے گا۔

ہاں اگر کوئی شخص جان بوجھ کر وقوف عرفات کو بالکل ہی ترک کر دے تو اس کا حج باطل ہو جائے گا۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص کسی معقول عذر کی بنا پر ۹ ذی الحجہ کو دن میں عرفات میں قیام نہ کر پائے۔ مرض کی بنا پر یا مسائل سے عدم واقفیت کی بنا پر تو اس پر واجب ہے کہ وہ شب عید الضحیٰ وہاں جا کر قیام کرے (اس کو وقوف اضطراری کہتے ہیں) تو اس کا حج صحیح ہو جائے گا۔ لیکن اگر اس نے اس کو بھی ترک کر دیا تو اس کا حج باطل ہو جائے گا۔[۴۹]

---

[۴۹] یہ اس صورت میں ہے جب اس وقوف اضطراری کے بعد مشعر کا قیام طلوع آفتاب سے قبل ترک نہ ہونے پائے لیکن اگر اس وقوف اضطراری کی بنا پر مشعر

مسئلہ: غروب آفتاب سے قبل میدان عرفات سے نکلنا حرام ہے اگر کوئی شخص قبل غروب آفتاب نکل جائے مگر بعد میں اس حرکت پر نادم ہو اور واپس آجائے تو کوئی بات نہیں۔ لیکن اگر پھر میدان عرفات میں واپس نہ آئے تو اسے ایک اونٹ بطور کفارہ دینا ہو گا اگر وہ اس قربانی کی قدرت نہ رکھتا ہو تو اٹھارہ دن مسلسل روزے رکھے گا۔

یہی صورت اس شخص کی بھی ہو گی جو بھولے سے یا جہالت کی بنا پر عرفات سے قبل غروب آفتاب نکل جائے لیکن یاد آنے یا علم ہونے کے بعد بھی واپس نہ آئے تو امکان کی صورت میں قربانی ورنہ ۱۸/ دن کے مسلسل روزے۔

مسئلہ: اگر سنی قاضی کے نزدیک رویت ہلال (چاند) ثابت ہو جائے لیکن شیعوں کے نزدیک ثابت نہ ہو تو

کا وقوف ترک ہو رہا ہو تو اس صورت میں صرف وقوف مشعر پر اکتفاء کرے گا اور اس کا حج صحیح ہو گا۔ (السیستانی مد ظلہ مسئلہ ۳۶۹)

اس کی دو صورتیں ہیں:

(۱) اس بات کا احتمال ہو کہ قاضی کا یہ حکم ہو سکتا ہے کہ مطابق واقع ہو تو اس صورت میں انہیں کے ہمراہ اعمال انجام دینا ہوں گے یعنی انہیں تاریخوں میں انجام دینا ہوں گے جو ان کے نزدیک ثابت ہیں۔

(۲) اس بات کا علم ہو کہ قاضی کا یہ حکم خلاف واقع ہے، مثلاً جس دن کو قاضی یوم عرفہ (۹/ ذی الحجہ) قرار دے رہا ہے وہ دراصل یوم ترویہ ۸ ذی الحجہ ہے تو اس صورت میں تاریخ میں ان کی موافقت کرنا اور ان کے ہمراہ اعمال بجالانا صحیح نہیں ہے۔[۵۰]

[۵۰] اگر مطابق واقع ہونے کا احتمال نہ ہو تب بھی تقیۃً ان کے مطابق اعمال حج انجام دینے سے واجب ادا ہو جائے گا۔ لیکن یہ صورت قابل اعتراض ہے۔ اگر شرعی قوانین کی روشنی میں ثابت شدہ تاریخ کے مطابق معینہ اوقات میں اعمال حج انجام دے گا تو اس کا حج ضرور صحیح ہو گا۔ لیکن اگر یہ صورت ممکن نہ ہو اور وہ قیام عرفات وقیام مشعر بھی قاضی کے اعلان کے مطابق انجام نہ دے تو اس کا حج

ایسی حالت میں اگر وہ اس بات پر قادر ہے کہ اپنی تاریخ کے مطابق اعمال بجالاسکتا ہو تو پھر وہ اپنے حساب سے اعمال حج بجالائے گا۔ خواہ وہ صرف وقوف اضطراری ہی بجالانے پر قادر ہو۔

لیکن اگر وقوف اضطراری بھی اس کے امکان میں نہ ہو تو اپنے حج کو عمرۂ مفردہ میں تبدیل کردے گا اور اس کیلئے حج نہیں ہے اور اگر صرف اس سال استطاعت تھی اور بس، تو اس پر حج واجب نہ ہو گا۔ ہاں اگر دوبارہ پھر استطاعت پیدا ہوئی تو دوبارہ اس پر حج واجب ہو گا۔

مستحبات وقوف عرفات

۱۔ غسل کرے اور آخر تک باطہارت رہے۔

یقیناً باطل ہے۔ لیکن اگر ان کی پیروی کرے تو حج کا صحیح ہونا مشکل ہے۔ (مسئلہ ۳۷۱)

۲۔ کوہ عرفات کے دامن میں بائیں طرف قیام کرے۔ پہاڑ کے اوپر قیام کرنا مکروہ ہے۔

۳۔ اپنے دوستوں کے ہمراہ ایک جگہ قیام کرے۔

۴۔ جس قدر ممکن ہو کھڑا رہے اور اسی عالم میں دعائیں پڑھے۔

۵۔ نماز ظہر کے بعد تمام تر توجہ خدا کی طرف کرکے حمد و ثنائے الٰہی بجالائے اور سو مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ سو مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سو مرتبہ صلوات بھیجے۔ سو مرتبہ سورۂ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ سو مرتبہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اور سو مرتبہ سورۂ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھے۔

۶۔ اپنے گناہوں کو ایک ایک کرکے شمار کرے اور خدا سے طلب مغفرت کرے۔

۷۔ والدین کے حق میں دعا کرے، برادران دینی
کیلئے دعائیں کرے کم از کم چالیس مومنین کیلئے دعا کرے،
روایت میں ہے جو شخص دوسروں کیلئے دعا کرتا ہے تو
فرشتے ہزار گنا زیادہ اس کے حق میں دعا کرتے ہیں۔

۸۔ ظہر سے غروب تک دعاؤں میں مشغول
رہے۔

۹۔ اس دن کیلئے بہت سی دعائیں وارد ہوئی ہیں
جیسے دعائے عرفہ حضرت امام حسین علیہ السلام، دعائے صحیفیہ
سجادیہ، اس دن یہ دعا بھی پڑھنا مستحب ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ فَلَا تَجْعَلْنِیْ مِنْ
اَخْیَبِ وَفْدِكَ وَارْحَمْ مَسِیْرِیْ اِلَیْكَ مِنَ الْفَجِّ
الْعَمِیْقِ اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْمَشَاعِرِ كُلِّهَا فُكَّ
رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ وَاَوْسِعْ عَلَیَّ مِنْ رِزْقِكَ
الْحَلَالِ وَادْرَءْ عَنِّیْ شَرَّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ
اَللّٰهُمَّ لَا تَمْكُرْبِیْ وَلَا تَخْدَعْنِیْ وَلَا

تَسْتَدْرِجُنِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِحَوْلِكَ وَجُوْدِكَ وَ كَرَمِكَ وَمَنِّكَ وَفَضْلِكَ يَا اَسْمَعَ السَّامِعِيْنَ يَا اَبْصَرَ النَّاظِرِيْنَ يَا اَسْرَعَ الْحَاسِبِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ (تَفْعَلَ بِيْ كَذَا وَ كَذَا) كذا

كذا کی جگہ اپنی حاجت بیان کرے۔

آسمان کی طرف ہاتھوں کو بلند کرکے یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ حَاجَتِيْ اِلَيْكَ الَّتِيْ اِنْ اَعْطَيْتَنِيْهَا لَمْ يَضُرَّنِيْ مَا مَنَعْتَ وَاِنْ مَنَعْتَنِيْهَا لَمْ يَنْفَعْنِيْ مَا اَعْطَيْتَ اَسْئَلُكَ خَلَاصَ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَمِلْكُ يَدِكَ نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ وَاَجَلِيْ بِعِلْمِكَ

اَسْئَلُكَ اَنْ تُوَفِّقَنِیْ لِمَا یُرْضِیْكَ عَنِّیْ وَاَنْ
تُسَلِّمَ مِنِّیْ مَنَاسِكِیَ الَّتِیْ اَدَّیْتَهَا خَلِیْلَكَ
اِبْرَاهِیْمَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَیْهِ وَدَلَلْتَ عَلَیْهَا
نَبِیَّكَ مُحَمَّدًا صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ اَللّٰهُمَّ
اجْعَلْنِیْ مِمَّنْ رَضِیْتَ عَمَلَهٗ وَاَطَلْتَ عُمُرَهٗ
وَاَحْیَیْتَهٗ بَعْدَ الْمَوْتِ حَیٰوةً طَیِّبَةً لَا اِلٰهَ اِلَّا
اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ
وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ
كَالَّذِیْ تَقُوْلُ وَخَیْرًا مِمَّا نَقُوْلُ وَفَوْقَ مَا
یَقُوْلُ الْقَائِلُوْنَ اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلٰوتِیْ وَنُسُكِیْ
وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ وَلَكَ تُرَاثِیْ بِكَ حَوْلِیْ وَمِنْكَ

قُوَّتِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْفَقْرِ وَمِنْ
وَسَاوِسِ الصُّدُوْرِ وَ مِنْ شِتَاتِ الْاَمْرِ وَمِنْ
عَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرُ الرِّیَاحِ
وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا تَجِیْءُ بِہٖ الرِّیَاحُ
فَاَسْئَلُکَ خَیْرَ اللَّیْلِ وَخَیْرَ النَّھَارِ اَللّٰھُمَّ
اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَفِیْ سَمْعِیْ نُوْراً وَفِیْ بَصَرِیْ
نُوْراً وَ فِیْ لَحْمِیْ وَ دَمِیْ وَعِظَامِیْ وَعُرُوْقِیْ
وَمَقْعَدِیْ وَمَقَامِیْ وَمَدْخَلِیْ وَمَخْرَجِیْ نُوْراً
وَاَعْظِمْ لِیْ نُوْراً یَا رَبِّ یَوْمَ اَلْقَاکَ اِنَّکَ عَلٰی
کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

اس دن صدقہ دینے سے گریز نہ کرے اور جس
وقت آفتاب قریب غروب ہو یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْفَقْرِ وَمِنْ

تَشَتُّتِ الاَمْرِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَحْدِثُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اَمْسىٰ ظُلْمِىْ مُسْتَجِيْراً بِعَفْوِكَ وَاَمْسىٰ خَوْفِىْ مُسْتَجِيْراً بِاَمَانِكَ وَاَمْسىٰ ذُلِّىْ مُسْتَجِيْراً بِعِزَّتِكَ وَاَمْسىٰ وَجْهِىَ الْفَانِىْ مُسْتَجِيْراً بِوَجْهِكَ الْبَاقِىْ يَا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ وَيَا اَجْوَدَ مَنْ اَعْطىٰ يَا اَرْحَمَ مَنِ اسْتُرْحِمَ جَلِّلْنِىْ بِرَحْمَتِكَ وَاَلْبِسْنِىْ عَافِيَتَكَ وَاصْرِفْ عَنِّىْ شَرَّ جَمِيْعِ خَلْقِكَ۔

غروب آفتاب کے وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ هٰذَا الْمَوْقِفِ وَارْزُقْنِىْ الْعَوْدَ اَبَداً مَا اَبْقَيْتَنِىْ وَاَقْلِبْنِىْ الْيَوْمَ مُفْلِحًا مُنْجِحًا مُسْتَجَابًا لِىْ

مَرْحُومًا مَغْفُوراً لِیْ بِاَفْضَلِ مَا یَنْقَلِبُ بِهٖ
الْیَوْمَ اَحَدٌ مِنْ وَفْدِكَ وَ حُجَّاجِ بَیْتِكَ الْحَرَامِ
وَاجْعَلْنِیْ الْیَوْمَ مِنْ اَکْرَمِ وَفْدِكَ عَلَیْكَ وَ
اَعْطِنِیْ اَفْضَلِ مَا اَعْطَیْتَ اَحَداً مِنْهُمْ مِنَ
الْخَیْرِ وَالْبَرَکَةِ وَالرَّحْمَةِ وَالرِّضْوَانِ وَالْمَغْفِرَةِ
وَ بَارِكْ لِیْ فِیْمَا اَرْجِعُ اِلَیْهِ مِنْ اَهْلٍ اَوْمَالٍ اَوْ
قَلِیْلٍ اَوْ کَثِیْرٍ وَبَارِكْ لَهُمْ فِیَّ

بار بار یہ کلمات دہرایا کرے۔

اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْنِیْ مِنَ النَّارِ

اہم تذکر

میدان عرفات میں سب سے اہم دعا حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور پر نور کی دعا ہے معتبر روایتوں

میں ہے کہ امام زمانہ علیہ السلام ہر سال حج کیلئے تشریف لاتے ہیں۔ وہ لوگوں کو دیکھتے ہیں مگر لوگ ان کو نہیں دیکھ پاتے۔ اس بنا پر میدان عرفات میں امام زمانہ علیہ السلام بھی موجود رہتے ہیں امام سے اس قدر قریب ہو کر ان کی ملاقات کی دعا نہ کرے تو اس سے زیادہ غفلت کیا ہوگی۔

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے روز عرفہ کی جو دعا نقل ہوئی ہے اس کا کافی زیادہ حصہ امام وقت کیلئے دعا سے مخصوص ہے۔ انسان کو یہاں دل کی گہرائیوں سے گڑگڑا کر حضرت ولی عصر علیہ السلام کے جلد ظہور کی دعا کرنا چاہیئے۔ بلکہ امامت کا ایک حق یہ بھی ہے کہ اپنی تمام دعاؤں میں امام علیہ السلام کیلئے دعا کرنے کو فوقیت دے اور سب سے پہلے ان کیلئے دعا کرے۔

اپنی کم نصیبی پر آنسو بہائے کہ اس قدر قریب ہو کر بھی امام کے دیدار سے محروم ہے۔

وقوف مزدلفہ

(مشعر الحرام)

"مزدلفہ میں ٹھہرنا" یہ حج تمتع کا تیسرا واجب ہے۔ مزدلفہ کو "مشعر الحرام" بھی کہتے ہیں "عازمین" "حیاض" اور وادی محسر" یہ مزدلفہ کے حدود ہیں، اسی کے اندر وقوف کرنا چاہئے۔ یہاں بھی قیام کی نیت کرنا ہوگی۔ ہر عمل کی طرح یہاں بھی نیت کا خالص ہونا ضروری ہے۔ نیت اس طرح کرے گا: مشعر الحرم میں حج تمتع کیلئے طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک قیام کرتا ہوں واجب/سنت/نیابت قربۃً الی اللہ۔

مسئلہ: میدان عرفات سے کوچ کرنے کے بعد مستحب ہے کہ شب عید مزدلفہ میں بسر کی جائے۔[۵۱]

---

[۵۱] رات کا کچھ حصہ مشعر الحرام میں بسر کرنا واجب ہے یعنی اس طرح مشعر میں رات گزارے جب صبح طلوع ہو تو مشعر الحرام میں ہو۔

مسئلہ: واجب ہے کہ عید کی صبح طلوع صبح صادق سے لے کر طلوع آفتاب تک مزدلفہ میں ٹھہرا جائے۔ لیکن رکن وہی مختصر سا قیام ہے۔ اسی بنا پر اگر کوئی پورے وقت میں نہ ٹھہر سکے بلکہ طلوع صبح اور طلوع آفتاب کے درمیان مختصر سی مدت میں ٹھہر سکے تو یہ اس کے حج کے صحیح ہونے کیلئے کافی ہوگا گرچہ اس نے حرام کا ارتکاب کیا ہے۔ اور اسے کفارہ بھی دینا ہوگا۔[۵۲]

مسئلہ: جو شخص طلوع صبح اور طلوع آفتاب کی مدت کے درمیان بالکل ہی مزدلفہ میں نہ ٹھہرے تو اس کا حج صحیح

طلوع آفتاب تک قیام کرنا احتیاط کا تقاضا ہے طلوع آفتاب سے ذرا قبل مشعر الحرام سے نکل کر وادی محسر تک جاسکتا ہے۔ لیکن طلوع آفتاب سے پہلے منی میں داخل ہونا جائز نہیں ہے۔ (السیستانی مد ظلہ مسئلہ ۳۷۲)

[۵۲] اگر جان بوجھ کر کیا ہے تو اس کا حج صحیح ہے لیکن وہ گناہگار ضرور ہے مگر اس پر کفارہ نہیں ہے۔ ہاں اگر طلوع آفتاب سے پہلے ہی جان بوجھ کر مشعر الحرام سے چلا جائے تو اس کا حج صحیح ہے مگر کفارہ دینا ہوگا۔ اگر جہالت میں یہ کام ہوا ہے تو کفارہ واجب نہیں ہوگا۔ (مسئلہ ۳۷۳)

نہ ہو گا اس حکم سے بچے، مریض ، کمزور جیسے بوڑھے اور عورتیں [53] خارج ہیں، ان لوگوں کیلئے جائز ہے کہ صرف شب عید مزدلفہ میں ٹھہریں اور طلوع صبح سے قبل ہی "منیٰ" کی طرف روانہ ہو جائیں۔

مسئلہ: جو شخص شب عید مزدلفہ میں رہا ہو مگر بھولے [54] سے قبل صبح ہی وہاں سے نکل آئے تو اس کا حج صحیح ہو گا لیکن اسے بکری کفارہ کے طور پر دینا ہو گی۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص اس بات پر قادر نہ ہو کہ وہ طلوع صبح اور طلوع آفتاب کے درمیان مزدلفہ میں ٹھہر سے تو اس کیلئے وقوف اضطراری کافی ہو گی اور مزدلفہ میں وقوف اضطراری یہ ہے کہ روز عید طلوع آفتاب سے زوال آفتاب کے درمیان تھوڑی دیر کیلئے مزدلفہ میں ٹھہر جائے۔

---

[53] اور وہ لوگ جو ان کے ذمہ دار ہیں (مسئلہ ۳۷۴)

[54] اگر جان بوجھ کر چلا جائے تو اس کا حج صحیح ہے مگر ایک بکری کفارہ میں دینا ہو گی۔ اور اگر ناواقف تھا تو کوئی کفارہ نہیں ہے۔ (السیستانی مدظلہ مسئلہ ۳۷۳)

اگر کوئی شخص اس وقوف اضطراری کو بھی جان بوجھ کر ترک کردے تو اس کا حج باطل ہو جائے گا۔

مستحبات وقوف مزدلفہ

مستحب ہے کہ بہت ہی اطمینان کے ساتھ عرفات سے مشعر کی طرف روانہ ہو، طلب مغفرت کرے اور یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ مَوْقِفِيْ وَزِدْفِيْ عَمَلِيْ وَسَلِّمْ لِيْ دِيْنِيْ وَتَقَبَّلْ مِنِّيْ مَنَاسِكِيْ۔ اس کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ هٰذَا الْمَوْقِفِ وَارْزُقْنِيْهِ اَبَدًا مَا اَبْقَيْتَنِيْ۔

بار بار یہ جملہ تکرار کرتا رہے: اَللّٰھُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ۔

نماز مغربین مشعر الحرام میں بجالائے اور اگر نصف شب تک نہ پہونچ سکتا ہو تو راستہ ہی میں پڑھ لے۔

مستحب ہے کہ وسط میدان میں وقوف کرے اور یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ اَنۡ تَجۡمَعَ لِیۡ فِیۡھَا جَوَامِعَ الۡخَیۡرِ اَللّٰھُمَّ لَا تُوۡیِسۡنِیۡ مِنَ الۡخَیۡرِ الَّذِیۡ سَأَلۡتُكَ اَنۡ تَجۡمَعَهُ لِیۡ فِیۡ قَلۡبِیۡ ثُمَّ اَطۡلُبُ مِنۡكَ اَنۡ تُعَرِّفَنِیۡ مَا عَرَّفۡتَ اَوۡلِیَائَكَ فِیۡ مَنۡزِلِیۡ ھٰذَا وَاَنۡ تَقِیَنِیۡ جَوَامِعَ الشَّرِّ۔

جس قدر ممکن ہو یہ شب عبادت میں بسر کرے۔

اس شب درہائے آسمان کھلے رہتے ہیں دعائیں قبول ہوتی ہیں، گناہ بخشے جاتے ہیں مستحب ہے کہ رمی جمرات کیلئے کنکریاں چنے غسل کرنا مستحب ہے تمام رات باطہارت رہے حمد وثنائے الہی میں مشغول رہے دعائیں پڑھتا رہے

حاجات پیش کرتا رہے اس شب میں اس دعا کا پڑھنا مستحب ہے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ فُكَّ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ وَاَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ وَادْرَءْ عَنِّيْ شَرَّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَيْرُ مَطْلُوْبٍ اِلَيْهِ وَخَيْرُ مَدْعُوٍّ وَ خَيْرُ مَسْئُوْلٍ وَلِكُلِّ وَافِدٍ جَائِزَةٌ فَاجْعَلْ جَائِزَتِيْ فِيْ مَوْضِعِيْ هٰذَا اَنْ تُقِيْلَنِيْ عَثْرَتِيْ وَتَقْبَلَ مَعْذِرَتِيْ وَاَنْ تَتَجَاوَزَ عَنْ خَطِيْئَتِيْ ثُمَّ اجْعَلِ التَّقْوٰى مِنَ الدُّنْيَا زَادِيْ وَتَقْبَلَ مُفْلِحًا مُسْتَجَابًا لِيْ بِاَفْضَلِ مَا يَرْجِعُ بِهٖ اَحَدٌ مِنْ وَفْدِكَ وَزُوَّارِ بَيْتِكَ الْحَرَامِ۔

اپنے لئے دعائیں کرے، اپنے والدین کیلئے اور

برادران دینی کے لئے دعائیں کرے اور سب سے اہم اپنے امام عصر علیہ السلام کے ظہور کیلئے دعا کرے۔

وقوف عرفات و مشعر

یہ بات گزر چکی ہے کہ وقوف عرفات اور وقوف مزدلفہ کی دو دو قسمیں ہیں ایک وقوف اختیاری اور دوسرے وقوف اضطراری جس شخص نے دونوں جگہ وقوف اختیاری پالیا تب تو کوئی بات ہی نہیں ورنہ اس کی چند صورتیں ہیں۔

۱۔ دونوں جگہ نہ وقوف اختیاری ہی ملا اور نہ وقوف اضطراری۔ تو اس صورت میں حج باطل ہوجائے گا اور اسی احرام حج سے عمرۂ مفردہ بجالانا ہوگا اور اگر آئندہ سال استطاعت رہی تو آئندہ سال حج کرنا ہوگا۔

۲۔ عرفات میں وقوف اختیاری اور مزدلفہ میں وقوف اضطراری۔

۳۔ عرفات میں وقوف اضطراری اور مزدلفہ میں

وقوف اختیاری حاصل ہوا ہو تو ان دونوں صورتوں میں اس کا حج صحیح ہوگا۔

۴۔ دونوں جگہ وقوف اضطراری حاصل ہوا ہو تو اس صورت میں حج صحیح ہوگا اگرچہ احتیاط اس میں ہے کہ استطاعت کی صورت میں آئندہ سال پھر حج بجالائے۔

۵۔ صرف مزدلفہ میں وقوف اختیاری حاصل ہوا تو اس میں بھی حج صحیح ہوگا۔

۶۔ صرف مزدلفہ میں وقوف اضطراری حاصل ہوا تو اس صورت میں اس کا حج صحیح ہوگا مگر احتیاط اس میں ہے کہ بقیہ اعمال حج کو "مافی الذمہ" کی نیت سے بجالائے۔[۵۵]

۷۔ صرف عرفات میں وقوف اختیاری حاصل ہوا ہو تو اس صورت میں حج باطل ہوجائے گا اور اس کا حج

---

[۵۵] اس کا حج باطل ہے اور اس کا حج عمرۂ مفردہ میں تبدیل ہوجائے گا۔ (السیستانی مدظلہ ادراک الوقوفین ۶)

عمرۂ مفردہ میں تبدیل ہوجائے گا لیکن اگر مزدلفہ کا وقوف صرف مسئلہ سے عدم واقفیت کی بنا پر چھوٹ گیا ہو اور وہ مزدلفہ سے گذرا ہو مگر عدم واقفیت کی بنا پر وہاں وقوف نہ کیا ہو[56] تو یہ صورت گذشتہ حکم سے خارج ہے اور اگر وہ عید کے دن زوال تک مزدلفہ واپس آسکتا ہو تو واپس آنا واجب ہے اور اگر واپسی کا امکان نہ ہو تو کوئی بات نہیں۔[57]

ہاں! اگر وہ مزدلفہ سے گزرا ہی نہ ہو تو اس کا حج صحیح نہ ہوگا بلکہ حج کو عمرۂ مفردہ سے تبدیل کرکے بقیہ اعمال بجالانا ہوں گے۔

۸۔ صرف عرفات میں وقوف اضطراری حاصل ہوا ہو تو اس کا حج صحیح نہ ہوگا اور اس کا یہ حج عمرۂ مفردہ میں تبدیل ہوجائے گا۔

---

[56] اگر گذرتے وقت ذکر خدا میں مشغول تھا تو اس کے حج کا صحیح ہونا بعید نہیں ہے۔ (السیستانی مد ظلہ، ادراک الوقوفین ۷)

[57] آیۃ العظمی السیستانی مد ظلہ کی مناسک میں یہ تفصیل نہیں ہے۔

مِنیٰ کے واجبات

وقوف مزدلفہ کے بعد واجب ہے کہ مِنیٰ کی طرف کوچ کرے تاکہ اعمال مِنیٰ بجالاسکے۔ روز عید اعمال مِنیٰ میں تین چیزیں ہیں:

۱۔ رمی جمرہ عقبہ ۲۔ قربانی ۳۔ حلق و تقصیر

۱۔ رمی جمرۂ عقبہ

اعمال حج تمتع کا چوتھا واجب یہ ہے کہ ۱۰ ذی الحجہ کو جمرہ عقبہ کو پتھر مارے جائیں اور اس میں چند باتوں کا لحاظ بے حد ضروری ہے۔

۱۔ نیت، اور اس میں خلوص شرط ہے۔ جمرہ عقبہ کو سات کنکریاں مارتا ہوں واجب/سنت/نیابت قربۃً الی اللہ۔

۲۔ رمی سات کنکریوں سے ہونا چاہئے اس سے کم ہو تو صحیح نہیں ہے۔

۳۔ یہ سات کنکریاں یکے بعد دیگرے ماری جائیں ،ایک ساتھ ماردینا کافی نہ ہوگا۔

۴۔ یہ ساتوں کنکریاں جمرہ عقبہ پر پڑیں۔

۵۔ یہ کنکریاں مارنے کی بنا پر جمرۂ عقبہ پر پڑی ہوں، اس پر رکھ دینا کافی نہ ہوگی سیدھے جا کر لگیں، اگر ٹھپہ کھا کر لگیں تو صحیح نہیں ہے۔[۵۸]

۶۔ یہ رمی طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے درمیان ہونا چاہئے۔ لیکن وہ لوگ جنہیں مزدلفہ سے طلوع صبح سے قبل نکلنے کی اجازت دی گئی ہے جیسا کہ وقوف مزدلفہ کے ذیل میں ذکر ہوچکا ہے تو یہ لوگ شب عید ہی رمی کرسکتے ہیں۔

مسئلہ: اگر اس بات میں شک ہوجائے کہ یہ کنکری جمرۂ عقبہ پر لگی یا نہیں تو اس کو شمار نہیں کیا جائے گا۔

مسئلہ: ضروری ہے کہ ''رمی'' کنکریوں کے ذریعہ

---

[۵۸] اگر ٹھپہ کھا کر لگیں تب بھی کافی ہے۔(رمی جمرہ عقبہ)

سے ہو کسی اور چیز سے رمی کرنا کافی نہ ہو گا، کنکریوں میں دو باتیں ضروری ہیں:

۱۔یہ کنکریاں حرم (مکہ) سے چنی گئی ہوں اگر چہ افضل یہ ہے کہ مشعر (مزدلفہ) سے چنی گئی ہوں۔

۲۔یہ کنکریاں رمی میں استعمال نہ ہوئی ہوں۔

مسئلہ: مستحب ہے کہ کنکریاں رنگین اور کھردری ہوں۔ وقت رمی کسی سواری پر نہ ہو اور باطہارت ہو۔

مسئلہ: کسی بنا پر عید کے دن رمی کرنا بھول جائے تو ۱۳ ذی الحجہ تک جب یاد آئے تو اس وقت رمی کرے البتہ اگر رات میں یاد آجائے تو دوسرے دن صبح کو رمی کرنا چاہیئے، ہاں وہ لوگ (بوڑھے عورتیں وغیرہ) جنہیں رات میں رمی کرنے کی اجازت دی گئی ہے وہ اس صورت میں بھی اگر رات کو یاد آئے تو رات ہی میں رمی کر سکتے ہیں۔

لیکن اگر ۱۳ ذی الحجہ کے بعد یاد آئے تو اس صورت میں احتیاط کے مطابق منیٰ واپس آئے اور رمی

بجالائے اور آئندہ سال اگر ہوسکے تو خود رمی کرے یا پھر کسی شخص کو رمی کرنے کے لئے نائب مقرر کرے۔

اور اگر مکہ سے نکلنے کے بعد رمی یاد آئے تو منیٰ واپس آنا واجب نہیں ہے بلکہ اس صورت میں آئندہ سال یا خود رمی کرے گا یا پھر کسی اور کو رمی کے لئے نائب قرار دے گا۔

مسئلہ: اگر عید کے دن رمی نہ کرپائے بھول کی بنا پر یا مسئلہ سے عدم واقفیت کی بنا پر، اور یاد اس وقت آئے یا علم اس وقت ہو جب طواف سے فارغ ہو چکا ہو تو پھر رمی کرنے کے بعد دوبارہ طواف کرنا واجب نہیں ہے اگر چہ دوبارہ طواف کرنا بہتر ہے، البتہ اگر رمی جان بوجھ کر ترک کردی ہو اور بغیر رمی کے طواف بجالائے تو یہ طواف باطل ہو گا اور رمی کرنے کے بعد دوبارہ طواف کرنا واجب ہے۔

مستحبات رمی جمرات

رمی کرنے کیلئے جس وقت کنکری کو ہاتھ میں لے اس وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ حَصَیَاتِیْ فَاَحْصِھِنَّ لِیْ وَارْفَعْھُنَّ فِیْ عَمَلِیْ۔

ہر کنکری مارتے وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰھُمَّ ادْحَرْ عَنِّیْ الشَّیْطَانَ اَللّٰھُمَّ تَصْدِیْقًا بِکِتَابِكَ وَعَلٰی سُنَّةِ نَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لِیْ حَجًّا مَبْرُوْرًا وَعَمَلًا مَقْبُوْلًا وَ سَعْیًا مَشْکُوْرًا وَذَنْبًا مَغْفُوْرًا۔

جب رمی کرکے واپس آئے اس وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ بِکَ وَثِقْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ فَنِعْمَ الرَّبُّ وَنِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ۔

۲۔ قربانی

۱۰/ ذی الحجہ کو قربانی کرنا یہ حج تمتع کا پانچواں واجب ہے اس میں بھی قصد قربت شرط ہے اور یہ قربانی دن میں ہو، واجب ہے کہ قربانی رمی کے بعد ہو لیکن اگر کوئی شخص بھولے سے یا عدم واقفیت کی بنا پر قربانی رمی سے پہلے کر دے تو قربانی صحیح ہے، کوئی ضروری نہیں ہے کہ انسان خود بنفسہ ذبح کرے بلکہ دوسرے کو ذبح کرنے میں وکیل بھی بنا سکتا ہے۔

مسئلہ: بہتر ہے کہ قربانی عید کے دن ہو، اگر کسی عذر کی وجہ سے عید کے دن قربانی نہ کر سکا ہو تو واجب ہے کہ ۱۳/ ذی الحجہ تک قربانی کر ڈالے اور اگر عذر برقرار ہے

تو ذی الحجہ کے آخر تک تاخیر کر سکتا ہے۔[۵۹]

اگر کوئی شخص قربانی کرنا بھول گیا ہو اور بغیر قربانی کئے طواف کر لیا ہو تو قربانی کے بعد دوبارہ طواف کرنا واجب نہیں ہے۔[۶۰]

لیکن اگر جان بوجھ کر قربانی ترک کر دی ہو اور طواف بجالے آیا ہو تو اس صورت میں اس کا طواف باطل ہے، قربانی کرنے کے بعد دوبارہ طواف کرنا ہو گا۔[۶۱]

مسئلہ: ہر شخص پر الگ قربانی کرنا واجب ہے ایک قربانی متعدد اشخاص کی طرف سے کافی نہ ہو گی۔[۶۲]

---

[۵۹] آخر ذی الحجہ تک کا ذکر آیۃ العظمی آقائی السیستانی مدظلہ کی مناسک حج میں نہیں ہے۔

[۶۰] آیۃ اللہ العظمی السیستانی مدظلہ کی مناسک میں یہ تفصیلات نہیں ہیں۔

[۶۱] آیۃ اللہ العظمی السیستانی مدظلہ کی مناسک میں یہ تفصیلات نہیں ہیں۔

[۶۲] اگر خود مستقل طور پر قربانی کی استطاعت نہیں رکھتا ہے تو دوسروں کے ساتھ مل کر قربانی کر سکتا ہے اور اس صورت میں بہتر یہ ہے کہ دوسروں کے ساتھ مل کر قربانی بھی کرے اور روزہ بھی رکھے۔ (مسئلہ ۳۹۶)

مسئلہ: قربانی ان تین جانوروں میں سے ایک کی ہونا چاہئے۔

(۱) اونٹ (۲) گائے (۳) بھیڑ

قربانی کا جانور اگر اونٹ ہے تو ضروری ہے کہ وہ پانچ سال ختم کر چکا ہو اور چھٹے سال میں داخل ہوا ہو۔

اور اگر گائے یا بھینس ہے تو تیسرے سال میں داخل ہوئی ہو۔

اور اگر گوسفند وغیرہ ہے تو آٹھویں مہینہ میں داخل ہوا ہو اور بہتر یہ ہے کہ ایک سال پورا کر چکا ہو، قربانی کے جانور کو صحیح وسالم ہونا چاہئے اس کا کوئی عضو ناقص نہ ہو خصی نہ ہو، بہت زیادہ لاغر نہ ہو، مریض نہ ہو قربانی کرتے وقت اس دعا کا پڑھنا مستحب ہے۔

وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا

شَرِیْكَ لَهُ وَ بِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ بِسْمِ اللهِ وَبِاللّٰهِ وَاللهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ كَمَا تَقَبَّلْتَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلِكَ وَ مُوْسٰی كَلِیْمِكَ وَمُحَمَّدٍ حَبِیْبِكَ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَعَلَیْهِمْ۔

خود اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا مستحب ہے۔

مسئلہ: قربانی کیلئے یہ تمام شرطیں جو ذکر کی گئی ہیں یہ امکان کی صورت میں ہیں ورنہ جس قدر ممکن ہو اسی پر عمل کیا جائے گا۔

مسئلہ: جس شخص کو قربانی کا جانور نہ مل پائے اور اس کے پاس قربانی کیلئے رقم ہو تو وہ اس رقم کو کسی معتمد شخص کے پاس رکھا دے تاکہ وہ اس کی طرف سے جانور خرید کر قربانی کر دے یہ شخص آخری ذی الحجہ تک قربانی کرسکتا ہے اور اگر آخر ذی الحجہ تک قربانی نہ کرسکے تو پھر

آئندہ سال قربانی کی جائے گی۔[63]

مسئلہ: جو شخص قربانی کرنے پر بالکل قدرت نہ رکھتا ہو تو وہ قربانی کے بدلے دس دن روزہ رکھے گا تین دن وہیں ایام حج میں اور بہتر ہے کہ یہ تین دن ۷،۸،۹ ذی الحجہ ہوں اور بقیہ سات دن گھر واپس آنے کے بعد رکھے گا اور یہ سات دن مسلسل[64] روزے رکھے گا اور اگر گھر واپس نہیں جارہا ہے تو پھر اتنے دن انتظار کرکے روزے رکھے گا کہ اس کے ہم وطن وطن پہونچ جائیں پھر ایک ماہ گزر جائے۔

مسئلہ: جس شخص پر ایام حج میں قربانی کے بدلے تین دن روزے واجب ہوئے ہیں تو اگر وہ ساتویں ذی الحجہ

---

[63] احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ قربانی کے بدلہ روزے رکھے گا اور قربانی کے پیسے کسی موردِ اعتماد کے پاس رکھادے گا تاکہ وہ آخری ذی الحجہ تک قربانی کرسکے اور اگر ذی الحجہ میں قربانی نہ ہوسکے تو پھر آئندہ سال۔
گرچہ ایام تشریق (۱۱۔۱۲۔۱۳ ذی الحجہ) گزرنے کے بعد صرف روزے کا کافی ہونا اور قربانی کا ساقط ہونا بعید نہیں ہے۔ (مسئلہ ۳۹۲)

[64] ان سات روزوں میں تسلسل شرط نہیں ہے۔ (مسئلہ ۳۹۳)

کو روزہ نہ رکھ سکتا ہو تو پھر ۸/اور ۹/ ذی الحجہ کو روزہ رکھے گا اور اگر آٹھویں ذی الحجہ کو بھی روزہ نہ رکھ سکتا ہو تو تینوں روزہ مِنیٰ کی واپسی پر رکھے گا۔[۶۵] اور بغیر کسی عذر کے تاخیر کرنا جائز نہیں ہے، اور اگر مِنیٰ کی واپسی پر روزہ رکھنا ممکن نہ ہو تو یا تو راستہ میں رکھے گا یا پھر گھر کی واپسی پر روزہ رکھے تو تین دن اور بقیہ سات دن کے روزے میں فاصلہ کردے، دونوں کو ایک دوسرے سے ملا نہ دے۔

اگر ماہ ذی الحجہ میں تین دن کے روزے نہ رکھ سکے اور ماہ محرم آجائے تو اب سارے روزے اس پر سے ساقط ہوجائیں گے اور آئندہ سال اسے قربانی کرنا ہوگی۔

مسئلہ: قربانی کے جانور کے سلسلے میں جو شرائط ذکر کی گئیں یہ کفارے کے جانور کیلئے شرط نہیں ہیں گرچہ

---

[۶۵] اگر ۷/ذی الحجہ کو روزہ نہیں رکھ سکا تو ۸۔ ۹ ذی الحجہ کو روزہ رکھنا کافی نہ ہوگا بلکہ اس کیلئے بہتر ہے کہ ایام تشریق کے بعد شروع کرے اور بغیر عذر کے تاخیر نہ کرے۔ (مسئلہ ۳۹۴)

ان شرائط کا لحاظ رکھنا بہتر ہے۔

مسئلہ: ذبح کرنے میں یہ شرط نہیں ہے کہ انسان خود بنفسہ ذبح کرے بلکہ وہ ذبح کرنے کیلئے اختیاری حالت میں بھی دوسرے کو نائب قرار دے سکتا ہے یہ حکم قربانی اور کفارہ دونوں کیلئے یکساں ہے۔[66]

قربانی کا مصرف:

قربانی کے تین حصے کئے جائیں گے، ایک حصہ فقیروں کو دیا جائے گا دوسرا حصہ مومنین میں تقسیم ہو گا اور تیسرا حصہ خود اپنے لئے ہو گا۔

۳۔ حلق یا تقصیر

حج تمتع کا یہ چھٹا واجبی عمل ہے۔ اس میں بھی نیت شرط ہے۔ ضروری ہے کہ حلق (سر منڈوانا) تقصیر

---

[66] احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ نائب مسلمان ہو۔ (مسئلہ ۳۹۹)

فہرست

(سر، داڑھی کے بال تراشنا یا ناخن لینا) دن میں ہو۔[۶۷] بہتر یہ ہے کہ رمی اور قربانی کے بعد حلق یا تقصیر کی جائے۔ اگر کسی شخص نے بھولے سے حلق یا تقصیر کو مقدم کر دیا تو کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ: عورتوں کو صرف تقصیر کرنا ہوگی۔

مسئلہ: مردوں کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ حلق یا تقصیر میں جس کو چاہیں اختیار کریں البتہ وہ شخص جو پہلی مرتبہ حج کر رہا ہے اس کیلئے بہتر یہ ہے کہ وہ سر منڈوائے۔

مسئلہ: جو شخص سر منڈوانا چاہتا ہے لیکن اسے یہ معلوم ہے کہ حجام اس کا سر زخمی کر دے گا تو اسکو چاہیے کہ پہلے تقصیر کرے بعد میں سر منڈوائے۔[۶۸]

مسئلہ: حلق یا تقصیر کے بعد وہ تمام چیزیں حلال

---

[۶۷] دن میں ہونے کا ذکر نہیں ہے (الحلق والتقصیر)

[۶۸] اگر زخمی ہونے کا خوف ہو تو باریک مشین سے بھی منڈوا سکتا ہے۔ (مسئلہ ۴۰۵)

ہو جاتی ہیں جو احرام کے ذریعہ حرام ہوئی تھیں سوائے تین چیزوں کے۔

۱۔ زوجہ ۲۔ خوشبو ۳۔ شکار

مسئلہ: جو شخص حلق یا تقصیر بھول جائے یہاں تک کہ منیٰ سے نکل جائے تو اس کو چاہیئے کہ وہ منیٰ واپس آئے اور وہاں حلق یا تقصیر کرائے، اور اگر منیٰ واپسی ممکن نہ ہو تو جہاں ہے وہیں حلق یا تقصیر کرے گا اور امکانی صورت میں بال منیٰ بھجوا دے گا۔

مسئلہ: حلق یا تقصیر کرتے وقت نیت کرنا ضروری ہے "میں حج تمتع میں حلق یا تقصیر کرتا ہوں قربۃً الی اللہ۔

حلق کے وقت اس دعا کا پڑھنا ثواب رکھتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ نُوْرًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

طواف حج، نماز طواف، سعی

طواف حج ساتواں ، نماز طواف آٹھواں اور سعی نواں حج تمتع کا واجبی عمل ہے ان تینوں چیزوں کی تفصیل عمرۂ تمتع کے ذیل میں گزر چکی ہے وہی تمام مسائل یہاں بھی ہیں۔

مسئلہ: حج تمتع میں واجب ہے کہ طواف حلق یا تقصیر کے بعد ہو، اگر جان بوجھ کر طواف کو حلق یا تقصیر پر مقدم کردے گا تو حلق یا تقصیر کے بعد دوبارہ طواف کرنا ہو گا اور ایک بکری بھی بطور کفارہ ذبح کرنا ہو گی۔[۶۹]

مسئلہ: بوڑھا ضعیف شخص یا وہ عورت جسے اپنے ایام کا خوف ہو، یہ لوگ عرفات اور مزدلفہ کے وقوف سے پہلے ہی طواف اور نماز طواف بجالاسکتے ہیں۔ اسی طرح سے

---

[۶۹] آیۃ اللہ العظمی آقائی السیستانی مدظلہ کی مناسک میں اس مسئلہ کا تذکرہ نہیں ہے۔

سعی بھی مگر بعد میں سعی کے وقت سعی کرنا ہوگی اور اگر امکان ہو تو بعد میں طواف اور نماز طواف کا بجالانا بھی بہتر ہے۔

مسئلہ: طواف کو ۱۱/ ذی الحجہ سے زیادہ تاخیر کرنا مناسب نہیں ہے احتیاطاً، اگرچہ آخری ذی الحجہ تک تاخیر بھی جائز ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی ایسا عذر پیش آجائے جس کی بنا پر طواف ممکن نہ ہو جیسے کسی عورت کے ایام شروع ہو جائیں اور اتنے دن مکہ میں قیام نہ کر سکتی ہو کہ ایام کے بعد طواف اور نماز طواف بجالائے تو اس صورت میں واجب ہے کہ کسی شخص کو طواف کیلئے نائب مقرر کرے اور نائب کے طواف و نماز طواف بجالانے کے بعد سعی انجام دے۔

مسئلہ: طواف، نماز طواف اور سعی کے بعد خوشبو بھی حلال ہو جائے گی، لیکن زوجہ اور شکار حلال نہیں ہو گا۔

مسئلہ: وہ اشخاص جنہوں نے وقوف عرفات

اور مزدلفہ سے قبل طواف وغیرہ کرلیا ہو (ضرورت کے تحت) تو ان کیلئے اعمال منیٰ کے بعد خوشبو حلال ہوگی۔

طواف نساء

حج تمتع کا دسواں اور گیارہواں واجبی عمل طواف نساء اور نماز طواف نساء ہے۔ یہ دونوں چیزیں گرچہ واجبات حج سے ہیں لیکن حج کا رکن نہیں ہیں لہٰذا ان کے عمداً ترک کردینے سے بھی حج باطل نہیں ہوگا۔

مسئلہ: طواف نساء اور نماز طواف مرد اور عورت دونوں پر واجب ہے اگر مرد ترک کردے تو عورت اس پر حرام ہوجائے گی اور عورت بجانہ لائے تو مرد اس پر حرام ہوگا۔

مسئلہ: طواف نساء اور نماز طواف میں وہی تمام باتیں شرط ہیں جو طواف اور نماز کے ذیل میں ذکر ہوچکی ہیں۔

مسئلہ: جو شخص طواف نساء بجالانے پر بالکل قادر نہ ہو تو وہ کسی کو طواف کیلئے نائب مقرر کرے گااور یہی صورت نماز طواف کی بھی ہوگی۔

مسئلہ: جو شخص جان بوجھ کر طواف نساء کو ترک کر دے تو عورت اس وقت تک اس پر حرام رہے گی جب تک وہ خود بنفسہ طواف نساء بجانہ لائے گا۔[۲۷]

البتہ جس شخص نے بھولے سے طواف نساء ترک کردیا ہے وہ عذر کی صورت میں کسی شخص کو طواف نساء کیلئے نائب مقرر کرسکتا ہے اور جب نائب طواف نساء بجالے آئے گا تو اس وقت اس شخص پر عورت حلال ہوجائیگی۔

مسئلہ: طواف نساء کو سعی کے بعد بجالاناچاہئے۔اگر سعی سے پہلے طواف نساء بجالے آیا تو اس کو سعی کے بعد

---

[۲۷] اگر خود بجالانا ممکن نہ ہو یا دشوار ہو تو نائب مقرر کرسکتا ہے جب نائب طواف اور نماز نساء انجام دے اس وقت عورت اس کیلئے حلال ہوگی۔(مسئلہ ۴۲۰)

دوبارہ طواف نساء بجالانا ہوگا۔[1]

مسئلہ: وہ اشخاص جنہیں اس بات کی اجازت دی گئی ہے کہ وہ وقوف عرفات اور مزدلفہ سے پہلے طواف نساء بجالاسکتے ہیں تو ان لوگوں پر اعمال مِنیٰ (رمی، قربانی، حلق) سے پہلے عورت حلال نہ ہوگی۔

مسئلہ: اگر طواف نساء سے پہلے کسی عورت کے ایام شروع ہو جائیں اور اس کے پاس اتنا وقت نہ ہو کہ ایام گذرنے کے بعد طواف نساء بجالاسکتی ہو تو اس صورت میں کسی کو طواف اور نماز طواف کیلئے نائب مقرر کرسکتی ہے۔

مِنیٰ میں شب بسر کرنا

گیارہویں اور بارہویں شب مِنیٰ میں بسر کرنا

---

[1] اگر جان بوجھ کر سعی پر مقدم کیا ہے تو سعی کے بعد دوبارہ انجام دینا واجب ہے اور اگر بھولے سے یا جہالت کی بنا پر مقدم کیا ہے تو دوبارہ انجام دینا واجب نہیں ہے گرچہ احتیاط دوبارہ انجام دینے میں ہے۔ (مسئلہ ۴۲۱)

واجب ہے اور یہ حج کا بارہواں واجبی عمل ہے۔ تمام اعمال کی طرح اس میں بھی قصد قربت شرط ہے۔

اگر کوئی شخص عید کے دن اعمال منیٰ بجالانے کے بعد طواف وغیرہ کرنے مکہ چلا گیا ہے تو اس پر واجب ہے کہ نصف شب تک منیٰ واپس آجائے تاکہ شب وہاں بسر کرے اس لئے کہ منیٰ میں قیام آدھی رات تک واجب ہے شام سے نصف تک یا نصف شب سے صبح تک۔

۱۲/ذی الحجہ کو بعد ظہر منیٰ سے کوچ کیا جاسکتا ہے لیکن اگر کوئی شخص بارہ کی رات تک منیٰ میں رہ گیا تو اس پر واجب ہے کہ وہ تیرہویں شب بھی منیٰ میں بسر کرے۔

مسئلہ: مندرجہ ذیل افراد کیلئے منیٰ میں شب بسر کرنا واجب نہیں ہے۔

۱۔ معذور، جیسے مریض یا وہ شخص جسے منیٰ میں ٹھہرنے سے مال وغیرہ کے ضائع ہونے کا خطرہ ہو۔

۲۔ وہ شخص جو تمام رات مکہ میں صرف عبادت

میں مشغول ہو۔

مسئلہ: جس شخص نے مِنیٰ میں کسی وجہ سے شب بسر نہ کی تو اس پر واجب ہے کہ ہر رات کے بدلے ایک بکری کفارہ دے۔ البتہ وہ شخص جو مکہ میں عبادت میں مشغول رہا ہو اس پر کفارہ واجب نہیں ہے۔

رمی جمرات

اعمال حج کا یہ تیرہواں واجبی عمل ہے۔

گیارہویں اور بارہویں ذی الحجہ کے دن میں جمرۂ اولی، جمرۂ وسطی اور جمرۂ عقبہ کو رمی کرنا واجب ہے اور جس شخص نے تیرہویں شب مِنیٰ میں بسر کی ہو تو اس پر واجب ہے کہ وہ تیرہ کے دن میں بھی ان تینوں جمرات کو رمی کرے۔ اختیاری حالت میں رمی کیلئے نائب مقرر کرنا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ: جب رمی کرنا چاہے تو پہلے جمرہ اولیٰ کو رمی کرے اس کے بعد جمرۂ وسطی کو رمی کرے اور پھر اسکے بعد

جمرۂ عقبہ کو رمی کرے ۔ ترتیب کا خیال رکھا جائے گا اگر ترتیب بگڑ گئی تو پھر اس طرح سے رمی کرنا ہوگی کہ ترتیب حاصل ہو جائے۔

مسئلہ: رمی جمرہ عقبہ کے سلسلے میں جو شرائط اور آداب ذکر کئے گئے ہیں وہی تمام مسائل رمی جمرہ اولیٰ اور وسطیٰ کے بارے میں بھی ہیں۔

مسئلہ: جو شخص گیارہ ذی الحجہ کو رمی کرنا بھول جائے اس کو چاہئے کہ وہ بارہ ذی الحجہ کو اس کی قضا کرے اور جو شخص بارہ کو بھی بھول جائے تو اس پر واجب ہے کہ وہ تیرہ ذی الحجہ کو دونوں دن کی قضا کرے۔ مگر یہ لحاظ رہے کہ قضا میں بھی ترتیب باقی رہے پہلے گیارہ کے دن کی قضا کرے گا پھر بارہ کے دن کی اور اگر بارہ کو گیارہ کی قضا بجا لا رہا ہے تو بہتر ہے کہ صبح کے وقت گیارہ کی قضا بجا لائے اور زوال کے وقت بارہ کی قضا بجا لائے۔

مسئلہ: جو شخص رمی کرنا بھول جائے اور مکہ واپس

چلا آئے تو اس پر واجب ہے کہ منیٰ واپس جائے اور وہاں جا کر رمی بجا لائے اور اگر مکہ سے نکلنے کے بعد یاد آئے تو پھر منیٰ واپس آنا واجب نہیں ہے آئندہ سال یا خود رمی کرے گا یہ پھر کسی شخص کو رمی کیلئے نائب مقرر کر دے گا۔

مسئلہ: رمی کے ترک کر دینے سے حج باطل نہیں ہو گا بلکہ آئندہ سال اس کی قضا واجب ہے یا خود رمی کرے گا کسی شخص کو نائب مقرر کرے گا۔

یہ تھے حج کے احکام جن کے بجا لانے کے بعد حج مکمل ہو جائے گا اور انسان اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہو جائے گا۔

خدا ان تمام اعمال کو بہترین طریقے سے انجام دینے کی ہر ایک کو توفیق عطا فرمائے۔ ارکان کی ادائگی میں جو کوتاہیاں ہوئی ہیں ان کو اپنے فضل و کرم سے در گذر کرتے ہوئے جملہ ارکان و اعمال کو قبول فرمائے اور آخرت کا ذخیرہ قرار دے آمین رب العالمین۔

مہمان جب کسی کے گھر جاتا ہے تو میزبان اس کی خاطر کرتا ہے۔

خدایا! اس مقدس سرزمین میں ہم تیرے مہمان ہیں اور ہم نے تیرے حکم کے مطابق اعمال انجام دئے یقیناً یہ اعمال اس طرح انجام نہ پاسکے جو حق تھا۔ یقیناً ان میں کوتاہیاں ہیں خامیاں ہیں لیکن تو بڑا فضل و کرم والا ہے اپنے فضل و کرم سے کوتاہیوں کو درگذر کرتے ہوئے ان ناقص اعمال کو قبول فرما اور ان کو آخرت میں عذاب جہنم کیلئے مستحکم سپر اور جنت کیلئے بہترین مددگار قرار فرما۔

خدایا! تیرے گھر سے رخصت ہو رہے ہیں اس مقدس سفر کی یادگار ہمارے امام عصر حضرت حجۃ ابن الحسن العسکری علیہ السلام کا ظہور پر نور مقرر فرما اور ہم سب کو ان کا انتظار کرنے والوں اور انکے مخلصین اور اعوان و انصار میں شامل فرما۔ آمین یارب العالمین۔

مدینہ منورہ

یہ وہ مقدس شہر ہے جہاں کائنات کی سب سے زیادہ عظیم المرتبت، شاہکار قدرت، گل سرسبد رسالت، اشرف المرسلین خاتم النبیین، شفیع المذنبین، صاحب مقام قاب قوسین اوادنیٰ حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ نے مکہ مکرمہ سے ہجرت فرمائی۔ سرزمین مدینہ کو آنحضرتؐ کے قدم چومنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ آنحضرتؐ کے صدقے میں اس مقدس شہر میں ملائکہ کی آمد ورفت کا سلسلہ شروع ہوا اس کی فضا پر قرآن کریم کی مقدس آیتیں نازل ہوئیں دہن مبارک رسالت سے انسانیت کی ہدایت وسعادت کیلئے گہربار حدیثیں بیان ہوئیں اسی فضا میں اہل بیتؑ کے فضائل ومناقب بیان ہوئے اسی مقدس شہر میں جوانان جنت کے سردار حضرت امام حسن اور امام حسین علیہما السلام اور بقیہ آٹھ اماموں کی ولادت

ہوئی۔ اسی مقدس سرزمین پر رسالت وامامت و عصمت کے مقدس قدم کے نشانات ہیں۔ آسمان نشینوں نے اپنی آمد سے اس خاکدان کو بھی رشک عرش اعظم کردیا۔ اس کی فضاؤں میں آج بھی دنیا کی عظیم ترین مقدس ہستیاں آرام کررہی ہیں۔ کہیں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کا روضۂ انور ہے تو کہیں اہل بیت علیہم السلام کے مقدس مزارات۔ ظالم وجابروں کے خوف سے کل جناب زہرا سلام اللہ علیہا کی قبر مطہر کو پوشیدہ رکھا گیا تو آج ظالموں نے بقیہ مزارات کو منہدم کردیا۔

کیا یہ عظیم ظلم نہیں ہے کہ اس سرزمین کے صدقے میں بسنے والے بڑے بڑے محلوں میں رہیں۔ اور جنکی بدولت اس زمین کو تقدس و مرتبہ ملا اور جن کی بنا پر لوگوں کے دل کھنچ کھنچ کر ادھر آتے ہیں انہیں مرکز انوار وہدایت کے مزارات ایک شمع اور ایک برگ گل سے محروم رہیں۔ اے روزگار تجھ پر لعنت ہو۔

یہ سرزمین دنیا کی عام زمینوں کی طرح نہیں ہے بلکہ یہاں قدم رکھتے ہوئے ہمیشہ یہ خیال رہنا چاہیے۔ کہیں یہ وہ جگہ تو نہیں جہاں رسالت وامامت نے قدم رکھا ہو۔ یہاں کا تو ذرہ ذرہ لائق صد احترام ہے۔

یہاں پہونچ کر خود کو وحی و قرآن کی فضا میں محسوس کرنا چاہیئے۔ اس کی فضاؤں میں نور اول، عقل اول، مخلوق اعظم کے انوار کی تجلیاں ہیں۔ انسان کو چاہیئے کہ اپنے تاریک وجود کو ان انوار سے منور کرے۔ یہاں پہونچ کر صرف دنیاوی امور کی درخواست نہیں کرنا چاہیئے، یہاں ہادی اعظم سے ہدایت کی بھیک مانگ کر اپنی جھولیوں کو بھر لینا چاہیئے۔ فکر و نظر، قلب و جگر، دل و دماغ، فکر و خیالات کی نورانیت طلب کرنا چاہیئے، حیوان ناطق کو انسان کامل میں تبدیل کرنا چاہیئے ان ہستیوں کی نگاہوں میں کیمیائی اثر ہے۔ جب یہ پتھروں کو زبان دے سکتے ہیں تو ان کیلئے انسانوں کو تبدیل کرنا کیا بڑی بات ہے۔ یہاں مسئلہ عطا کا

نہیں ہے، طلب کا سوال ہے، طلب جتنی راسخ اور سچی ہوگی عطا اتنی ہی وسیع ہوگی۔ جن کے اشاروں سے چاند ٹکڑے ہو سکتا ہو ان کے لئے دلوں کو منقلب کرنا کتنا آسان ہے۔

مسجد النبی:

مسجد الحرام کے بعد دنیا کی سب سے عظیم مسجد۔

اس مسجد میں نماز پڑھنے کا ثواب بے حد و بے حساب ہے ایک ایک رکعت پر لاکھوں رکعتوں کا ثواب ہے، لہٰذا انسان جب تک اس مقدس شہر میں رہے اپنی تمام نمازیں اسی مسجد میں ادا کرے۔

اس مسجد کے ایک حصہ میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کا روضۂ انور ہے۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی زیارت اعمال حج کی تکمیل کا سبب ہے۔ زیارت نہ کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ پر جفا کرنا ہے۔ زیارت کرنے والے کو قیامت میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی شفاعت نصیب ہوگی۔

اس مسجد میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی قبر انور کے علاوہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی بھی قبر اطہر ہے۔ جناب صدیقۂ طاہرہ سلام اللہ علیہا کل بھی مظلومہ تھیں اور آج بھی مظلومہ ہیں ان کی قبر کا صحیح طور پر تعین نہیں کیا جاسکتا ہے۔ ایک روایت کے مطابق آپ کی قبر اطہر آپ کے خانۂ اقدس میں ہے جو اس وقت حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی ضریح کے اندر ہے۔ اور ایک روایت کے مطابق آپ کی قبر اطہر، حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی قبر انور اور منبر کے درمیان ہے۔ یعنی گویا ریاض الجنۃ میں ہے۔ اور ایک روایت کے مطابق آپ جنت البقیع میں دفن ہیں۔ لہٰذا ان تینوں جگہ پر جناب صدیقہ طاہرہ سلام اللہ علیہا کی زیارت پڑھنا چاہیئے۔

اس کے علاوہ اس مسجد میں مختلف ستون ہیں خاص کر ستون توبہ۔ جہاں نماز پڑھنا اور گناہ سے واقعی توبہ کرنا چاہیئے۔

مسجد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ کے سامنے جنت البقیع ہے۔ جہاں حضرت امام حسن علیہ السلام حضرت امام زین العابدین علیہ السلام حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی پاکیزہ قبریں ہیں۔ یہاں ان حضرت کی زیارت کرنا بہت ضروری ہے۔ اس کے علاوہ جنت البقیع میں حضرت علی علیہ السلام کی والدہ جناب فاطمہ بنت اسد، جناب ام البنین مادر جناب عباس علیہ السلام، عم رسول، شہداء بدر اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی پھوپھیاں، جناب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے فرزند جناب طاہر و ابراہیم۔۔۔ کی قبریں ہیں۔ ان کی زیارت بے پناہ اجر و ثواب کا سبب ہے۔

ان مزارات کی غربت کو دیکھ کر بے اختیار دل سے یہی دعا نکلتی ہے: خدایا! ہدایت کے شہر میں ہادیان برحق پر یہ ظلم و ستم کب تک۔۔۔ خدایا! شکستہ پہلو حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے قلب کی تسکین کیلئے فرزند زہرا

یوسف فاطمہ حضرت ولی عصر امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور کو جلد قرار دے۔ ہر قدم پر اہل بیت اطہار کی مظلومیت کو یاد کرکے امام وقت کے جلد ظہور کی دعائیں کرنا ہمارا فریضہ ہے۔۔۔

آداب زیارت

۱۔ حرم مطہر میں داخل ہونے سے پہلے غسل کرنا۔
۲۔ غسل کرتے وقت یہ دعا پڑھنا۔

بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِيْ نُوْرًا وَ طَهُوْرًا وَحِرْزًا وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَآفَةٍ وَ عَاهَةٍ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ بِهِ قَلْبِيْ وَاشْرَحْ بِهِ صَدْرِيْ وَسَهِّلْ بِهِ اَمْرِيْ۔

۳۔ غسل کے بعد یہ دعا پڑھنا۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِيْ نُوْرًا وَطَهُوْرًا وَحِرْزًا وَكَافِيًا مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَسُقْمٍ وَمِنْ كُلِّ آفَةٍ وَعَاهَةٍ وَطَهِّرْ بِهٖ قَلْبِيْ وَجَوَارِحِيْ وَعِظَامِيْ وَلَحْمِيْ وَدَمِيْ وَشَعْرِيْ وَبَشَرِيْ وَمُخِّيْ وَعَصَبِيْ وَمَا اَقَلَّتِ الْاَرْضُ مِنِّيْ وَاجْعَلْهُ لِيْ شَاهِدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ حَاجَتِيْ وَفَقْرِيْ وَفَاقَتِيْ۔

۴۔ عمدہ اور پاکیزہ کپڑے پہننا۔

۵۔ حرم میں داخل ہوتے وقت داہنے پیر کو پہلے رکھنا اور واپسی کے وقت بائیں پیر کو پہلے باہر رکھنا۔

۶۔ زیارت کے بعد نماز زیارت پڑھنا اور اسے معصوم کی خدمت میں ہدیہ کرنا۔

۷۔ اس اثنا میں جس قدر تلاوت قرآن کرے اس کا ثواب معصوم کو ہدیہ کرے اس کے ذریعہ ثواب تلاوت میں اور اضافہ ہوجاتا ہے۔ کوشش کرے

کہ مدینۂ منورہ کے قیام میں ایک قرآن مکمل کرے۔

جس وقت روضۂ رسول میں داخل ہونا چاہے مستحب ہے کہ باب جبرئیل سے داخل ہو اور اس وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ وَقَفْتُ عَلٰی بَابٍ مِنْ اَبْوَابِ بُیُوْتِ نَبِیِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَقَدْ مَنَعْتَ النَّاسَ اَنْ یَّدْخُلُوْا اِلَّا بِاِذْنِهٖ فَقُلْتَ (یَاۤ اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّا اَنْ یُّوْذَنُ لَكُمْ) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعْتَقِدُ حُرْمَةَ صَاحِبِ هٰذَا الْمَشْهَدِ الشَّرِیْفِ فِیْ غَیْبَتِهٖ كَمَا اَعْتَقِدُهَا فِیْ حَضْرَتِهٖ وَاَعْلَمُ اَنَّ رَسُوْلَكَ وَخُلَفَائَكَ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ اَحْیَاۤءٌ عِنْدَكَ یُرْزَقُوْنَ یَرَوْنَ مَقَامِیْ وَیَسْمَعُوْنَ كَلَامِیْ

وَيَرُدُّوْنَ سَلَامِیْ وَاَنَّكَ حَجَبْتَ عَنْ سَمْعِیْ

كَلَامَهُمْ وَفَتَحْتَ بَابَ فَهْمِیْ بِلَذِيْذِ

مُنَاجَاتِهِمْ وَاِنِّیْ اَسْتَاذِنُكَ يَا رَبِّ اَوَّلًا

وَاَسْتَاذِنُ رَسُوْلَكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ ثَانِيًا

وَالْمَلَائِكَةَ الْمُوَكَّلِيْنَ بِهٰذِهِ الْبُقْعَةِ

الْمُبَارَكَةِ ثَالِثًا ءَ اَدْخُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ءَ اَدْخُلُ

يَا حُجَّةَ اللّٰهِ ءَ اَدْخُلُ يَا مَلَائِكَةَ اللّٰهِ الْمُقَرَّبِيْنَ

الْمُقِيْمِيْنَ فِیْ هٰذَا الْمَشْهَدِ فَأْذَنْ لِیْ يَا مَوْلَایَ

فِی الدُّخُوْلِ اَفْضَلَ مَا أَذِنْتَ لِاَحَدٍ مِّنْ

اَوْلِيَائِكَ فَاِنْ لَمْ اَكُنْ اَهْلًا لِذٰلِكَ فَاَنْتَ

اَهْلٌ لِذٰلِكَ۔

پھر یہ کہتا ہوا روضہ مبارکہ میں داخل ہو۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَفِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعَلٰى

مِلَّةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمِ۔ سو مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہے اور دو رکعت نماز ہدیہ مسجد پڑھے۔

حضرت رسول خدا کی زیارت

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَاَقَمْتَ الصَّلَاةَ وَآتَيْتَ الزَّكٰوةَ وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَعَبَدْتَ اللهَ مُخْلِصًا حَتّٰى اَتٰيكَ الْيَقِيْنُ فَصَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ

وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ الطَّاهِرِيْنَ۔

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّااللهُ وَحْدَهُ لَا
شَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ
وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللهِ وَاَنَّكَ مُحَمَّدَ بْنُ
عَبْدِاللهِ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْبَلَّغْتَ رِسَالَاتِ
رَبِّكَ وَنَصَحْتَ لِاُمَّتِكَ وَجَاهَدْتَ فِيْ سَبِيْلِ
اللهِ وَعَبَدْتَ اللهَ حَتّٰى اَتٰيكَ الْيَقِيْنُ بِالْحِكْمَةِ
وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَاَدَّيْتَ الَّذِىْ عَلَيْكَ مِنَ
الْحَقِّ وَاَنَّكَ قَدْ رَؤُفْتَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ وَغَلُظْتَ
عَلَى الْكَافِرِيْنَ فَبَلَغَ اللهُ بِكَ اَفْضَلَ شَرَفِ مَحَلِّ
الْمُكَرَّمِيْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اسْتَنْقَذَنَا بِكَ
مِنَ الشِّرْكِ وَالضَّلَالَةِ اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ

صَلَواتِكَ وَصَلَواتِ مَلائِكَتِكَ الْمُقَرَّبِيْنَ
وَاَنْبِيائِكَ الْمُرْسَلِيْنَ وَعِبادِكَ الصَّالِحِيْنَ
وَاَهْلِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِيْنَ وَمَنْ سَبَّحَ
لَكَ يارَبَّ الْعالَمِيْنَ مِنَ الاَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ
عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَ نَبِيِّكَ
وَاَمِيْنِكَ وَنَجِيْبِكَ وَحَبِيْبِكَ وَصَفِيِّكَ
وَخاصَّتِكَ وَصَفْوَتِكَ وَخِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ
اَللّٰهُمَّ اَعْطِهِ الدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَآتِهِ الْوَسِيْلَةَ
مِنَ الْجَنَّةِ وَابْعَثْهُ مَقامًا مَّحْمُوْدًا يَغْبُطُهُ بِهِ
الْاَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ
وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جاؤُوْكَ
فَاسْتَغْفَرُوْا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَلَهُمُ الرَّسُوْلُ

لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّابًا رَحِيْمًا وَاِنِّیْ اَتَیْتُكَ مُسْتَغْفِرًا

تَائِبًا مِنْ ذُنُوْبِیْ وَ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلَی اللهِ رَبِّیْ

وَرَبَّكَ لِیَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ۔

اپنی حاجتیں طلب کرے انشاء اللہ پوری ہونگی۔

پھر واپس آتے وقت مستحب ہے کہ اس طرح صلوات بھیجے۔

وَالْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ مَنَّ عَلَیْنَا بِمُحَمَّدٍ

نَبِیِّهٖ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ دُوْنَ الْاُمَمِ

الْمَاضِیَةِ وَالْقُرُوْنِ السَّالِفَةِ بِقُدْرَتِهِ الَّتِیْ لَا

تَعْجِزُ عَنْ شَیْءٍ وَاِنْ عَظُمَ ، وَلَا یَفُوْتُهَا شَیْءٌ

وَاِنْ لَطُفَ فَخَتَمَ بِنَا عَلٰی جَمِیْعِ مَنْ ذَرَاَ

وَجَعَلَنَا شُهَدَاءَ عَلٰی مَنْ جَحَدَ وَ كَثَّرَنَا بِمَنِّهٖ

عَلٰی مَنْ قَلَّ ، اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اَمِیْنِكَ

عَلٰی وَحْیِكَ وَنَجِیْبِكَ مِنْ خَلْقِكَ وَصَفِیِّكَ

مِنْ عِبَادِكَ اِمَامِ الرَّحْمَةِ وَقَائِدِالْخَيْرِ
وَمِفْتَاحِ الْبَرَكَةِ كَمَا نَصَبَ لِاَمْرِكَ نَفْسَهُ، وَ
عَرَّضَ فِيْكَ لِلْمَكْرُوْهِ بَدَنَهُ، وَ كَاشَفَ فِي
الدُّعَاءِ اِلَيْكَ حَامَّتَهُ، وَحَارَبَ فِيْ رِضَاكَ
اُسْرَتَهُ وَقَطَعَ فِيْ اِحْيَاءِ دِيْنِكَ رَحِمَهُ، وَ اَقْصَى
الْاَدْنَيْنِ عَلٰى جُحُوْدِهِمْ وَقَرَّبَ الْاَقْصَيْنِ عَلٰى
اسْتِجَابَتِهِمْ لَكَ، وَوَالٰى فِيْكَ الْاَبْعَدِيْنَ
وَعَادٰى فِيْكَ الْاَقْرَبِيْنَ ، وَ اَدْأَبَ نَفْسَهُ فِيْ
تَبْلِيْغِ رِسَالَتِكَ وَاَتْعَبَهَا بِالدُّعَاءِ اِلٰى مِلَّتِكَ
، وَشَغَلَهَا بِالنُّصْحِ لِاَهْلِ دَعْوَتِكَ وَهَاجَرَاِلٰى
بِلَادِ الْغُرْبَةِ وَمَحَلِّ النَّائِ عَنْ مَوْطِنِ رَحْلِهٖ
وَمَوْضِعِ رِجْلِهٖ وَمَسْقَطِ رَاسِهٖ وَمَانَسِ نَفْسِهٖ

إِرَادَةً مِنْهُ لِإِعْزَازِ دِينِكَ وَاسْتِنْصَارًا عَلَىٰ
أَهْلِ الْكُفْرِ بِكَ، حَتَّىٰ اسْتَتَبَّ لَهُ مَا حَاوَلَ
فِي أَعْدَائِكَ وَاسْتَتَمَّ لَهُ مَا دَبَّرَ فِي أَوْلِيَائِكَ
فَنَهَدَ إِلَيْهِمْ مُسْتَفْتِحًا بِعَوْنِكَ وَمُتَقَوِّيًا عَلَىٰ
ضَعْفِهِ بِنَصْرِكَ فَغَزَاهُمْ فِي عُقْرِ دِيَارِهِمْ
وَهَجَمَ عَلَيْهِمْ فِي بُحْبُوحَةِ قَرَارِهِمْ حَتَّىٰ ظَهَرَ
أَمْرُكَ وَعَلَتْ كَلِمَتُكَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ
اَللّٰهُمَّ فَارْفَعْهُ بِمَا كَدَحَ فِيكَ إِلَى الدَّرَجَةِ
الْعُلْيَا مِنْ جَنَّتِكَ حَتَّىٰ لَا يُسَاوَىٰ فِي مَنْزِلَةٍ
وَلَا يُكَافَأَ فِي مَرْتَبَةٍ وَلَا يُوَازِيَهُ لَدَيْكَ مَلَكٌ
مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ وَعَرِّفْهُ فِي
أَهْلِهِ الطَّاهِرِينَ وَأُمَّتِهِ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ حُسْنِ

الشَّفَاعَةِ اَجَلَّ مَا وَعَدْتَهُ ، يَا نَافِذَ الْعِدَةِ يَا وَافِيَ الْقَوْلِ يَا مُبَدِّلَ السَّيِّئَاتِ بِاَضْعَافِهَا مِنَ الْحَسَنَاتِ اِنَّكَ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔

زیارت حضرت فاطمہ زہرا (سلام اللہ علیہا)

مسجد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ اور جنت البقیع دونوں جگہ یہ زیارت پڑھنا چاہئے۔ زیارت پڑھتے وقت یہ منظر ذہن میں رہے کہ اسی مسجد میں ایک وقت وہ تھا جب صدیقہؑ طاہرہ سلام اللہ علیہا تشریف لاتی تھیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ احترام میں کھڑے ہوجاتے تھے۔

اور ایک وقت وہ بھی آیا جب اسی مسجد میں صدیقہؑ طاہرہ سلام اللہ علیہا کے گھر کا دروازہ جلایا گیا آپ کا پہلو شکستہ کیا گیا۔

اسی مسجد میں آپ کو اپنا تاریخی خطبہ دینا پڑا۔ اور

آج بھی مظلومی یہ ہے کہ نشان قبر کا صحیح پتہ نہیں ہے۔

غمگین دل اور اشکبار آنکھوں سے مظلومہ کی زیارت کریں۔

يَا مُمْتَحَنَةُ امْتَحَنَكِ اللهُ الَّذِيْ خَلَقَكِ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَكِ فَوَجَدَكِ لِمَا امْتَحَنَكِ صَابِرَةً وَزَعَمْنَا اَنَّا لَكِ اَوْلِيَاءُ وَمُصَدِّقُوْنَ وَصَابِرُوْنَ لِكُلِّ مَا اَتَانَا بِهِ اَبُوْكِ وَاَتَانَا بِهِ وَصِيُّهُ. فَاِنَّا نَسْئَلُكِ اِنْ كُنَّا صَدَّقْنَاكِ اِلَّا اَلْحَقْتِنَا بِتَصْدِيْقِنَا لِنُبَشِّرَ اَنْفُسَنَا بِاَنَّا قَدْ طَهُرْنَا بِوِلَايَتِكِ۔

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی ایک زیارت یہ بھی نقل ہوئی ہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللهِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ نَبِيِّ اللهِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكِ يَا بِنْتَ حَبِيْبِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا
بِنْتَ خَلِيْلِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ صَفِيِّ
اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ اَمِيْنِ اللهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ خَيْرِ خَلْقِ اللهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ اَفْضَلِ اَنْبِيَاءِ اللهِ
وَرُسُلِهٖ وَمَلَائِكَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ
خَيْرِ الْبَرِيَّةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا سَيِّدَةَ نِسَاءِ
الْعَالَمِيْنَ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكِ يَا زَوْجَةَ وَلِيِّ اللهِ وَخَيْرِ الْخَلْقِ بَعْدَ
رَسُوْلِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّ الْحَسَنِ
وَالْحُسَيْنِ سَيِّدَیْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الصِّدِّيقَةُ الشَّهِيدَةُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الرَّضِيَّةُ الْمَرْضِيَّةُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الفَاضِلَةُ الزَّكِيَّةُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْحَوْرَاءُ الاِنْسِيَّةُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا التَّقِيَّةُ
النَّقِيَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْمُحَدَّثَةُ
الْعَلِيمَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْمَظْلُومَةُ
الْمَغْصُوبَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْمُضْطَهَدَةُ
الْمَقْهُورَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ
رَسُولِ اللهِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ صَلَّى اللهُ
عَلَيْكِ وَعَلى رُوحِكِ وَبَدَنِكِ اَشْهَدُ اَنَّكِ
مَضَيْتِ عَلى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّكِ وَاَنَّ مَنْ سَرَّكِ

فَقَدْ سَرَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَمَنْ
جَفَاكِ فَقَدْ جَفَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ وَمَنْ اَذَاكِ فَقَدْ اَذٰى رَسُولَ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَمَنْ وَصَلَكِ فَقَدْ وَصَلَ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَمَنْ قَطَعَكِ
فَقَدْ قَطَعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ
لِاَنَّكِ بِضْعَةٌ مِنْهُ وَرُوحُهُ الَّذِىْ بَيْنَ جَنْبَيْهِ
اُشْهِدُ اللهَ وَرُسُلَهُ وَمَلَائِكَتَهُ اَنِّىْ رَاضٍ عَمَّنْ
رَضِيْتِ عَنْهُ سَاخِطٌ عَلٰى مَنْ سَخِطْتِ عَلَيْهِ
مُتَبَرِّءٌ مِمَّنْ تَبَرَّئْتِ مِنْهُ مُوَالٍ لِمَنْ وَالَيْتِ
مُعَادٍ لِمَنْ عَادَيْتِ مُبْغِضٌ لِمَنْ اَبْغَضْتِ
مُحِبٌّ لِمَنْ اَحْبَبْتِ وَكَفٰى بِاللهِ شَهِيْدًا

وَحَسِيْبًا وَجَازِيًا وَمُثِيْبًا۔

زیارت کے بعد اس طرح صلوات بھیجے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَ خَيْرِ الْخَلَائِقِ اَجْمَعِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى وَصِيِّهٖ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِمَامِ الْمُسْلِمِيْنَ وَخَيْرِ الْوَصِيِّيْنَ وَصَلِّ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ، وَصَلِّ عَلٰى سَيِّدَىْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَصَلِّ عَلٰى زَيْنِ الْعَابِدِيْنَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بَاقِرِ الْعِلْمِ وَ صَلِّ عَلَى الصَّادِقِ عَنِ اللهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَصَلِّ

عَلىٰ الْكَاظِمِ الْغَيْظِ فِي اللهِ مُوسىٰ بْنِ جَعْفَرٍ وَصَلِّ عَلىٰ الرِّضَا عَلِيِّ بْنِ مُوسىٰ، وَصَلِّ عَلىٰ التَّقِيِّ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَصَلِّ عَلىٰ النَّقِيِّ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَصَلِّ عَلىٰ الزَّكِيِّ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَصَلِّ عَلىٰ الْحُجَّةِ الْقَائِمِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، اَللّٰهُمَّ اَحْيِ بِهِ الْعَدْلَ وَاَمِتْ بِهِ الْجَوْرَ وَ زَيِّنْ بِطُوْلِ بَقَائِهِ الْاَرْضَ وَاَظْهِرْ بِهِ دِيْنَكَ وَسُنَّةَ نَبِيِّكَ حَتّىٰ لَا يَسْتَخْفِيَ بِشَيْءٍ مِنَ الْحَقِّ مَخَافَةَ اَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ وَاجْعَلْنَا مِنْ اَعْوَانِهِ وَاَشْيَاعِهِ وَالْمَقْبُوْلِيْنَ فِيْ زُمْرَةِ اَوْلِيَائِهِ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَيْتِهِ الَّذِيْنَ اَذْهَبْتَ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرْتَهُمْ

تَطۡهِیۡرًا۔

زیارت ائمہ بقیع (صلوات اللہ علیہم اجمعین)

پہلے اس طرح حرم میں داخل ہونے کی اجازت طلب کرے۔

"آج کل جنت البقیع کے صدر دروازہ پر کھڑے ہو کر یہ اجازت طلب کرے"۔

يَا مَوَالِيَّ يَا اَبْنَاءِ رَسُوْلِ اللهِ عَبْدُكُمْ وَابْنُ اَمَتِكُمْ اَلذَّلِيْلُ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَالْمُضْعَفُ فِيْ عُلُوِّ قَدْرِكُمْ وَالْمُعْتَرِفُ بِحَقِّكُمْ جَائَكُمْ مُسْتَجِيْرًا بِكُمْ قَاصِدًا اِلٰى حَرَمِكُمْ مُتَقَرِّبًا اِلٰى مَقَامِكُمْ مُتَوَسِّلًا اِلَى اللهِ تَعَالٰى بِكُمْ ءَ اَدْخُلُ يَا مَوَالِيَّ ءَ اَدْخُلُ يَا

اَوْلِيَاءَ اللهِ اُدْخُلُ يَا مَلَائِكَةَ اللهِ الْمُحْدِقِيْنَ بِهٰذَا الْحَرَمِ الْمُقِيْمِيْنَ بِهٰذَا الْمَشْهَدِ۔

اس کے بعد یہ کہے:

اَللهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللهِ بُكْرَةً وَاَصِيْلًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الْفَرْدِ الصَّمَدِ الْمَاجِدِ الْاَحَدِ الْمُتَفَضِّلِ الْمَنَّانِ الْمُتَطَوِّلِ الْحَنَّانِ الَّذِىْ مَنَّ بِطَوْلِهٖ وَسَهَّلَ زِيَارَةَ سَادَاتِىْ بِاِحْسَانِهٖ وَلَمْ يَجْعَلْنِىْ عَنْ زِيَارَتِهِمْ مَمْنُوْعًا بَلْ تَطَوَّلَ وَمَنَحَ۔

قبروں کی طرف اشارہ کر کے کہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَئِمَّةَ الْهُدٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ التَّقْوٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَيُّهَا الْحُجَجُ عَلٰى اَهْلِ الدُّنْيَا اَلسَّلَامُ

عَلَيْكُمْ اَيُّهَا الْقَوَّامُ فِي الْبَرِيَّةِ بِالْقِسْطِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الصَّفْوَةِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكُمْ آلَ رَسُولِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ
اَهْلَ النَّجْوىٰ اَشْهَدُ اَنَّكُمْ قَدْ بَلَّغْتُمْ
وَنَصَحْتُمْ وَصَبَرْتُمْ فِي ذَاتِ اللّٰهِ وَ كُذِّبْتُمْ وَ
اُسِيْئَ اِلَيْكُمْ فَغَفَرْتُمْ وَاَشْهَدُ اَنَّكُمْ
الْاَئِمَّةُ الرَّاشِدُونَ الْمُهْتَدُونَ وَاَنَّ طَاعَتَكُمْ
مَفْرُوضَةٌ وَاَنَّ قَوْلَكُمُ الصِّدْقُ وَاَنَّكُمْ
دَعَوْتُمْ فَلَمْ تُجَابُوْا وَاَمَرْتُمْ فَلَمْ تُطَاعُوْا
وَاَنَّكُمْ دَعَائِمُ الدِّيْنِ وَاَرْكَانَ الْاَرْضِ لَمْ
تَزَالُوْ بِعَيْنِ اللّٰهِ يَنْسَخُكُمْ مِنْ اَصْلَابِ كُلِّ
مُطَهَّرٍ وَيَنْقُلُكُمْ مِنْ اَرْحَامِ الْمُطَهَّرَاتِ لَمْ

تُدَنِّسْكُمُ الْجاهِلِيَّةُ الْجَهْلاءِ وَلَمْ تَشْرَكْ
فِيكُمْ فِتَنُ الْاَهْواءِ طِبْتُمْ وَطابَ
مَنْبَتُكُمْ مَنَّ بِكُمْ عَلَيْنا دَيّانُ الدّينِ
فَجَعَلَكُمْ فِي بُيُوتٍ اَذِنَ اللهُ اَنْ تُرْفَعَ
وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَجَعَلَ صَلَواتِنا عَلَيْكُمْ
وَرَحْمَةً لَنا وَكَفّارَةً لِذُنُوبِنا اِذِ اخْتارَكُمُ اللهُ
لَنا وَطَيَّبَ خَلْقَنا بِما مَنَّ بِهِ عَلَيْنا مِنْ
وِلايَتِكُمْ وَكُنّا عِنْدَهُ مُسَمّينَ بِعِلْمِكُمْ
مُعْتَرِفِينَ بِتَصْدِيقِنا اِيّاكُمْ وَهذا مَقامُ مَنْ
اَسْرَفَ وَاَخْطَاَ وَاسْتَكانَ وَاَقَرَّ بِما جَنى
وَرَجى بِمَقامِهِ الْخَلاصَ وَاَنْ يَسْتَنْقِذَهُ بِكُمْ
مُسْتَنْقِذُ الْهَلْكى مِنَ الرَّدى فَكُونُوا لِي

www.Ziaraat.Com
Sabeel-e-Sakina

شُفَعَاءَ فَقَدْ وَفَدْتُ اِلَيْكُمْ اِذْ رَغِبَ عَنْكُمْ
اَهْلُ الدُّنْيَا وَاتَّخَذُوْا آيَاتِ اللهِ هُزُوًا وَ
اسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا سَادَتِيْ
اَنَا عَبْدُ كُمْ وَمَوْلَا كُمْ زَائِرُكُمْ اَلَّائِذُبِكُمْ
اَتَوَسَّلُ اِلَى اللهِ فِيْ نُجْحِ طَلِبَتِيْ وَ كَشْفِ كُرْبَتِيْ
وَاِجَابَةِ دَعْوَتِيْ وَغُفْرَانِ حَوْبَتِيْ وَاَسْئَلُهٗ اَنْ
يَسْمَعَ وَيُجِيْبَ بِرَحْمَتِهٖ۔

چہرہ کو اوپر اٹھائے اور کہے:

يَا مَنْ هُوَ قَائِمٌ لَا يَسْهُو وَدَائِمٌ لَا
يَلْهُوَا وَمُحِيْطٌ بِكُلِّ شَيْءٍ لَكَ الْمَنُّ بِمَا وَفَّقْتَنِيْ
وَعَرَّفْتَنِيْ بِمَا اَقَمْتَنِيْ عَلَيْهِ اِذْصَدَّ عَنْهُ
عِبَادُكَ وَجَهِلُوْا مَعْرِفَتَهٗ وَاسْتَخَفُّوْا بِحَقِّهٖ

وَمَا لُوْا اِلٰى سِوَاهُ فَكَانَتِ الْمِنَّةُ مِنْكَ عَلَيَّ مَعَ اَقْوَامٍ خَصَصْتَهُمْ بِمَا خَصَصْتَنِیْ بِهٖ فَلَكَ الْحَمْدُ اِذْ كُنْتُ عِنْدَكَ فِیْ مَقَامِیْ هٰذَا مَذْكُوْرًا مَكْتُوْبًا فَلَا تَحْرِمْنِیْ مَا رَجَوْتُ وَلَا تُخَيِّبْنِیْ فِيْمَا دَعَوْتُهٗ بِحُرْمَةِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ الطَّاهِرِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ۔

اس کے بعد ۸/ رکعت نماز پڑھے اور چاروں اماموں کی خدمت میں ہدیہ کرے۔

زیارت جامعہ

اس زیارت کا پڑھنا بھی کافی ثواب رکھتا ہے۔ یہ زیارت حضرت عبدالمطلب اور حضرت ابوطالب کیلئے بھی پڑھی جاسکتی ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلٰی اَوْلِیَاءِ اللّٰهِ وَاَصْفِیَائِهٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی اَنْبِیَاءِ اللّٰهِ وَاَحِبَّائِهٖ اَلسَّلَامُ
عَلٰی اَنْصَارِ اللّٰهِ وَخُلَفَائِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَحَالِّ
مَعْرِفَةِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَسَاكِنِ ذِكْرِ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلٰی مُظْهِرِیْ اَمْرِ اللّٰهِ وَنَهْیِهٖ اَلسَّلَامُ
عَلَی الدُّعَاةِ اِلَی اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْمُسْتَقِرِّیْنَ
فِیْ مَرْضَاتِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْمُخْلِصِیْنَ فِیْ
طَاعَةِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْاَدِلَّاءِ عَلَی اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَی الَّذِیْنَ مَنْ وَالَاهُمْ فَقَدْ وَالَی
اللّٰهَ وَمَنْ عَادَاهُمْ فَقَدْ عَادَی اللّٰهَ وَمَنْ
عَرَفَهُمْ فَقَدْ عَرَفَ اللّٰهَ وَمَنْ جَهِلَهُمْ فَقَدْ
جَهِلَ اللّٰهَ وَمَنِ اعْتَصَمَ بِهِمْ فَقَدِ اعْتَصَمَ

بِاللّٰهِ وَمَنْ تَخَلّٰى مِنْهُمْ فَقَدْ تَخَلّٰى مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اُشْهِدُ اللّٰهَ اَنِّىْ سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ وَحَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ مُؤْمِنٌ بِسِرِّكُمْ وَعَلَانِيَتِكُمْ مُفَوِّضٌ فِىْ ذٰالِكَ كُلِّهِ اِلَيْكُمْ لَعَنَ اللّٰهُ عَدُوَّ آلِ مُحَمَّدٍ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَاَبْرَءُ اِلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهٖ۔

جس قدر ممکن ہو زیادہ سے زیادہ صلوات بھیجے۔

بہترین زیارت زیارت جامعہ کبیرہ ہے مومنین اس زیارت سے غافل نہ رہیں زیارت جامعہ مفاتیح الجنان میں موجود ہے اختصار کے پیش نظر یہاں ذکر نہیں کی گئی ہے۔

بارگاہ حضرت ولی عصر علیہ السلام

میں استغاثہ اورزیارت

خداوندعالم نے امام وقت کو اپنی بارگاہ میں آنے کادروازہ قراردیاہے اگرکوئی امام وقت علیہ السلام کی ولایت وامامت ومحبت کے بغیرخداکی بارگاہ میں کوئی بھی عمل لے کرجائے گاوہ ہرگزہرگزاس سے قبول نہیں کیاجائیگا۔

امام عصر علیہ السلام کی معرفت کو کفروجہالت کی موت سے نجات کا ذریعہ قراردیا گیا ہے، امام عصر علیہ السلام کے ذریعہ سے اس کائنات کوروزی ملتی ہے اورانہیں کے فیض سے یہ آسمان وزمین قائم ہے،ان کی بناپر مشکلات حل ہوتی ہیں، پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔انہیں کی بدولت زمین بارش کے قطروں سے سیراب ہوتی ہے۔ دنیا کی وہ کون سی مشکل ہے جوان کے واسطے سے حل نہ ہو۔

اس مقدس شہرمیں حضرت ولی عصرعلیہ السلام کو

یاد کرنا، ان کیلئے دعا کرنا ان سے مشکلات کا حل طلب کرنا، ایک بڑی سعادت اور عظیم توفیق ہے، ذیل میں حضرت ولی عصر علیہ السلام کی بارگاہ میں ایک استغاثہ اور ایک زیارت زیارت آل یس نقل کرنے کی سعادت حاصل کررہے ہیں۔

استغاثہ:

اس کا طریقہ یہ ہے کہ نماز صبح کی طرح دو رکعت نماز پڑھے بہتر یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورہ "اَلْحَمْدُ" کے بعد سورۂ "اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا" کی تلاوت کرے۔ اور دوسری رکعت میں سورۂ "اَلْحَمْدُ" کے بعد سورۂ "اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ" پڑھے۔ پھر زیر آسمان یہ استغاثہ پڑھے انشاء اللہ اس کی ہر آرزو پوری ہوگی اور اگر یہ دو سورہ پڑھنا مشکل ہو تو کوئی بھی سورہ پڑھ سکتا ہے۔

سَلَامُ اللهِ الْكَامِلُ التَّامُّ الشَّامِلُ

فہرست

الْعَامُّ وَصَلَوَاتُهُ الدَّائِمَةُ وَبَرَكَاتُهُ الْقَائِمَةُ

التَّامَّةُ عَلَىٰ حُجَّةِ اللهِ وَوَلِيِّهِ فِىْ اَرْضِهٖ وَبِلَادِهٖ

وَخَلِيْفَتِهٖ عَلىٰ خَلْقِهٖ وَعِبَادِهٖ وَسُلَالَةِ النُّبُوَّةِ

وَبَقِيَّةِ الْعِتْرَةِ وَالصَّفْوَةِ صَاحِبِ الزَّمَانِ

وَمُظْهِرِ الْاِيْمَانِ وَمُلَقِّنِ اَحْكَامِ الْقُرانِ

وَمُطَهِّرِ الْاَرْضِ وَنَاشِرِ الْعَدْلِ فِى الطُّوْلِ

وَالْعَرْضِ وَالْحُجَّةِ الْقَائِمِ الْمَهْدِيِّ الْاِمَامِ

الْمُنْتَظَرِ الْمَرْضِيِّ وَابْنِ الْاَئِمَّةِ الطَّاهِرِيْنَ

الْوَصِيِّ بْنِ الْاَوْصِيَاءِ الْمَرْضِيِّيْنَ الْهَادِىْ

الْمَعْصُوْمِ ابْنِ الْاَئِمَّةِ الْهُدَاةِ الْمَعْصُوْمِيْنَ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُعِزَّ الْمُؤْمِنِيْنَ

الْمُسْتَضْعَفِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا

مُذِلَّ الْكَافِرِيْنَ الْمُتَكَبِّرِيْنَ الظَّالِمِيْنَ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَاىَ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ رَسُوْلِ اللهِ اَلسَّلَامُ

عَلَيْكَ يَا بْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

يَابْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ الْاَئِمَّةِ الْحُجَجِ

الْمَعْصُوْمِيْنَ وَ الْاِمَامِ عَلَى الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَاىَ سَلَامَ مُخْلِصٍ لَكَ

فِى الْوِلَايَةِ اَشْهَدُ اَنَّكَ الْاِمَامُ الْمَهْدِىُّ قَوْلًا

وَفِعْلًا وَاَنْتَ الَّذِىْ تَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا

وَعَدْلًا بَعْدَ مَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا فَعَجَّلَ

اللهُ فَرَجَكَ وَسَهَّلَ مَخْرَجَكَ وَقَرَّبَ زَمَانَكَ

وَكَثِّرْ اَنْصَارَكَ وَاَعْوَانَكَ وَاَنْجِزْلَكَ

مَاوَعَدَكَ فَهُوَ اَصْدَقُ الْقَائِلِيْنَ وَنُرِيْدُ اَنْ

نَمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِي الْاَرْضِ

وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِيْنَ يَامَوْلَايَ

يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ يَابْنَ رَسُوْلِ اللهِ حَاجَتِيْ

كَذَا وَكَذَا (بجای كذاوكذا اپنی حاجتوں کا ذکر

کرے) فَاشْفَعْ لِيْ فِيْ نَجَاحِهَا فَقَدْ تَوَجَّهْتُ

اِلَيْكَ بِحَاجَتِيْ لِعِلْمِيْ اَنَّ لَكَ عِنْدَ اللهِ شَفَاعَةً

مَقْبُوْلَةً وَمَقَامًا مَحْمُوْدًا فَبِحَقِّ مَنِ

اخْتَصَّكُمْ بِاَمْرِهٖ وَارْتَضَاكُمْ لِسِرِّهٖ

وَبِالشَّانِ الَّذِيْ لَكُمْ عِنْدَ اللهِ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ

سَلِ اللهَ تَعَالٰى فِيْ نُجْحِ طَلِبَتِيْ وَاِجَابَةِ دَعْوَتِيْ

Presented by Ziaraat.Com

وَكَشْفِ كُرُبَتِيْ۔

زیارت آل یس

اس زیارت کے بارے میں خود امام عصر علیہ السلام کا ارشاد ہے۔ ”اگر تم خدا کی بارگاہ میں حاضر ہونا چاہتے ہو تو اس طرح کہو جیسے اس نے تعلیم دی ہے“

امام کی زیارت خدا کی بارگاہ میں حاضری ہے۔ یہ زیارتیں قربت خدا کا بہترین اور معتبر ترین ذریعہ ہیں۔

سَلاَمٌ عَلىٰ آلِ يٰس. اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا دَاعِيَ اللهِ وَرَبَّانِيَّ آيَاتِهِ اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا بَابَ اللهِ وَدَيَّانَ دِينِهِ اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا خَلِيفَةَ اللّٰهِ وَنَاصِرَ حَقِّهِ اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللهِ وَدَلِيلَ إِرَادَتِهِ اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا تَالِيَ كِتَابِ

اللهِ وَتَرْجُمَانَهُ اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ فِي آنَاءِ لَيْلِكَ

وَاَطْرَافِ نَهَارِكَ اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا بَقِيَّةَ اللهِ

فِي اَرْضِهِ اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا مِيثَاقَ اللهِ الَّذِي

اَخَذَهُ وَ وَكَّدَهُ اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا وَعْدَ

اللهِ الَّذِي ضَمِنَهُ اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْعَلَمُ

الْمَنْصُوبُ وَالْعِلْمُ الْمَصْبُوبُ وَالْغَوْثُ

وَالرَّحْمَةُ الْوَاسِعَةُ وَعْداً غَيْرَ مَكْذُوبٍ

اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ حِينَ تَقُومُ اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ

حِينَ تَقْعُدُ اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ حِينَ تَقْرَءُ

وَتُبَيِّنُ اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ حِينَ تُصَلِّي وَتَقْنُتُ

اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ حِينَ تَرْكَعُ وَتَسْجُدُ اَلسَّلاَمُ

عَلَيْكَ حِينَ تُهَلِّلُ وَتُكَبِّرُ اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ

حِينَ تَحْمَدُ وَتَسْتَغْفِرُ اَلسَّلامُ عَلَيْكَ حِينَ
تُصْبِحُ وَتُمْسِي اَلسَّلامُ عَلَيْكَ فِي اللَّيْلِ إِذَا
يَغْشَىٰ وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّىٰ اَلسَّلامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا
الإِمَامُ اَلْمَامُونُ اَلسَّلامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا
الْمُقَدَّمُ الْمَامُولُ اَلسَّلامُ عَلَيْكَ بِجَوَامِعِ
السَّلامُ اُشْهِدُكَ يَا مَوْلاَيَ اَنِّي اَشْهَدُ اَنْ
لاَإِلٰهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَنَّ مُحَمَّداً
عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ لَاحَبِيبَ إِلاَّ هُوَ وَاَهْلُهُ
وَاُشْهِدُكَ يَا مَوْلاَيَ اَنَّ عَلِيّاً اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
حُجَّتُهُ وَالْحَسَنَ حُجَّتُهُ وَالْحُسَيْنَ حُجَّتُهُ وَعَلِيَّ بْنَ
الْحُسَيْنِ حُجَّتُهُ وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ حُجَّتُهُ وَجَعْفَرَ بْنَ
مُحَمَّدٍ حُجَّتُهُ وَمُوسَىٰ بْنَ جَعْفَرٍ حُجَّتُهُ وَعَلِيَّ بْنَ

مُوسىٰ حُجَّتُهُ وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ حُجَّتُهُ وَعَلِيَّ بْنَ
مُحَمَّدٍ حُجَّتُهُ وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ حُجَّتُهُ وَاَشْهَدُ
اَنَّكَ حُجَّةُ اللهِ اَنْتُمُ الاَوَّلُ وَالآخِرُوَاَنَّ
رَجْعَتَكُمْ حَقٌّ لَا رَيْبَ فِيهَا يَوْمَ لَا يَنْفَعُ
نَفْساً إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ
كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْراً وَاَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ
وَاَنَّ نَاكِراً وَنَكِيراً حَقٌّ وَاَشْهَدُ اَنَّ النَّشْرَ حَقٌّ
وَالْبَعْثَ حَقٌّ وَاَنَّ الصِّرَاطَ حَقٌّ وَالْمِرْصَادَ
حَقٌّ وَالْمِيزَانَ حَقٌّ وَالْحَشْرَ حَقٌّ وَالْحِسَابَ
حَقٌّ وَالْجَنَّةَ وَالنَّارَ حَقٌّ وَالْوَعْدَ وَالْوَعِيدَ
بِهِمَا حَقٌّ يَا مَوْلَايَ شَقِيَ مَنْ خَالَفَكُمْ وَسَعِدَ
مَنْ اَطَاعَكُمْ فَاشْهَدْ عَلَىٰ مَا اَشْهَدْتُكَ عَلَيْهِ

وَاَنَا وَلِیٌّ لَکَ بَرِیٌٔ مِنۡ عَدُوِّکَ فَالۡحَقُّ مَا رَضِیتُمُوهُ وَالۡبَاطِلُ مَا اَسۡخَطۡتُمُوهُ وَالۡمَعۡرُوفُ مَا اَمَرۡتُمۡ بِهِ وَالۡمُنۡکَرُ مَا نَهَیۡتُمۡ عَنۡهُ فَنَفۡسِی مُؤۡمِنَةٌ بِاللهِ وَحۡدَهُ لَا شَرِیۡکَ لَهُ وَبِرَسُولِهِ وَبِاَمِیرِ الۡمُؤۡمِنِینَ وَبِکُمۡ یَا مَوۡلَایَ اَوَّلِکُمۡ وَآخِرِکُمۡ وَنُصۡرَتِی مُعَدَّةٌ لَکُمۡ وَمَوَدَّتِی خَالِصَةٌ لَکُمۡ آمِینَ آمِینَ ۔

اس کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَسۡأَلُکَ اَنۡ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ نَبِیِّ رَحۡمَتِکَ وَکَلِمَةِ نُورِکَ وَاَنۡ تَمۡلَأَ قَلۡبِی نُورَ الۡیَقِینِ وَصَدۡرِی نُورَ الۡاِیمَانِ وَفِکۡرِی نُورَ النِّیَّاتِ وَعَزۡمِی نُورَ الۡعِلۡمِ وَقُوَّتِی نُورَ

الْعَمَلِ وَلِسَانِي نُورَ الصِّدْقِ وَدِينِي نُورَ
الْبَصَائِرِ مِنْ عِنْدِكَ وَبَصَرِي نُورَ
الضِّيَاءِ وَسَمْعِي نُورَ الْحِكْمَةِ وَمَوَدَّتِي نُورَ
الْمُوَالاَةِ لِمُحَمَّدٍ وَآلِهِ عَلَيْهِمُ السَّلاَمُ حَتَّىٰ
اَلْقَاكَ وَقَدْ وَفَيْتُ بِعَهْدِكَ وَمِيثَاقِكَ
فَتُغَشِّيَنِي رَحْمَتُكَ يَا وَلِيُّ يَا حَمِيدُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلَىٰ مُحَمَّدٍ حُجَّتِكَ فِي اَرْضِكَ وَخَلِيفَتِكَ فِي
بِلاَدِكَ وَالدَّاعِي إِلَىٰ سَبِيلِكَ وَالْقَائِمِ
بِقِسْطِكَ وَالثَّائِرِ بِاَمْرِكَ وَلِيِّ الْمُؤْمِنِينَ
وَبَوَارِ الْكَافِرِينَ وَمُجَلِّي الظُّلْمَةِ وَمُنِيرِ الْحَقِّ
وَالنَّاطِقِ بِالْحِكْمَةِ وَالصِّدْقِ وَكَلِمَتِكَ
التَّامَّةِ فِي اَرْضِكَ الْمُرْتَقِبِ الْخَائِفِ وَالْوَلِيِّ

النَّاصِحِ سَفِينَةِ النَّجَاةِ وَعَلَمِ الْهُدَىٰ وَنُورِ
أَبْصَارِ الْوَرَىٰ وَخَيْرِ مَنْ تَقَمَّصَ وَارْتَدَىٰ
وَمُجَلِّي الْعَمَىٰ الَّذِي يَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلاً
وَقِسْطاً كَمَا مُلِئَتْ ظُلْماً وَجَوْراً إِنَّكَ عَلَىٰ
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللَّهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ وَلِيِّكَ وَابْنِ
أَوْلِيَائِكَ الَّذِينَ فَرَضْتَ طَاعَتَهُمْ وَأَوْجَبْتَ
حَقَّهُمْ وَأَذْهَبْتَ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرْتَهُمْ
تَطْهِيراً اَللَّهُمَّ انْصُرْهُ وَانْتَصِرْ بِهِ لِدِينِكَ
وَانْصُرْ بِهِ أَوْلِيَاءَكَ وَأَوْلِيَاءَهُ وَشِيعَتَهُ
وَأَنْصَارَهُ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ اَللَّهُمَّ أَعِذْهُ مِنْ
شَرِّ كُلِّ بَاغٍ وَطَاغٍ وَمِنْ شَرِّ جَمِيعِ خَلْقِكَ
وَاحْفَظْهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ

يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَاحْرُسْهُ وَامْنَعْهُ مِنْ اَنْ
يُوصَلَ إِلَيْهِ بِسُوءٍ وَاحْفَظْ فِيهِ رَسُولَكَ وَآلَ
رَسُولِكَ وَاَظْهِرْ بِهِ الْعَدْلَ وَاَيِّدْهُ بِالنَّصْرِ
وَانْصُرْ نَاصِرِيهِ وَاخْذُلْ خَاذِلِيهِ وَاقْصِمْ
قَاصِمِيهِ وَاقْصِمْ بِهِ جَبَابِرَةَ الْكُفْرِ وَاقْتُلْ بِهِ
الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَجَمِيعَ الْمُلْحِدِينَ
حَيْثُ كَانُوا مِنْ مَشَارِقِ الارْضِ وَمَغَارِبِهَا
بَرِّهَا وَبَحْرِهَا وَامْلَا بِهِ الارْضَ عَدلاً وَاَظْهِرْ
بِهِ دِينَ نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
وَاجْعَلْنِي اَللَّهُمَّ مِنْ انْصَارِهِ وَاَعْوَانِهِ
وَاَتْبَاعِهِ وَشِيْعَتِهِ وَاَرِنِي فِي آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ
السَّلامُ مَا يَامُلُونَ وَفِي عَدُوِّهِمْ مَا يَحْذَرُونَ

إِلٰهَ الْحَقِّ آمِينَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالإِكْرَامِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

بسمہ تعالیٰ وبذکر ولیہ

۱۔ اگر کوئی شخص ۱۰/ ذی الحجہ کو ذبح اور حلق انجام نہ دے سکا ہو تو کیا وہ ۱۱/ ذی الحجہ کو ذبح اور حلق سے پہلے رمی جمرات کر سکتا ہے؟

جواب:۔ کوئی حرج نہیں ہے۔

۲۔ آج کل قربانگاہ مِنیٰ سے باہر ہے اس کے علاوہ خود سعودی حکومت کی طرف سے قربانی کیلئے پیسہ لے کر رسید دیتے ہیں رسید دکھا کر قربانی کا جانور حاصل کیا جاتا ہے اور پھر ذبح کرنا ہوتا ہے لیکن بعض وقت سعودی حکومت پیسہ تو لے لیتی ہے مگر جانور نہیں دیتی ہے اس صورت میں کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اگر مِنیٰ اور وادی محسر میں ذبح کرنا دشوار

ہو تو حاجی حرم مکہ میں کسی اور جگہ قربانی کر سکتا ہے۔

۞ کیا اس صورت میں منیٰ سے قریب تر ہونا شرط ہے؟

جواب: اگر وادی محسر میں قربانی کا امکان نہ ہو تو منیٰ سے قریب تر ہونا شرط نہیں ہے۔

۞ یا پھر مکہ میں (جدید مکہ) گرچہ دور ہو قربانی کرنا چاہیے؟

جواب: مکہ میں قربانی (البتہ وہ حصہ جو مکہ سے خارج نہیں ہے) جب کہ منیٰ اور وادی محسر میں دشواری ہو۔ زیادہ مطابق احتیاط اور افضل ہے۔

۳۔ کیا جناب عالی نے حضرت آیۃ اللہ العظمی آقائے خوئی طاب ثراہ کے مقلدین کو یہ اجازت دی ہے کہ وہ عمرہ میں رات میں چھت والی گاڑیوں میں سفر کر سکتے ہیں کیا یہ اجازت صرف عمرہ کیلئے ہے یا حج کیلئے بھی ہے؟

جواب: میں نے ایسی کوئی اجازت نہیں دی ہے وہ

لوگ جوان بزرگوار کی تقلید پر باقی ہیں وہ عمرہ اور حج کے احرام میں چھت والی گاڑیوں میں سفر کرنے سے پرہیز کریں۔

۴۔ دن میں سایہ میں سفر کرنا صرف اختیاری صورت میں کفارہ کا سبب ہے؟

جواب: نہیں بشرط کہ ثابت ہو۔

۱۔ اگر حاجی عرفات سے اپنے پروگرام کے مطابق مشعر کی طرف چلے اور معمول کے مطابق اس کو صبح سے پہلے مزدلفہ پہونچ جانا چاہیئے تھا لیکن ٹرافیک کی بنا پر وہ طلوع آفتاب کے بعد مزدلفہ پہونچا چونکہ اس کا سفر اس کے اختیار میں نہیں تھا تو کیا اس صورت میں بھی سایہ کا کفارہ دینا ہو گا؟

جواب: ہاں احتیاط کی بنا پر دینا ہو گا۔

۵۔ جن لوگوں کو یہ اجازت ہے کہ وہ مزدلفہ میں وقوف اضطراری کر کے دسویں کی رات میں رمی کر سکتے ہیں

کیا یہ لوگ قربانی کی نیابت دے کر قربانی و حلق یا تقصیر سے پہلے دسویں ہی کی رات کو اعمال مکہ (طواف ، نماز وسعی ۔۔) انجام دے سکتے ہیں؟

جواب: مشکل ہے۔

۶۔ کیا مکہ اور مدینہ میں قالین پر سجدہ ہو سکتا ہے؟

جواب: اگر اہل سنت کے ساتھ حسن سلوک کی بنا پر ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

۷۔ رمی میں کس صورت میں نیابت جائز ہے؟

جواب: اگر پورے وقت ممکن نہ ہو گرچہ بھیڑ اور اژدھام کے خوف سے کیوں نہ ہو۔

۸۔ کیا ایک شخص ایک مہینہ میں متعدد افراد کی طرف سے متعدد عمرے کر سکتا ہے؟

جواب: ہاں۔

۹۔ وہ لوگ جو براہ راست جدہ جاتے ہیں اور جحفہ

نہیں جاسکتے ہیں یہ لوگ کہاں سے احرام باندھیں گے؟

جواب: نذر کر کے خود جدہ سے احرام باندھ سکتے ہیں۔

۹۔ کیا ہوائی جہاز میں اس طرح کی نذر ہو سکتی ہے اور اس کی صورت کیا ہوگی؟

جواب: ہاں ہو سکتی ہے مثلاً یہ کہے "میں اللہ کی طرف سے اپنے اوپر لازم قرار دیتا ہوں اگر صحیح وسالم جدہ پہونچ گیا تو وہاں سے احرام باندھوں گا"۔

۱۰۔ کیا پہلے منزلہ پر سعی اور طواف ہو سکتا ہے؟

جواب: اگر یہ سعی کوہ صفا و مروہ کے درمیان نہ ہو تو صحیح نہیں ہے اسی طرح اگر پہلا منزلہ خانہ کعبہ سے اونچا ہو تو طواف بھی صحیح نہیں ہے۔

۱۱۔ قصر و اتمام کے درمیان جو اختیار ہے کیا یہ صرف مسجد الحرام اور مسجد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مخصوص ہے یا پورے مکہ و مدینہ قدیم و جدید کو بھی شامل

ہے؟

جواب: پورے مکہ و مدینہ کیلئے ہے۔

۱۲۔ احرام کی حالت میں سوتے وقت محرم اپنا سر اور پیر چھپا سکتا ہے؟

جواب: لحاف وغیرہ سے پیروں کو چھپانا جائز اسی طرح چہرہ کو بھی مگر سر کا چھپانا مشکل ہے۔

واللہ العالم

دستخط مبارک

مہر شریف

۷/ محرم الحرام ۱۴۲۳ھ